جدید

فارسی گرامر

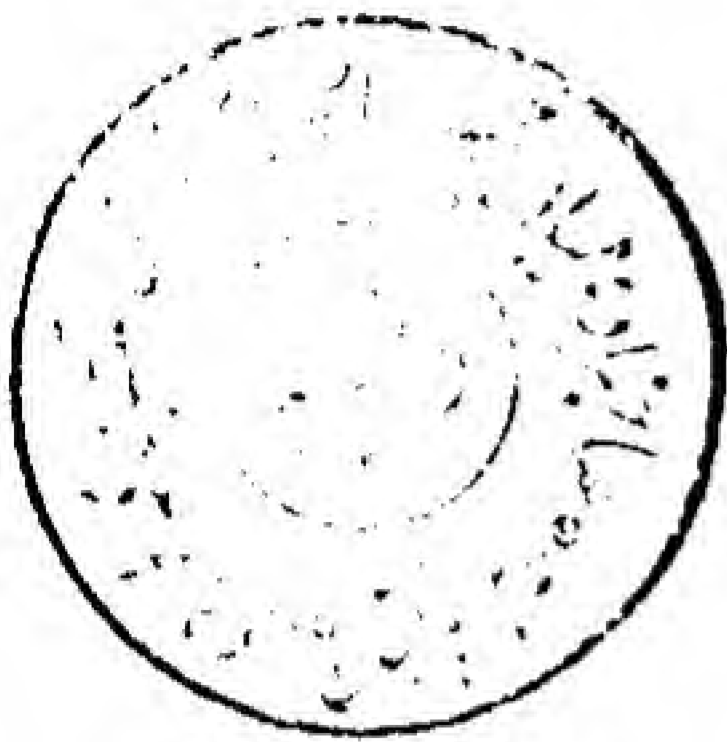
دستور فارسی نوین

محمد نذیر رانجھا

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ (حدیث نبوی)

چنین گفت پیغمبر راستگوی
ز گہوارہ تا گور دانش بجوی
(فردوسی)

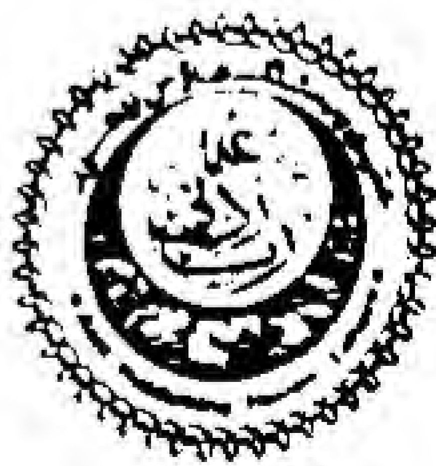
سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کے لئے





مؤلفہ:

محمد نذیر رانجھا



عتیق پبلشنگ ہاؤس
۵۵ — اردو نگر ملتان روڈ لاہور — ۲۵

نام کتاب : جدید فارسی گرامر
مؤلف : محمد نذیر رانجھا
اشاعت اوّل : ۱۹۸۹ء
پرنٹرز پرنٹنگ پیکیجنگ اینڈ پیپر کنورٹنگ کارپوریشن اسلام آباد
ناشر فرزانہ بخاری ، ارم خان
قیمت ۴۸ روپے

انتساب

پیاری امّی ــــ اور ــــ پیارے ابّو

ــــ کے نام ــــ

ــ جن کی دُعائیں میرے شاملِ حال ہیں

فہرست مندرجات

پیش لفظ

محمد نذیر رانجھا صاحب اکتوبر ۱۹۸۵ء سے نیشنل ہجرہ کونسل میں میرے ہمراہ کام کر رہے ہیں اور اپنے دفتری کام کے ساتھ ساتھ وہ اپنے فراغت کے لمحوں کو مزید مطالعہ تحقیق و تصنیف میں صرف کر رہے ہیں۔ فارسی زبان میں اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس سے قبل وہ "رسالۂ ابدالیہ" "حورائیہ" "اُنسیہ" "شرح اسماء اللہ" تصنیفات مولانا یعقوب چرخی وغیرہ اہم کتابوں پر کام کر چکے ہیں جن میں سے بیشتر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان نے ہی شائع کی ہیں۔ ان کے اُردو تراجم میں ابدالیہ و اُنسیہ اور فارسی تصحیحات میں "شرح مثنوی معنوی" مولانا روم اور "نسایم گلشن" شامل ہیں۔

نذیر رانجھا صاحب کے تعارف میں مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جہاں ان کے لئے تعلیم کا حصول ناممکن تو نہیں تھا البتہ انتہائی مشکل ضرور تھا۔ انہوں نے نامساعد حالات اور گوناگوں پریشانیوں کے باوجود بڑی ہمت اور شب و روز محنت سے تعلیم حاصل کی، جو ان جیسے حالات سے دوچار جوانوں کے لئے ایک زندہ مثال ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اپنی تعلیم سے کہیں زیادہ کام اپنے زور قلم سے کر دکھایا اور وہ بھی فارسی زبان میں، جس کو ملکی اور غیر ملکی اہل علم و دانشور حضرات نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

فارسی برصغیر کے مسلمانوں کی ایک پسندیدہ اور محبوب زبان رہی ہے اور پاکستان میں بھی تاریخی اعتبار سے فارسی زبان و ادب کی ایک گونہ اہمیت رہی ہے۔ البتہ اس

وقت تعلیمی اداروں میں فارسی اور عربی رُو بہ زوال ہے۔ یہاں ان اسباب کے تذکرے کا موقع نہیں۔ مگر فارسی زبان سیکھنے والوں کو ایک دشواری درپیش رہی ہے اور وہ یہ کہ فارسی۔ اُردو لغت اور اُردو زبان میں فارسی گرامر اور کمپوزیشن کی چند کتابیں تو موجود ہیں۔ لیکن وہ قدیم روش پر لکھی گئی ہیں۔ ناشرین بھی انہی کو بدل بدل کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ یوں ان کے معیار اور اہمیت میں کمال کے عنصر کا فقدان نظر آتا ہے۔ اس احساس سے آگاہ افراد یقیناً یہ سوچتے ہیں کہ فارسی زبان کے کسی خیر خواہ اور محب کو اُردو زبان میں اس کی تدریس کے لئے ایک معیاری لغت، گرامر اور کمپوزیشن ضرور مرتب کرنی چاہیئے۔ الحمدُ للہ کہ اس "جدید فارسی گرامر" کے مؤلف ذہنی طور پر اس احساس سے بھی متاثر ہیں۔

رانجھا صاحب نے "جدید فارسی گرامر" کی تالیف میں ایران اور پاکستان میں موجود مطبوعہ کتب گرامر کو سامنے رکھا ہے اور پھر اس تالیف میں خاص طور پر دو باتوں کو مدِنظر رکھا ہے۔ ایک یہ کہ "جدید فارسی گرامر" کو فارسی زبان و ادب کے جدید اصول وضوابط اور ضروریات کے مطابق مرتب کیا جائے اور دوسرا یہ کہ بار اوّل کتاب مختصر مگر جامع اور اسلوب نگارش سادہ اور رواں ہو۔ اس گرامر کا ایک اور امتیاز یہ ہے کہ مؤلف نے اس کے آخر میں معروف اُردو۔ فارسی "ضرب الامثال" اور ایک مفید اور جامع "آمدنامہ" کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ کتاب ہر لحاظ سے سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلبا اور اساتذہ کے لئے مفید اور ان کی بنیادی ضرورتوں کی کفیل نظر آتی ہے۔

ہم مؤلف کو ایسی عمدہ کتاب پیش کرنے پر مبارکباد کہتے ہیں اور ان کی علمی ترقی کے لئے دُعا گو ہیں۔

مخلص

ڈاکٹر این۔ اے۔ بلوچ

ایڈوائزر، نیشنل ہجرہ کونسل آف پاکستان، اسلام آباد

(اپریل ۱۹۸۹ء)

افتخار

زبان فارسی در شبه قاره همزاد اسلام در این سرزمین است. دین مبین اسلام بر بالهای زبان فارسی بدین سرزمین راه یافت. مردم این مرز و بوم دین خود را با این زبان آموختند و فرهنگ اسلامی را با این زبان شناختند. قرنها بدین زبان آموختند و تکلم کردند، سرودند و تبادل فرهنگی کردند. با زبان فارسی بر غنای فرهنگ اسلامی و در سطح جهانی بر فرهنگ بشری افزودند. کتابهای ادبی، عرفانی و تاریخی، یعنی در همه زمینه های دانش بشری نگاشتند. این آثار گرانبها کتابخانه های سرتاسر شبه قاره را انباشته و موزه نشین خاور و باختر شده اند.

مراکز گردآوری اسناد تاریخی انباشته است از دهها هزار نامه ها و وثیقه های به زبان فارسی، که مردمان این سرزمین نوشته اند. این نامه ها اسناد زندگی فرهنگی و مادی مردم این سرزمین است و وضع اجتماعی و فرهنگ و آداب و رسوم مردم این سرزمین را در خود پنهان دارند.

هیچ قومی نمی تواند و نمی باید از گذشته خود ببرد. نمی توان از این آثار چشم پوشید. و برای بهره مندی از آنها بایستی پیوند خود را با زبان فارسی نبرید.

آقای محمد نذیر رانجها که تألیفات و تحقیقات ایشان در جامعه ما شناخته شده است. و این ناچیز افتخار دارم که سالها در مرکز تحقیقات فارسی در بخش کتابشناسی با ایشان همکاری داشته ام و یاریهای ایشان در کار نگارش "فهرست مشترک کتابهای فارسی در پاکستان"

از لابلای آن فهرست روشن است. تحقیقات ایشان در زمینهٔ شناسایی کتابهای فارسی ایشان را به اهمیت حفظ زبان فارسی واقف ساخته است و ایشان را به تألیف این کتب ("جدید فارسی گرامر" یا دستور نوین زبان فارسی) رهنمون گردیده است۔

امید وارم ایشان در همهٔ زمینه های فرهنگی بویژه در خدمت به فرهنگ مشترکمان کامیاب باشند۔

احمد منزوی

احمد منزوی

نوروز ۱۳۶۸خ (اپریل ۱۹۸۹م)

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

اسلام آباد

بہ مناسبت تألیف وچاپ وانتشار کتاب دستور زبان فارسی
بر زبان اُردو بہ کوشش واہتمام آقای محمّد نذیر رانجھا
جوان کوشا و زحمتکش زبان اُردو و فارسی و پنجابی

مُحِبِّ اَدَب

هست "رانجھا" از مُحبّانِ اَدَب — چشمِ او رخشان بُوَد چون ماہِ شب
می گُدازد عشقِ حقّ جان و دلش — هیر و رانجھا از وجودش مُلتَهَب
خوش بُوَد با او نشستن دَمبدم — حاسدِ او از کلامش جان بہ لب
چهرهٔ خندان او اخلاق او — ماه رویش بُرده از ماهان نَسَب
دستِ زحمت را ببست از پُشت و گفت — نان زحمت می خورد از لُطفِ ربّ
عالم دین است و مسجد جای او — در خطابت ماہر و دور از طَلَب
نقشبندِ عشقِ پاک است این جوان — خواجهٔ نقشبند او پارسا لَقَب
او نوشته فارسی دستورِ دل — آتش فارسی بہ جانش زد لَهَب
فارسی باشد زبانِ او ولی — ماہرِ اُردو و پنجابی سلب
" دلگشا باغ " آمده تاریخ آن — خوش بُوَد هر کس ازین باغ ای عجب
"تاریخ شیرین سخن" باشد نذیر — تو بخوان تاریخ ہجری بی تعب
از "بیاضِ رنگ خوش" تاریخ جو — ای محمّد، ای نذیر خوش نَسَب
این "رها" شد خادمِ علم و ادب — حافظش باشد مُسبّبِ بی سبب

سرودهٔ: دکتر محمد حسین تسبیحی ۱۴-۱-۶۸ / ۴-۴-۱۹۸۹ ۲۷ شعبان المعظم ۱۴۰۹ هـ ق اسلام آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

باب اوّل

گرامر

کسی زبان کی گرامر وہ علم ہے جو ہمیں صحیح لکھنا اور پڑھنا سکھاتا ہے۔ لہٰذا صحیح طرح بولنے اور لکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ متعلقہ زبان کی گرامر پر عبور حاصل کیا جائے۔

کلمہ

ہر زبان بولنے اور لکھنے کے لئے کلمہ یا کلمات کی ضرورت ہوتی ہے ہر کلمہ چند حروف سے تشکیل پاتا ہے۔

تعریف

حروف کا ایسا مجموعہ جس کا مفہوم بآسانی سمجھ آجائے، کلمہ کہلاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں جیسے نان اور آب کہنے سے سننے والا فوراً سمجھ جاتا ہے کہ نان کھانے کی چیز اور آب پینے کی چیز ہے۔

مثالیں

انسانی زبان سے کئی طرح کی آوازیں نکلتی ہیں مثلاً گنگنانے ، کھانسنے یا درد سے کراہنے وغیرہ کی۔ وہ آوازیں جو بے معنی ہوتی ہیں کلمہ نہیں کہلاتیں بیں مختلف حروف کے مجموعے مثلاً میز، صندلی ، نوشیدن اور عمر جیسے الفاظ کلمہ کہلاتے ہیں ۔

حروفِ تہجّی

کلمہ کی ساخت اور بناوٹ کے لئے ایک سے زائد حروف کی ضرورت ہوتی ہے وہ حروف جن سے کوئی زبان بنتی ہے ۔ حروفِ تہجّی کہلاتے ہیں ۔ فارسی زبان میں مندرجہ ذیل تینتیس حروفِ تہجّی ہیں :

ا ، ء ، ب ، پ ، ت ، ث ، ج ، چ ، ح ، خ ، د ، ذ ، ر ، ز ، ژ ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع ، غ ، ف ، ق ، ک ، گ ، ل ، م ، ن ، و ، ہ ، ی ۔ ان تینتیس حروف میں ث ، ح ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع ، ق ، عربی زبان کے مخصوص حروف ہیں جو فارسی میں داخل ہوئے ہیں ۔ پ ، چ ، ژ ، گ فارسی کے اپنے حرف ہیں اور باقی فارسی و عربی کے مشترکہ حروف ہیں ۔

الف

فارسی زبان میں " الف " جملہ کے شروع میں نہیں بلکہ اس کے وسط یا آخر میں آتا ہے ، جیسے : زیبا کار وغیرہ

ہمزہ

"ھمزہ" ہمیشہ کلمہ کے شروع میں آتا ہے جیسے : ابرو، اسب وغیرہ۔ ہاں عربی کلمات میں کبھی شروع اور کبھی آخر میں ہمزہ آتا ہے جیسے : امر، سؤال، جزء وغیرہ۔

لہٰذا "پائیز، پائین، آئین" وغیرہ جیسے کلمات کی غلط تحریر کا رواج لوگوں میں عام ہوگیا ہے۔ مذکورہ بالا اصول کے مطابق ایسے ہمزہ کو اس کی اصلی صورت یعنی "ی" میں لکھنا چاہیئے۔ جیسے : پاییز، پایین، آیین وغیرہ۔ یونہی اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو کلمات "ھائے" غیر ملفوظ پر ختم ہوتے ہیں ان میں "کسرۂ مضاف" کی جگہ ہمزہ لکھ دیا جاتا ہے اور [illegible] "ی" کی آواز میں پڑھا جاتا ہے جیسے "خانۂ من" جسے "خانہ ی من" پڑھا جاتا ہے۔ "ہ" پر موجود ہمزہ دراصل "ی" ہے جسے لکھنے میں مخفف کرتے ہوئے اس کے آغاز کا "ء" بنا دیا گیا ہے اور یوں دانشوروں کی ایک جماعت نے اسے حقیقت میں "ہمزہ" ہی سمجھ لیا ہے۔ اس طرح کی بڑی غلطی سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے کلمات کو ان کی صحیح صورت میں لکھا جائے جیسے "جامہ ی عثمان"، "نامہ ی خاتمہ"۔

حرف "و"

وہ "واو" جو لکھی جائے لیکن پڑھی نہ جائے اسے "واو معدولہ" کہتے ہیں۔ "واو معدولہ" کے شروع میں ہمیشہ "خ" [illegible] ہے اور اس کے آخر میں د، ر، ز، س، ش، ن، و، ہ، ی آتے ہیں۔

لہ وہ "ہ" جو خوب صاف کر کے نہ پڑھی جائے جیسے : [illegible]

اگر "واو معدولہ" کے بعد "الف" آئے تو "واو" "الف" کی آواز دیتی ہے جیسے : خواب ، خوار ، خوان وغیرہ ۔

اگر "واو معدولہ" کے بعد "ی" آئے تو "واو" "ی" کی آواز دیتی ہے، جیسے : خویش ، خوید وغیرہ میں "واو" "ی" کی آواز دیتی ہے ۔

حرکت

زیر ، زَبر ، پیش کو حرکت کہا جاتا ہے اور جس حرف پر حرکت آئے اسے متحرّک کہتے ہیں ۔ فارسی زبان میں حرکات کی دو قسمیں ہیں ۔ "حرکاتِ کوتاہ" اور "حرکاتِ بلند" ۔

حرکاتِ کوتاہ

فَتحَہ یا زَبر	مثلاً دَر ، شَب
کسرہ یا زیر	مثلاً دِل ، گِل
ضمہ یا پیش	مثلاً گُل ، بُلبُل

جَزَم

جَزَم کو سکون بھی کہا جاتا ہے ۔ جس حرف پر جزم آئے اسے ساکن کہتے ہیں، جیسے :

"رُخصَت" میں "خ" ساکن ہے ۔

تنوین

جب کسی حرف کے نیچے یا اوپر دو زبریں ، دو زیریں یا دو پیشیں آئیں، اسے تنوین کہتے ہیں اور یہ عربی کلمات کے آخر میں آتی ہے، جیسے دو زبر ـً دو زیر ـٍ دو پیش ـٌ ان علامتوں سے نون کی آوازیں پیدا ہوتی ہے۔

مثلاً :

(۱) دو زَبَر یا فتحہ ـــً اسے "تنوین نصب" کہتے ہیں

(۲) دو زیر یا کسرہ ـــٍ اسے " تنوین جر " کہتے ہیں

(۳) دو پیش یا ضمہ ـــٌ اسے "تنوین رفع" کہتے ہیں

فارسی رسم الخط میں تنوین لکھی نہیں جاتی ، پڑھی ضرور جاتی ہے اور عربی زبان کی تقلید میں فارسی الفاظ پر تنوین لگانا درست نہیں یعنی جاناً. زباناً لکھنے کی بجائے " جانا " ، " زبانا " لکھا جائے گا اور پڑھا تنوین کے ساتھ جائے گا.

مدّ کشیدہ

جہاں " ھمزہ " اور " الف " ایک ساتھ آ جائیں وہاں " الف " کے اوپر علامت مدّ (ـــٓ) ڈال دیتے ہیں ، جیسے : آپ ، آج (اردو) ۔ آسمان ، آب (فارسی) وغیرہ ۔ فارسی زبان میں مدّ ہمیشہ کلمہ کے شروع میں آتی ہے اور جس " الف " پر مدّ آئے اسے "الف ممدودہ" کہتے ہیں .

شدّ

کسی حرف کے اوپر شدّ (ـــّ) ڈال دیا جائے تو وہ اس کے تکرار کی دلالت کرتا ہے اور جس حرف پر علامت شدّ (ـــّ) آئے اسے مشدّد کہتے ہیں ، جیسے :

تجلّی (ت ج ل ل ی)

تفکّر (ت ف ک ک ر)

"ھائے معجمہ" اور "ھائے مہملہ"

قدیم زمانے میں نقطہ دار حروف (حروف منقوطہ) کو حروف معجمہ اور بے نقطہ حروف (حروف غیر منقوطہ) کو (حروف مہملہ کہتے تھے.

"ھائے غیر ملفوظ" اور "ھائے ملفوظ"

کلمات کے آخر میں آنے والی ایسی "ہ" جسے خوب کھل کر پڑھا نہ جائے وہ "ھائے غیر ملفوظ" کہلاتی ہے. جیسے: دانہ، رستہ، نامہ وغیرہ اور جو "ہ" خوب کھل کر پڑھی جائے اسے "ھائے ملفوظ" کہتے ہیں، جیسے: واہ، گواہ وغیرہ.

تخفیف

شاعر اور ادیب بعض اوقات کسی لفظ کو مختصر کر لیتے ہیں اور جس لفظ کو مختصر کیا جائے اسے مخفف کہا جاتا ہے، جیسے: جمشید سے جم، کنواں سے کنوں، چاہ سے چہ، ماہ سے مہ وغیرہ.

60358

باب دوم

لفظ اور اس کی اقسام

لفظ کی تعریف : بات کرتے وقت انسان کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے سے "لفظ" کہا جاتا ہے۔ لفظ کی دو اقسام ہوتی ہیں : کلمہ ور مہمل۔

کلمہ اور مہمل

کلمہ : ایسا لفظ جس کا کچھ نہ کچھ مطلب سننے ولے کی سمجھ میں آ جائے اسے کلمہ کہتے ہیں، جیسے آب ، نان ، اس کے سننے سے سمجھ آ جاتی ہے کہ نان کھانے اور آب پینے کی شے کو کہتے ہیں۔

مہمل: ایسا لفظ جس کے سننے سے کچھ معنی سمجھ میں نہ آئیں، وہ مہمل کہلاتا ہے جیسے : نان وان ، آب واب ، ان میں "وان" اور "واب" مہمل ہیں کیونکہ یہ کسی چیز کا نام نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے کہنے سے کوئی مقصد سمجھ میں آتا ہے۔

کلمہ اور اس کی اقسام

بامعنی لفظ یا کلمہ کی تین اقسام ہیں :

اسم : وہ کلمہ جو کسی انسان، حیوان یا بے جان چیز یا جگہ کا نام ہو، جیسے: مدثر، مبشر، فیل، گربہ، میز، کتاب، سرگودھا، راولپنڈی وغیرہ۔

فعل : وہ کلمہ جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا علم ہو اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے :

عائشہ قرآن خواند (عائشہ نے قرآن پڑھا)

مدثر بازی می کرد (مدثر کھیلتا تھا)

شاہدہ مدرسہ می رود (شاہدہ مدرسہ جاتی ہے)

حرف : وہ کلمہ جو دوسرے کلمات کے ساتھ ملے بغیر پورے معنی نہ دے اور اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملانے کے کام آئے، جیسے : تا، در، از، بر وغیرہ۔

جملہ

تعریف : جملہ کلمات کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے بات پوری پوری سمجھ میں آ جائے، جیسے :

استاد درس می دہد (استاد سبق دیتا ہے)

باران می بارد (بارش برستی ہے)

معنوی لحاظ سے جملے کی دو اقسام ہیں: (الف) جملہ خبریہ، (اخباری)، (ب) جملہ انشائیہ (انشائی).

الف۔ جملہ خبریہ (جملہ اخباری) وہ جملہ جو کہ خبر کو بیان کرے خواہ وہ سچی یا جھوٹی ہو، جیسے:

اسلم درس می خواند (اسلم سبق پڑھتا ہے)

من نان می خورم (میں روٹی کھاتا ہوں)

ب۔ جملہ انشائیہ (جملہ انشائی) وہ جملہ ہے جس میں سچ یا جھوٹ کا تعلق نہ ہو کیونکہ انشائیہ جملے میں خبر بیان نہیں ہوتی، جیسے:

کتاب کجا است؟ (کتاب کہاں ہے؟) جن جملوں میں فعل، امر، نہی، استفہام، دعا، تمنا، ندا کا بیان ہو، وہ انشائی جملے کہلاتے ہیں، جیسے: درس گوش کن (سبق سن)

جملہ خبریہ (اجباری) و جملہ انشائیہ (انشائی) یا کامل یا ناقص یا مکمل ہوتا ہے.

جملۂ کامل: وہ ہے جو ہر لحاظ سے کامل معنی رکھتا ہو اور سننے والا اس کے بعد کسی اور چیز کے سننے کا منتظر نہ رہے، جیسے:

خالد دیروز از کراچی آمدہ است (خالد کل کراچی سے آیا ہے)

جملۂ ناقص: وہ ہے جس کے معنی مکمل نہ ہوں اور سننے والا اس کے بعد کا حصہ سننے کا منتظر رہے، جیسے:

اگر کوشش کنی (اگر تو کوشش کرے).

جملۂ مکمل: ایسا جملہ جو جملہ ناقص کو مکمل کر دے، مثلاً پہلے والی مثال کے ساتھ ایک جملہ بڑھایا جائے تو اس کے معنی پورے ہو جاتے ہیں جیسے:

اگر کوشش کنی پیروز خواہی شد (اگر تو کوشش کرے تو کامیاب ہو جائے گا).

جملۂ معترضہ

جملۂ معترضہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو اصل موضوع یا بات سے رابطہ نہ رکھتا ہو اور اس کے اٹھا لینے سے جملہ میں کسی قسم کا خلل پیدا نہ ہو اور اس کا اصلی مقصد واضح رہے، جیسے:

احمد را، کہ کلاہ قرمزی پوشید، می خواہم ببینم

(احمد کو، جو کہ سرخ ٹوپی پہنتا تھا، دیکھنا چاہتا ہوں)

اس فقرے میں سے اگر "کہ کلاہ قرمزی پوشید" اٹھا لیا جائے تو باقی فقرے یعنی "احمد را می خواہم ببینم" میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ پس "کہ کلاہ قرمزی پوشید" جملۂ معترضہ ہے۔

جملہ کی دو مشہور اور اہم اقسام ہیں:

(۱) جملۂ اسمیہ (اسمی)

(۲) جملۂ فعلیہ (فعلی)

۱۔ جملۂ اسمیہ (اسمی)

ایسے جملے میں "مسند الیہ" ہمیشہ اسم ہوتا ہے جب کہ "مسند" کبھی اسم ہوتا ہے اور کبھی فعل، جس جملے میں "مسند الیہ" اور "مسند" دونوں اسم ہوں نیز اس میں فعل ناقص آئے اسے "جملہ اسمیہ" کہتے ہیں، جیسے:

اسلم مریض است (اسلم بیمار ہے)

اس فقرہ میں "اسلم" اور "مریض" دونوں اسم ہیں اور "است" فعلِ ناقص (رابطہ) ہے جملہ اسمیہ کا "مسند الیہ"، "مبتدا" اور "مسند" خبر کہلاتا ہے۔

جملہ فعلیہ (فعلی)

جس جملے میں "مسند الیہ" تو اسم ہو مگر "مسند" فعل ہو وہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جیسے:

مدثر خواند (مدثر نے پڑھا)

اس میں مدثر" اسم" اور "خواند" فعل ہے۔

جملہ فعلیہ کے "مسند الیہ" کو فاعل کہتے ہیں اگر اس میں فعل لازم استعمال ہوا ہو تو جملہ صرف فاعل پر ختم ہو جاتا ہے اور اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کے علاوہ مفعول بھی لانا ہوتا ہے، جیسے:

مدثر کتاب خواند (مدثر نے کتاب پڑھی)

اس میں مدثر "فاعل"، کتاب "مفعول" اور خواند فعل ہے۔

جملہ کی چند دیگر صورتیں

جملہ سوالیہ (پرسشی): جس میں سوال کیا جائے، جیسے:

مامان کجا است؟ (ماں کہاں ہے؟)

جملہ حکمیہ (امری): جس میں کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے:

مدرسہ برو (مدرسہ جا)۔

جملہ تعجبیہ (تعجبی): جس میں تعجب پایا جائے، جیسے:
چہ غذای خوبی! (کیسی اچھی غذا!)

ارکانِ جملہ

اگر جملہ اسمیہ (اسمی) ہو تو اس کے مندرجہ ذیل ارکان ہوتے ہیں۔
۱۔ مسند الیہ (اسم یا مبتدا)۔
۲۔ مسند (خبر)۔
۳۔ حرفِ ربط (فعل ناقص)۔

ترتیب: پہلے مسند الیہ (اسم یا مبتدا) پھر مسند (خبر) اور اس کے بعد حرف ربط (فعل ناقص) آئے گا، مثلاً

احمد مریض است (احمد بیمار ہے)
اسلم دانا بود (اسلم عالم تھا)
پرویز مردود گشت (پرویز فیل ہوا)
پوشاک خراب شد (لباس خراب ہوا)

۱۔ "مسند الیہ" یا "فاعل": اس شخص یا چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی شخص یا چیز کو نسبت دی جائے یا اس سے سلب کر لی جائے۔ مثلاً:
مبشر صادق است (مبشر سچا ہے)
شاہد دانا است (شاہد دانا ہے)
ان جملوں میں مبشر اور شاہد "مسند الیہ" ہیں۔

نکتہ: ہر فاعل "مسند الیہ" ہوتا ہے لیکن ہر "مسند الیہ" فاعل

نہیں ہوتا۔ مسندالیہ کبھی اسم یا ضمیر، عدد، مصدر یا اسم مصدر ہوتا ہوتا ہے، جیسے:

زہرہ زیبا است (زہرہ خوبصورت ہے)

شما چقدر خوب ہستید (آپ کتنے اچھے ہیں)

چہار زوج است (چار جفت ہے)

راست گفتن از صفات پسندیدہ است

(سچ بولنا پسندیدہ صفات میں سے ہے)

ورزش موجب تندرستی است (ورزش تندرستی کا ذریعہ ہے)

ہر جملہ میں "چند مسندالیہ" ہو سکتے ہیں۔ جیسے:

احمد و ریحانہ و اسلم درسخوان ہستند

(احمد، ریحانہ اور اسلم پڑھنے والے ہیں)

نکتہ: فعل و حرف کے سوا تمام کلمات جملہ کے "مسندالیہ" ہو سکتے ہیں۔

۲۔ **مسند** (خبر): وہ صفت یا کام ہے جسے "مسندالیہ" سے نسبت دی جائے یا اس سے سلب کر لی جائے۔ جیسے:

تخم مرغ سفید است (مرغی کا انڈا سفید ہے)

ناہید زیرک نیست (ناہید ذہین نہیں ہے)

سفیدی کو مرغی کے انڈے سے نسبت دی گئی ہے اور "زیرکی" کو ناہید سے سلب کر لیا گیا ہے۔

"مسند" بھی اسم، صفت، کنایہ، مصدر یا اسم مصدر ہو سکتا ہے۔

جیسے :

ہنر سرمایۂ مرد است (فن مرد کا سرمایہ ہے)

لاہور شہر بزرگ است (لاہور بڑا شہر ہے)

دوسری طرف "مسند" کبھی ایک اور زمانہ ایک سے زیادہ ہو سکتا ہے ، جیسے :

این داستانِ جالب ، شیرین و روان است .

(یہ دلچسپ کہانی ، شیریں اور رواں ہے)

۳۔ حرفِ رابطہ (پیوند) یا فعل ناقص یا حرف ربط :

وہ کلمہ ہے جو مسند اور مسندالیہ کے درمیان ربط اور تعلق پیدا کرے اگرچہ استن ، بودن ، شدن ، گشتن ، آمدن کو جملات رابطہ کہا جاتا ہے اور انہیں فعل عام کہتے ہیں لیکن فارسی زبان میں حقیقی رابطہ مصدر "استن" سے "است" ہے .

"است" کا رابطہ شخص سوم مفرد کے علاوہ مخفف صورت میں بیان ہوتا ہے ، جیسے :

بیدارم یعنی بیدار ہستم (میں جاگتا ہوں)

خوابی یعنی خواب ہستی (تو سویا ہے)

ہوشیارند یعنی ہوشیار ہستند (وہ ہوشیار ہیں)

باب سوم

اسم

وہ کلمہ جو انسان حیوان کسی چیز یا جگہ کے معین کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اسم کہتے ہیں یا وہ کلمہ جو کسی جاندار یا بے جان چیز یا جگہ کا نام ہو وہ اسم کہلاتا ہے، جیسے:

(انسان) مرد، پدر، اکبر، عائشہ، زبیر، شاہد۔

(حیوان) گوسفند، اسپ، کبوتر، ماہی۔

(بے جان چیز) کتاب، میز، تختہ سیاہ، گلاس۔

۱۔ اسم عام (اسم نکرہ)

وہ اسم ہے جو اپنے ہم جنس شئی کی یا چیزوں کے لئے استعمال ہو یا وہ اسم جو کسی عام چیز کا نام ہو۔ اسم عام (اسم نکرہ) کہلاتا ہے۔ اسے اسم جنس بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

مرد، شہر، درخت، شتر وغیرہ۔

جب ہم مرد کہیں گے تو اس میں بچے ، جوان ، بوڑھے ، ملازم کسان ، درزی سبھی افراد شامل ہوں گے اور جب ہم شہر کہتے ہیں تو اس سے کراچی ، لاہور ، سرگودھا ہر قسم کے شہر مراد لئے جا سکتے ہیں۔ ایسے ہی شتر میں نر اونٹ ، مادہ اونٹ ، اونٹ کا بچہ سبھی قسم کے اونٹ شامل ہوں گے۔

۲۔ اسمِ خاص (اسمِ معرفہ)

وہ اسم جو کسی خاص شخص ، حیوان ، یا چیز یا جگہ کے لئے بولا جائے اسم خاص کہلاتا ہے ، جیسے : عمر ، شبیر ، میز ، سرگودہا وغیرہ۔ یاد رہے کہ اسم خاص کی جمع نہیں بنتی۔

اسمِ ذات (اسمِ معنی)

اسم ذات وہ اسم ہے جس سے ایک چیز کی حقیقت دوسری چیزوں سے الگ پہچانی جائے اور اس سے کوئی وصف مراد نہ ہو ، جیسے :
گلستان ، زاغ ، انسان وغیرہ۔

اسمِ معنی

وہ اسم جو اپنے وجود سے موجود نہ ہو اور اس کا وجود کسی دوسری چیز سے وابستہ ہو اور وہ ایک حالت یا صفت کا نام ہو اسم معنی کہلاتا ہے ، جیسے : عقل ، ہوش ، بخشش ، سفیدی ، سیاہی وغیرہ۔

اسمِ سادہ (بسیط) یا مفرد

جو اسم ایک کلمہ سے اور بغیر کسی جزء کے بنے وہ اسم سادہ (بسیط) یا مفرد کہلاتا ہے، جیسے : کتاب ، باس ، دختر وغیرہ .

اسمِ مرکب

وہ اسم جو دو یا دو سے زائد کلمات سے بنے اسم مرکب کہلاتا ہے.
جیسے : کارخانہ ، تخت خواب ، مہمان سرا وغیرہ ۔
اسم مرکب کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں :

دو اسموں سے : کارخانہ ، سرپردہ ، گلاب ، تماحیدان

اسم و صفت سے : دلتنگ ، زردکوہ ، سپیدرود ، دلسرد ، بلند قد

اسم و عدد سے : چہارپا ، سی و سہ پل ، چہل ستون ، چہارسو

دو فعلوں سے : ہست و نیست ، بود و نبود

مضاف کی کسرۂ کے حذف کرنے سے : مادرزن ، پدرزن ، مادرشوہر

دو مضاف سے : نیک و بد ، سرد و گرم

اسم و قید سے : ہمیشہ بہار ، زیر زمین

دو قیدوں سے : چون و چرا ، لیک و مگر

اسم و اسم مفعول سے : دل شکستہ ، خمیدہ قد

دو مصدر مخففات[1] سے : برد و باخت ، رفت و آمد ، تاخت و تاز

---

[1] جب مصدر کے آخر سے "ن" حذف کر دیا جائے تو اسے مصدر مرخم یا مخفف کہتے ہیں، جیسے "بُردن" اور "باختن" جو "بُرد" "باخت" بن جاتا ہے۔

مصدر مرخم اور فعل امر سے : گفت وگو ، جست وجو، نشست وشو

اسم و سابقے (پیشاوند) سے: ہمسر، درآمد ، بازدید

اسم و لاحقے (پساوند) سے : باغبان ، جانور، کوہسار ، دانشکدہ ، خداوند۔

کبھی مصدر اور اسم مصدر سے : جیسے : خورد وخواب ۔

اسم معرفہ اور نکرہ کی مزید وضاحت

اسم معرفہ

وہ اسم جو کہنے اور سننے والے کے لئے مشخص ومعین ہو یا وہ اسم کسی خاص چیز یا شخص یا جگہ کے لئے بولا جائے ، اسے اسم معرفہ کہتے ہیں، جیسے :

کتاب را خواندم (میں نے کتاب پڑھی)

اس میں "کتاب" اسم معرفہ ہے۔

اسم نکرہ

وہ اسم جو سننے والے کے نزدیک غیر مشخص ومعین ہو (یا وہ اسم جو کسی عام چیز کا نام ہو) اسے اسم نکرہ کہتے ہیں، جیسے :

دیروز کتابی را از دوستی گرفتم (میں نے کل ایک کتاب ایک دوست سے لی)

اس میں "کتابی" اور "دوستی" اسم نکرہ ہیں ۔

اسم نکرہ کی نشانی

الف۔ "ی": اسم کے آخر میں "ی" ہوتی ہے، جیسے:

کتابی، مردی، دختری وغیرہ۔

ب۔ اسم سے پہلے "یک" آتا ہے، جیسے:

یک شب تأمل گذشتہ می کردم

ج۔ اسم سے پہلے "یکی" آتا ہے۔ جیسے:

"یکی جہود" و مسلمان نزاع می کردند (ایک یہودی اور مسلمان جھگڑا کرتے تھے)۔

د۔ کبھی اسم کے بغیر "یکی" بطور نکرہ استعمال ہوتا ہے، جیسے:

"یکی" را اجل در سر آورد حبش (لشکر ایک آدمی کے لئے موت لایا)۔

اسم معرفہ کی نشانی

اسم معرفہ کے لئے کوئی خاص علامت نہیں ہے سوائے اس کے کہ گر اسم نکرہ کی علامت دور کردی جائے تو وہ اسم معرفہ بن جاتا ہے، جیسے:

کتابی سے کتاب

یک شب سے شب

یکی جہود سے جہود

کبھی اسم معرفہ اسم ضمیر اشارہ ("این" و "آن") سے بھی بنتا ہے

جیسے:

(۱) "آن سفر کرده" کہ صد قافلہ دل ہمرہ اوست

(۲) "آن قلم" من است

اور :

(۱) شنید" این سخن" پیشوای ادب

(۲) " این مداد" اوست

ایران کے بعض علاقائی لہجوں (جیسے شیرازی اور جہرمی وغیرہ) میں اسم کے آخر میں" او" کا اضافہ کر کے اسم معرفہ بنایا جاتا ہے، جیسے : "کتابو را بدہ"

بولنے اور سننے والے کے نزدیک کتاب معین ومشخص ہوتی ہے لیکن یہ "او" علامت تصغیر کے" او" سے جدا ہے۔

اسم مصغّر

اسم مصغّر وہ اسم ہے جو کسی اسم کی چھوٹائی کو ظاہر کرے، جیسے : صندوق سے صندوقچہ وغیرہ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱۔ چہ لگانے سے، جیسے :

دریا سے دریاچہ

باغ سے باغیچہ

کتاب سے کتابچہ

(مژہ اور نایژہ دراصل مویچہ ونایچہ تھے جن کی" چ" "ژ" میں تبدیل ہو گئی ہے)۔

۲۔ اسم کے آخر میں "ک" لگانے سے، جیسے :

مرد سے مردک

دفتر سے دفترک

طفل سے طفلک

پسر سے پسرک

نکتہ

(الف) فارسی زبان میں "ک" اسم تصغیر کے علاوہ چند اور صورتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اظہارِ محبت کے لئے استعمال ہونے پر "ک تحبب" کہلاتا ہے، جیسے : طفلک، جیوانک وغیرہ

(ب) توہین اور ڈانٹ کے لئے استعمال ہو تو اسے "ک تحقیر" کہتے ہیں اور اس کے آخر میں "ہ" کا اضافہ کر دیتے ہیں، جیسے :

مردک، زنک، یا مردکہ، زنکہ

(ج) عامیانہ صورت میں مردکہ کی بجائے "مرتیکہ" اور زنکہ کی بجائے "زنیکہ" بھی کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں "و" لگانے سے، جیسے :

یار سے یارو

مرد سے مردو

نکتہ

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ایران کے علاقائی (شیرازی او

جھرمی) لہجوں میں اسم کے آخر میں " و " اسمِ معرفہ کی نشانی سمجھی جاتی ہے ۔

اسم جامد

وہ اسم جو نہ خود کسی لفظ سے بنے اور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ بنے اسم جامد کہلاتا ہے ۔ جیسے : چیز ، کوہ ، قلم وغیرہ ۔

اسم مشتق

وہ اسم جس کے بنانے میں دوسرے کلمہ سے مدد لی جائے (جو قاعدہ کے مطابق مصدر سے بنایا جائے) اسمِ مشتق کہلاتا ہے ، جیسے :

نالیدن سے نالہ

دیدن سے دیدہ

دمیدن سے دمیدہ

اسم مشتق کی دو قسمیں ہیں : اسم مصدر اور اسم آلت

الف ۔ اسم مصدر

ایسا مصدر جو مصدری علامت (دن ، تن) نہ رکھتا ہو لیکن مصدر کے معنی دیتا ہو ، اسے اسم مصدر کہتے ہیں ۔ یہ حاصل مصدر بھی کہلاتا ہے ، فارسی زبان میں اسم مصدر کی مندرجہ ذیل نشانیاں ہیں :

ا ۔ ش : یہ اکثر فعل امر کے آخر میں آتی ہے ، جیسے :

کوش سے کوشش

آموز سے آموزش
پرور سے پرورش
کش سے کشش

۲= ی : یہ اسم کی مختلف اقسام صفت، عدد، قید اور ضمیر کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جیسے :

مرد سے مردی
نیک سے نیکی
عشقباز سے عشقبازی
زیبا سے زیبائی
فراوان سے فراوانی

۳= ہ : یہ فعل امر کے آخر میں آتی ہے، جیسے :

خند سے خندہ
اندیش سے اندیشہ وغیرہ

۴= ار : یہ گزرے ہوئے سادہ فعل (فعل ماضی) کے ساتھ لگتی ہے، جیسے : گفت سے گفتار

کرد سے کردار
رفت سے رفتار

ب- اسم آلت (ابزار) یا اسم آلہ

وہ اسم جس میں آلت یعنی اوزار کے معنی پائے جائیں یا وہ کسی

ایسی چیز کا نام ہو جس کے ذریعے سے کوئی کام انجام دیا جائے اور یہ فعل امر کے آخر میں " ہائے غیر ملفوظ " (ہ) بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے:
مالہ (مال + ہ) زندہ، گیرہ، دستگیرہ وغیرہ۔

اسم موصول

وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ ایک اور جملہ جس کو "صلہ" کہتے ہیں، نہ لگایا جائے تب تک اس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے، جیسے:
ہر کہ آمد عمارت نو ساخت
اس میں ہر کہ "اسم موصول" اور "آمد" "صلہ" ہے اور اس کی تین اقسام ہیں:

(۱) ہر کہ، ہر آنکہ، کسیکہ (واحد۔ انسان کے لئے)
(۲) آنانکہ، کسانیکہ (جمع۔ انسانوں کے لئے)
(۳) ہرچہ، ہر آنچہ، چیزیکہ (بے جان چیزوں کے لئے)

علاوہ ازیں جس اسم کو اسم موصول بنانا ہو اس کے بعد "ی" اور "کہ" کا اضافہ (صلہ لگادو) کر دو، جیسے:
کتاب سے کتابی کہ خریدم
زن سے زنیکہ دیدم

اسم بدل یا اسم عَلَم

ایسا اسم جو کسی دوسرے اسم کے ساتھ مل کر اس کی خصوصیت ظاہر

کرے، جیسے:

[illegible] قائد اعظم محمد علی جناح، حکیم الامت ڈاکٹر سر محمد اقبال [illegible] اشرف علی تھانوی وغیرہ۔

[illegible]

تخلص: [illegible] جو شاعر اپنے نام کے ساتھ لگا لیتے ہیں، جیسے:

مصلح الدین سعدیؔ۔ جلال الدین رومیؔ۔ مرزا اسداللہ خان غالبؔ۔ میر تقی میرؔ۔ شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ وغیرہ

خطاب: وہ اسم جو سرکاری طور پر کسی شخصیت کو دیا جائے، جیسے: شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد، سر سید احمد خان، سر فضل حسین، سر سکندر حیات، شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد۔

کنیت: وہ اسم جو بیٹے، باپ یا ماں کی نسبت سے بولا جائے، جیسے: ابوالقاسمؐ، ابوبکرؓ، ام رومانؓ، ابوالحسنؓ، ابوعبداللہؓ وغیرہ۔

لقب: وہ نام جو کسی خاص صفت یا خوبی کی بنا پر عام لوگوں کی طرف سے کسی شخصیت کے لئے مشہور ہو جائے۔ جیسے:

قائدِ اعظمؒ، شکر گنجؒ، خواجہ غریب نوازؒ، خواجہ گیسو درازؒ، داتا گنج بخشؒ۔

عرف: وہ اسم جو پیار یا نفرت یا کسی اور وجہ سے مشہور ہو جائے یا کسی نام کی بگڑی ہوئی صورت ہو، جیسے:

نازنین سے نازی
فرخندہ سے فری
شاہد سے شاہی

باب چہارم

واحد ـ جمع

اسم واحد: جو اسم ایک آدمی یا حیوان یا چیز کا نام ظاہر کرے اسے اسم واحد یا اسم مفرد کہتے ہیں. جیسے: مرد، شیر، درخت، صندلی وغیرہ.

اسم جمع: جب اسم میں ایک سے زیادہ آدمیوں یا جانوروں یا بےجان چیزوں کے ناموں کا مفہوم پایا جائے تو وہ اسم جمع کہلاتا ہے، جیسے:

مرد سے مردمان

شیر سے شیران

درخت سے درخت ھا

صندلی سے صندلی ھا

فارسی زبان میں عربی کی طرح صیغۂ تثنیہ اور مذکر، مؤنث کا وجود نہیں ہوتا.

واحد سے جمع بنانے کے طریقے: اسم مفرد کو اسم جمع بنانے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ اسم مفرد کے آخر میں "ان" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے:

درخت سے درختان

'ان' اور 'ھا'

عموماً فارسی زبان میں "ان" اور "ھا" کو جمع کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ فارسی زبان میں اکثر عربی کلمات شامل نہیں لہٰذا کبھی مذکورہ اصول کے علاوہ بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ "ان" اور "ھا" کے اضافہ سے جمع بناتے وقت حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کن الفاظ کے آخر میں "ان" اور کن کے آخر میں "ھا" لگایا جائے۔ یہ بات مسلّم ہے کہ بعض کلمے ایسے ہیں جو دونوں کلمات کے اضافے سے جمع بن جاتے ہیں، جیسے:

درخت سے درختان اور درختھا

ابرو سے ابروان اور ابروہا

چشم سے چشمان اور چشمھا

بعض حروف "ھا" سے جمع بنتے ہیں، جیسے:

پا سے پاھا

سر سے سرھا

اگر "پا" اور "سر" کی جمع کے لئے "ان" والا کلیہ اپنایا جائے تو ان کے معنی اور بن جائیں گے، جیسے:

پا (معنی پاؤں) سے پایان۔ (معنی آخر، انجام)
سر (جسم کا حصہ) سے سران (معنی بزرگان)

بعض دانشوروں نے کلمہ اور اسماء کی جمع بنانے کا ایک طریقہ وضع کیا ہے لیکن کبھی کبھی یہ اصول غلط بھی ہو جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ بدن کے وہ اسماء جو جوڑا ہیں ان کی جمع بنانے کے لئے دونوں صورتیں درست ہیں اور جو فرد ہیں ان کے آخر میں صرف "ھا" لگا کر نہیں جمع بنایا جا سکتا ہے، جیسے:

لب سے لبان اور لبہا
چشم سے چشمان اور چشمہا

لیکن "پا" بدن کے جوڑے میں شامل ہے لیکن اس کی جمع مذکورہ طریقے سے نہیں بن سکتی لہذا کہا جا سکتا ہے کہ اس طریقے کو اصول کلی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بعض نے رخ (چہرہ) کو فرد سمجھتے ہوئے بھی مذکورہ طریقے کے خلاف اس کی جمع بنائی ہے۔ جیسے: رخ سے رخان۔

۲۔ جاندار اسماء کی جمع "ان" اور "ھا" کے اضافے سے بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

مرغ سے مرغان اور مرغہا
شیر سے شیران اور شیرھا
دختر سے دختران اور دخترھا

بے جان اسم کے بعد "ھا" کا اضافہ کر کے جمع بنائی جاتی ہے، جیسے:

سنگ سے سنگ ھا

کتاب سے کتاب ھا

رنج سے رنج ھا

شادی سے شادی ھا

کچھ دانشور بعض حالتوں میں اس کے برعکس "ان" اور "ھا" دونوں میں سے کوئی ایک طریقہ اپنا کر بے جان چیزوں کی جمع بناتے ہیں، جیسے:

سخن سے سخنان اور سخنہا

گناہ سے گناہان اور گناہھا

غم سے غمان اور غمہا

سوگند سے سوگندان اور سوگندھا

پودوں کے اسماء کی جمع دونوں طرح بنائی جاسکتی ہے، جیسے:

درخت سے درختان اور درخت ھا

نہال سے نہالان اور نہال ھا

لیکن ان کے اجزاء مثلاً شاخ، برگ (پتہ) ساقہ (تنا) اور ریشہ (کھال) وغیرہ کی جمع صرف "ھا" کے اضافے سے بنتی ہے، جیسے:

شاخہ سے شاخہ ھا

ریشہ سے ریشہ ھا

ساقہ سے ساقہ ھا

جو اسماء وقت و زمان سے تعلق رکھتے ہوں ان کے آخر میں "ھا" کا اضافہ کر

کے جمع بناتے ہیں ، جیسے :

عہد سے عہدھا

ہفتہ سے ہفتہ ھا

ساعت سے ساعتہا

صبح سے صبح ھا

ماہ سے ماہ ھا

شب سے شبہا

ان کے باوجود ان میں سے بعض کے ساتھ "ان" اور "ھا" دونوں میں سے کسی ایک کا اضافہ کر دیتے ہیں ، جیسے :

روزگار سے روزگاران اور روزگارھا

شب سے شبان اور شب ھا

روز سے روزان اور روز ھا

فارسی زبان میں اسم جمع کے آخر میں "ان" اور "ھا" کا اضافہ کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض اسماء کے ساتھ عربی زبان کی مانند کلمات دیکھے جاتے ہیں جو اسم کے بعد "ات" (علامت جمع مونث) کے اضافے سے بنتے ہیں ، جیسے :

باغ سے باغات

دہ سے دھات

کارخانہ سے کارخانجات

میوہ سے میوہ جات

[illegible]رسی میں اسم جمع بنانے کا ایک اور طریقہ عربی زبان کی طرح
[illegible]ہے جسے جمع مکسر کہتے ہیں اور اس میں اسم مفرد کو تبدیل کر کے
[illegible] بنایا جاتا ہے، جیسے:

[illegible] سے قبائل

[illegible]

[illegible]

خادم سے خدام

امام سے [illegible]

زمام سے ازمہ

"ین" و "ون" کا اضافہ کر کے جمع بناتے ہیں، جیسے:

معلم سے معلمین

بازرس بازرسین

حاضر حاضرین

غائب سے غائبین

مہندس سے مہندسین

روحانی سے روحانیون

طبعی سے طبعیون

نکات: جن مفرد کلمات کے آخر میں "ہ" ہو ان کی جمع بناتے وقت پہلے "ہ" کو "گ" میں تبدیل کرتے ہیں اور پھر "ان" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

تشنہ سے تشنگان

خستہ سے خستگان

کوفتہ سے کوفتگان

گرسنہ سے گرسنگان

۲۔ بینا، دانا، پارسا، گدا، قسم کے کلمات جن کے آخر میں "الف" آتا ہے کی جمع بناتے وقت اگر "ان" کا اضافہ کرنا ہو تو "ان" سے پہلے "ی" کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے:

بینا + ی + ان = بینایان

دانا + ی + ان دانایان

پارسا + ی + ان پارسایان

گدا + ی + ان گدایان

۳۔ فارسی زبان میں جب بھی صفت موصوف کے ساتھ آتی ہے تو وہ مفرد صورت میں لکھی جاتی ہے لیکن جب اپنے موصوف کے طور پر استعمال ہو

اور اس کا موصوف جمع ہو تو وہ بھی جمع استعمال ہوتی ہے، جیسے:
و ملک از "خردمندان" جمال گیرد و دین از "پرہیزگاران" کمال یابد،
(اور بادشاہ عقلمندوں سے جمال پاتا ہے اور دین پرہیزگاروں سے
کمال حاصل کرتا ہے)۔

اسم جمع: اگر اسم مفرد (واحد) صورت میں لکھا جائے لیکن وہ
جمع کے معنی دے تو اسے اسم جمع کہتے ہیں، جیسے:
لشکر، خانوادہ، گروہ، طایفہ، سپاہ وغیرہ۔

اسم جمع اگرچہ ایک سے زیادہ ناموں کے معنی دیتا ہے لیکن
اس کی جمع اسم مفرد (واحد) کی طرح بناتے ہیں، جیسے:

لشکر سے لشکرھا
خانوادہ سے خانوادہھا
گروہ سے گروہ ھا
طایفہ سے طایفہ ھا
سپاہ سے سپاہ ھا

باب پنجم

مذکّر۔مؤنّث

جو اسم "نر" کے لئے بولا جائے اسے "مذکّر" اور جو "مادہ" کے لئے بولا جائے اسے "مؤنّث" کہا جاتا ہے۔ جیسے :

مذکّر	مؤنّث
مرد	زن
طفل	دختر

فارسی میں جن اسموں کے مذکّر اور مؤنّث جدا جدا نہیں ہیں ان کے مذکّر کی صورت میں لفظ "نر" اور مؤنّث کی صورت میں لفظ "مادہ" لگاتے ہیں۔

جیسے :

"بُزِ نر" (بکرا)

"بُزِ مادہ" (بکری)

فارسی میں مستعمل عربی الفاظ کے مذکّر کے بعد "ہ" کا اضافہ کر کے مؤنّث بنائی جاتی ہے۔ جیسے : خادِم سے خادِمہ

باب ششم

مرکب اضافی

کبھی دو اسموں میں ایک معمولی سا تعلّق ہوتا ہے، ایسے تعلّق کو "اضافت" اور جس اسم کا تعلّق ہو اسے "مضاف" اور جس اسم سے تعلّق ہو اسے "مضاف الیہ" کہتے ہیں اور جو "مضاف" اور "مضاف الیہ" سے مرکب ہو اسے "مرکبِ اضافی" کہتے ہیں، جیسے:

میزِ اسلم (اسلم کی میز)

"ز" کے نیچے آنے والی زیر "اضافت" ہے.

میز "مضاف" ہے.

اسلم "مضاف الیہ" ہے.

طریقہ:

(الف) اُردو میں "مضاف الیہ" پہلے اور "مضاف" بعد میں آتا ہے، لیکن فارسی میں "مضاف" پہلے اور "مضاف الیہ" بعد میں آتا ہے اور مضاف کے نیچے زیر دیتے ہیں، جیسے:

میزِ اسلم (اسلم کی میز)

(ب) اگر "مضاف" کے آخر "الف" یا "واو" آئے تو اس کے بعد "ی" کا اضافہ کرکے اس کے نیچے زیر لگاتے ہیں، جیسے:

پا سے پای اسلم (اسلم کا پاؤں) اور مو سے موی اسلم (اسلم کا بال).

(ج) مضاف کے آخر میں "ہ" آئے تو اس پر "ء" لگاتے ہیں، جیسے: بندۂ خدا (خدا کا بندہ).

(د) کبھی "را" "بر" "از" زیر کی جگہ استعمال کرتے ہیں لیکن اس صورت میں مضاف الیہ پہلے لاتے ہیں، جیسے:

اسلم را کتابی است

(اسلم کے پاس ایک کتاب ہے).

حروفِ اضافت

تعریف: حروفِ اضافت وہ کلمہ ہے جو اسم یا ضمیر یا عبارت سے پہلے آتا ہے اور اسے فعل یا مفعول کے ذریعے پورا کرتا ہے اور اگر یہ درمیان میں نہ آئے تو کلمے کا مطلب نامکمل رہتا ہے.

حروفِ اضافت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حروفِ اضافت سادہ (بسیط).

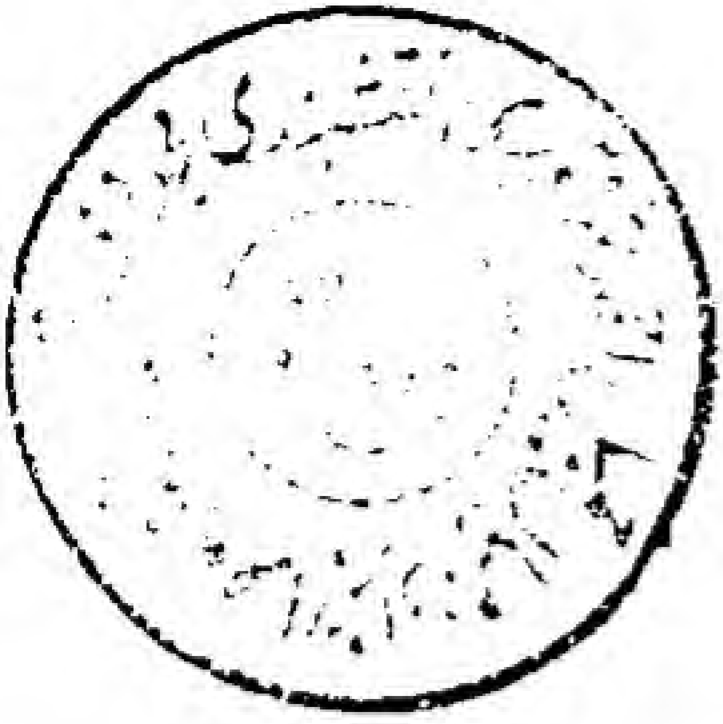
۲۔ حروفِ اضافت مرکب.

حروفِ اضافت سادہ (بسیط) یہ ہیں (انہیں حروفِ اضافت مفرد بھی کہتے ہیں):

بہ، با، از، در، پی، برای، چون، اندر، زیر وغیرہ.

حروفِ اضافتِ مرکب یہ ہیں:

دربارۂ، ازبرای، از جہت، از بہر وغیرہ.



باب ہفتم

مترادف

ایسے دو کلمات جو لکھنے میں مختلف مگر معنی کے لحاظ سے ایک ہوں مترادف کہلاتے ہیں، جیسے :

بزم و محفل
آغاز و ابتدا
انجام و اختتام
نیک و خوب

متضاد

ایسے دو کلمات جو لکھنے میں مختلف ہوں اور ان کے معنی ایک دوسرے کے الٹ یا ایک دوسرے کی ضد ہوں، متضاد کہلاتے ہیں، جیسے :

آتش و آب
اصل و نقل
نیک و بد
سرد و گرم
درونی و بیرونی

متشابہ

ایسے دو کلمات جو آواز یا املا کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں لیکن ان کے معانی الگ الگ ہوں، جیسے :

نکتہ (باریکی) و نقطہ (نقطہ جو حرف پر لگایا جاتا ہے)
اصل (جڑ۔ بنیاد) و عسل (شہد)
بار (مرتبہ، دفعہ) و بار (بوجھ)
مکرّر (دوبارہ) و مقرّر (جس کی تقرری ہو چکی ہو)

باب ہشتم

اسمِ ضمیر

اسمِ ضمیر وہ کلمہ ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے تاکہ اسم کو تکرار کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ جیسے:

احمد در ادارہ کار می کند او مردی زرنگ ست

(احمد دفتر میں کام کرتا ہے وہ ایک ذہین آدمی ہے)

جیسا کہ آپ نے پڑھا اس عبارت میں "او" اسم کی جگہ استعمال ہوا ہے تاکہ احمد کا تکرار نہ ہو۔ "او" اور ایسے ہی دوسرے کلمات کو ضمیر کہا جاتا ہے۔ جس اسم کی جگہ ضمیر استعمال ہو اسے "مرجعِ ضمیر" کہتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں احمد "او" کا "مرجعِ ضمیر" ہے

"مرجعِ ضمیر" اکثر "ضمیر" سے پہلے آتا ہے۔ "مرجعِ ضمیر" واضح ہونا چاہیئے تاکہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو۔

پرویز و نبیلہ را در خیابان دیدم و از او گلہ کردم

(میں پرویز اور نبیلہ سے سڑک پر ملا۔ اس سے گلہ کیا)

اس فقرے میں "او" کی ضمیر سے صحیح معلوم نہیں ہوتا کہ وہ پرویز سے متعلق ہے یا نبیلہ کی طرف ہے۔

لیکن اس جملے میں: "اکبر بازار می رفت کہ او را حادثہ پیش آمد" (اکبر بازار جا رہا تھا کہ اسے حادثہ پیش آگیا) میں "او" کی ضمیر اکبر کی طرف واضح ہے۔

ضمیر کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ضمیر شخصی (۲) ضمیر اشارہ (۳) ضمیر مشترک

۱۔ ضمیر شخصی:

ضمیر شخصی وہ ہے جو کہنے والے یا سننے والے یا اس آدمی پر دلالت کرے جس کے بارے میں بات ہو رہی ہو۔ بات کرنے والے یا متکلم کو اوّل شخص، سننے والے یا مخاطب کو شخص دوم اور جس آدمی کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور وہ موجود نہیں ہے اسے واحد غائب یا شخص سوم کہتے ہیں یہ اشخاص کبھی واحد (مفرد) اور کبھی جمع ہوتے ہیں۔

ضمیر شخصی کی دو اقسام ہیں، ایک منفصّل (گسستہ) اور دوسری متصل (پیوستہ)

ضمیر شخصی جب اکیلا آئے اور اپنے سے پہلے فقرے سے نہ جڑے تو اسے ضمیر منفصل یا گسستہ کہتے ہیں۔ نیچے دی ہوئی جدول میں منفصل ضمیر مشخص کئے گئے ہیں:

مفرد	جمع
اوّل شخص : من	ما
دوم شخص : تو	شما
سوم شخص : او	ایشان

جب ضمیر شخصی اکیلا نہ آئے اور اپنے سے پہلے کلمے کے ساتھ مل کر آئے اسے ضمیر متصل کہتے ہیں۔ اس کی بھی دو اقسام ہیں :

(۱) ضمیر متصل : جو حرف فعل سے متصل ہوتا ہے۔ اور فاعل کی صورت میں وہی فعل بن جاتا ہے، جسے ضمیر متصل فاعل کہتے ہیں اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :

م ، ی ، د (مفرد)۔ می خوانم ، می نویسی ، می گوید
یم ، ید ، ند (جمع)۔ می خوانیم ، می نویسد ، می گویند

(۲) دوسری قسم کا وہ ضمیر متصل ہے جو اسم اور فاعل دونوں سے متصل ہوتا ہے اور حالت مفعولی اور حالت اضافہ کو ظاہر کرتا ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :

م ، ت ، ش ، (مفرد) جیسے : می زندم ، می گویدت ، میدیدش
مان ، تان ، شان (جمع) جیسے: میزندمان ، می گوید تان ، میدیدشان .

<u>بنانے کا طریقہ</u> : جس اسم کے آخر میں ضمیر متصل لگانا ہو اگر اس کے آخر میں " ہ " آرہی ہو تو اسم کے بعد " الف " اور پھر ضمیر متصل لگا دیں ، جیسے :

سینہ سے سینہ + ا + م = سینہ ام
خانہ سے خانہ + ا + ش = خانہ اش
دیدہ سے دیدہ + ا + م = دیدہ ام
گریہ سے گریہ + ا + ش = گریہ اش

۲۔ جن کلمات کے آخر میں "الف" یا "واو" آرہا ہو ضمیر متصل مفعولی بناتے وقت اسم کے بعد "ی" اور ضمیر متصل لگا دیں، جیسے:

خدا سے خدایم
رو سے رویت
مو سے مویش

نکات:

(۱) کبھی ضمیر منفصل حالتِ فاعلی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے:
او را تو بہ دہ درم خریدی (تونے اسے دس درم میں خریدا)
(۲) اور کبھی ضمیر منفصل حالت مفعولی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے:

مرا پیشِ طبیب بردی (تو مجھے حکیم کے پاس لے گیا)

۲۔ ضمیر اشارہ

"این" اور "آن" کو ضمیر اشارہ کہتے ہیں کیونکہ ان دو کلمات کے ذریعے کسی آدمی یا چیز کو ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے:

این دلق درویش است (یہ درویش کی گودڑی ہے)
آن قلم اکرم است (وہ اکرم کا قلم ہے)

اکثر "این" قریب کے اشارے میں اور "آن" دُور کے اشارے میں استعمال ہوتا ہے ان کی جمع کی صورتیں یہ ہیں :

این سے اینان یا اینہا

آن سے آنان یا آنہا

جب ضمیر واحد غائب (شخص سوم مفرد) کے لئے استعمال ہو اور انسان کی جگہ استعمال ہو تو ضمیر "او" لگاتے ہیں اور غیر انسان کے لئے "آن" استعمال کرتے ہیں ، جیسے :

۱۔ من اکرم را دیدم ولی او مرا ندید

(میں نے اکرم کو دیکھا لیکن اس نے مجھے نہ دیکھا).

۲۔ کتاب را دیدم و آن را خریدم

(میں نے کتاب دیکھی اور اسے خرید لیا).

قدیم ادبا وشعرا نے غیر انسان کے لئے بھی "او" ضمیر استعمال کیا ہے ، جیسے :

اندرون از طعام خالی دار

تا در او نور معرفت بینی (سعدی)

۳۔ ضمیر مشترک :

خود ، خویش ، خویشتن ۔ شخص اوّل ، شخص دوم اور شخص سوم کے ساتھ ایک ہی شکل میں استعمال ہوتے ہیں لہٰذا ضمیر مشترک کہلاتے ہیں ، جیسے :

من خود آمدم (میں خود آیا)

تو خود آمدی (تو خود آیا)

او خود آمد (وہ خود آیا)

ما خود آمدیم (ہم خود آئے)

شما خود آمدید (تم خود آئے)

ایشان خود آمدند (وہ خود آئے)

ضمیر مشترک فاعل کی صورت میں بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

من خود بچشم خویشتن دیدم کہ جانم میرود

(میں نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا کہ میری جان نکل رہی ہے)

مفعول کی صورت میں بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

۱۔ گفت آسان گیر بر خود کارہا کز روی طبع
سخت میگردد جہان بر مردمان سخت کوش

۲۔ من خود را گم کردہ ام

اسم اشارہ

اگر "این" اور "آن" کے ساتھ اسم لایا جائے تو اسے "اسم اشارہ" کہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ صرف اسم کی جگہ استعمال ہو تو "ضمیر اشارہ" کہلاتا ہے۔ جیسے:

این پسر از آن دختر قوی تر است

(یہ لڑکا اس لڑکی سے زیادہ طاقتور ہے)

یہاں "این" و "آن" اسم کے ساتھ مذکور ہیں لہذا "اسم اشارہ" ہیں لیکن:

فریدہ و سعیدہ ہردو خواہرند امّا این از آن باہوشتر ست
(فریدہ اور سعیدہ دونوں بہنیں ہیں لیکن یہ اس سے زیادہ ذہین ہے)۔

اس فقرے میں "این" اور "آن" فریدہ اور سعیدہ کی جگہ استعمال ہوا ہے لہٰذا "ضمیر اشارہ" کہلاتا ہے۔

جب اسم اشارہ کا مرجع معین نہ ہو تو اسے مبہمات کہتے ہیں، جیسے:
راز خود را بہ این و آن نگو (اپنے راز کو اس اور اس سے مت کہہ)
کبھی اسم سے پہلے "ام" لگا کر "اسم اشارہ" کے معنی نکالے جاتے ہیں، جیسے:

روز سے امروز
شب سے امشب
سال سے امسال

کبھی ضمیر شخصی کے ساتھ "ان" کا اضافہ کر کے ملکیت کے معنی نکالے جاتے ہیں، جیسے:

از صحن خانہ تا بہ لب بام از آن من
از بام خانہ تا بہ ثریا از آن تو (وحشی بافقی)

ہمین، ھمان، چنین، چنان، چندین، چندان، این و آن اور اس طرح کے دوسرے کلمات "این" و "آن" کی ہی ترکیبیں ہیں۔

متکلم۔مخاطب۔غائب

فارسی میں چھ اسم ضمیر (فاعل) ہوتے ہیں:

۱۔ واحد متکلّم :

بات کرنے والا یا متکلّم، اسے "شخص اوّل مفرد" بھی کہتے ہیں،

جیسے : من

واحد مخاطب :

وہ آدمی جس سے بات کی جائے مخاطب کہلاتا ہے اسے "شخص دوم مفرد" بھی کہتے ہیں، جیسے : تو

واحد غائب :

جس شخص کے متعلق بات کی جائے لیکن وہ خود حاضر نہ ہو اسے واحد غائب کہتے ہیں، اور یہ "سوم شخص مفرد" بھی کہلاتا ہے، جیسے : او

اور مذکورہ تین فاعل جب ایک سے زیادہ ہوں تو جمع کہلاتے ہیں کبھی :

شخص اوّل مفرد سے جمع :

من سے ما (جمع متکلّم)

تو سے شما (جمع مخاطب)

او سے ایشان، آنہا (جمع غائب)

جدول زیر سے ان اشخاص کو سمجھنے میں آسانی ہوگی :

مفرد	جمع
واحد متکلّم : من (اوّل شخص)	جمع متکلّم : ما (اوّل شخص)
واحد حاضر : تو (دوم شخص)	جمع حاضر : شما (دوم شخص)
واحد غائب : او (سوم شخص)	جمع غائب : ایشان آنہا (سوم شخص)

باب نہم

فعل

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کام کا کرنا، ہونا یعنی کسی زمانے میں پایا جائے، زمانے صرف تین ہیں: گزرے ہوئے کو ماضی۔ جو گزر رہا ہے اسے حال اور جو آنے والا ہے اسے مستقبل کہتے ہیں، جیسے:

ماضی: ناہید درس خواند (ناہید نے سبق پڑھا)

حال: اکرم مدرسہ می رود (اکرم مدرسہ جاتا ہے)

مستقبل: انور بیمارستان خواہد رفت (انور ہسپتال جائے گا)

فاعل: کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں اوپر کے فقروں میں "ناہید"، "اکرم" اور "انور" فاعل ہیں۔

مفعول: جس پر کام واقع ہوا ہو اسے مفعول کہتے ہیں۔ اوپر کے فقروں میں "درس"، "مدرسہ" اور "بیمارستان" مفعول ہیں۔

ترتیب: فارسی میں پہلے "فاعل" پھر مفعول اور آخر میں فعل آتا ہے جیسے: فاعل: ناہید مفعول: درس فعل: خواند

باب دہم

مصدر اور اسکی اقسام

مصدر کی تعریف

مصدر وہ کلمہ ہے جو زمانے کی قید کے بغیر کسی کام کے کرنے یا ہونے کی خبر دے، جیسے:

کردن، شدن وغیرہ۔ فارسی زبان میں اس کی علامت "دن" "تن" وغیرہ ہے اور اگر اس کے آخر سے "دن" دور کر دیا جائے تو یہ فعل ماضی بن جاتا ہے۔ جیسے:

"کردن" اور "شدن" کے آخر سے "ن" ہٹایا جائے تو "کرد" اور "شد" فعل ماضی کا صیغہ واحد غائب (شخص سوم مفرد) بن جاتا ہے۔

مصدر کی اقسام

مصدر کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ مصدر اصلی یا وضعی ۲۔ مصدر جعلی یا غیر وضعی ۳۔ مصدر بسیط (مفرد) ۴۔ مصدر مرکب۔

۱۔ مصدر اصلی یا وضعی

مصدر اصلی وہ مصدر ہے جو اصل میں اور شروع سے ہی مصدر تھا (یعنی وہ مصدر جو خاص مصدری معنوں کے لئے ہی وضع کیا گیا ہو) جیسے: رفتن ۔ دیدن وغیرہ۔

۲۔ مصدر جعلی یا غیر وضعی

مصدر جعلی اور بناوٹی وہ مصدر ہے جو شروع میں مصدر نہ تھا بلکہ کسی عربی یا فارسی کلمہ کے آخر میں "یدن" کا اضافہ کرنے سے مصدر بنا ہے (یعنی ایسا مصدر جو دوسری زبانوں کے مصدر یا اسم پر مصدر کی علامت بڑھا کر بنایا جائے)، جیسے:

فہم سے فہمیدن
جنگ سے جنگیدن
ناز سے نازیدن
رقص سے رقصیدن وغیرہ

۳۔ مصدر بسیط یا سادہ

مصدر بسیط یا سادہ وہ مصدر ہے جو ایک کام اور ایک جزء

سے بنا ہو، جیسے :
خواستن ، آمدن ، گفتن وغیرہ ۔

۴۔ مصدرِ مرکب

مصدر مرکب وہ مصدر ہے جو ایک سے زیادہ کلمات اور اجزاء سے مل کر بنے، جیسے : دوست داشتن ، سخن گفتن ، گوش کردن وغیرہ

مصدرِ مرخم

جس مصدر کے آخر سے "ن" دور کر دی جائے اسے "مصدر مرخم" یا "مصدر مخفف" کہتے ہیں، جیسے :
گفتن سے گفت
شنیدن سے شنید
آمدن سے آمد ۔ وغیرہ

نکتہ

عربی زبان میں کسی کلمہ کے آخر میں "یت" کا اضافہ کر کے مصدر بناتے ہیں اور اسے "مصدر صناعی" کہا جاتا ہے فارسی میں اس کو "مصدر جعلی" یا "بناوٹی مصدر" کہتے ہیں، جیسے :
تبع سے تبعیّت
انسان سے انسانیّت

حر + یت حریت

محبوب + یت محبوبیت

آدمی + یت آدمیت ۔ وغیرہ

فارسی والے بھی اس طریقے کی پیروی کرتے ہوئے "خیریت" دوئیت" جیسے کلمات کو مصدر کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

باب یازدہم

زمانے کے لحاظ سے فعل کی اقسام

زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ فعل ماضی (ماضی گذشتہ)۔

۲۔ حال (مضارع)

۳۔ مستقبل (آیندہ)

فعل ماضی اور اسکی اقسام

فعل ماضی (ماضی گذشتہ) وہ ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت کو گزرے ہوئے زمانے میں بیان کرے، جیسے:

سعد کتاب خرید (سعد نے کتاب خریدی)

صدیق آب نوشید (صدیق نے پانی پیا)

فعل ماضی (ماضی گذشتہ) کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(۱) ماضی مطلق (سادہ)
(۲) ماضی استمراری
(۳) ماضی نقلی یا قریب
(۴) ماضی بعید
(۵) ماضی التزامی یا شکیہ
(۶) ماضی شرطی / تمنائی

۱۔ ماضی مطلق (سادہ)

ماضی مطلق وہ ماضی ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت مطلق گزرے ہوئے زمانے میں بیان کرے خواہ وہ کام زمانۂ حال سے زیادہ اور خواہ کم فاصلہ رکھتا ہو یعنی اس میں زمانے کے قریب اور بعید کی قید نہ ہو، جیسے : اعظم مدرسہ رفت (اعظم مدرسہ گیا) ۔

بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے "ن" ہٹا دیا جائے تو ماضی مطلق کا صیغہ مفرد (واحد غائب) بن جاتا ہے، جیسے :
گفتن سے گفت ماضی مطلق ہے ۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	گفت	گفتند	گفتی	گفتید	گفتم	گفتیم
کہنا	اس نے کہا	انہوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا

۲۔ماضی استمراری یا ماضی ناتمام : وہ ماضی ہے جس سے یہ سمجھ آئے کہ کوئی کام گذشتہ زمانے میں مسلسل ہوتا رہا ہے یعنی وہ ماضی جس میں کام کا ہمیشہ جاری رہنا پایا جائے، جیسے :

عامر می خورد (عامر کھاتا تھا)۔صفدر ورزش می کرد (صفدر ورزش کرتا تھا)

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے پہلے می یہ ہمی لگایا جائے تو وہ ماضی استمراری کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے : "گفتن" سے "گفت" ماضی مطلق اور "می گفت" ماضی استمراری ہے۔

گردان

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب	مصدر
می گفتیم	می گفتم	می گفتید	می گفتی	می گفتند	می گفت	گفتن
ہم کہتے تھے	میں کہتا تھا	تم کہتے تھے	تو کہتا تھا	وہ کہتے تھے	وہ کہتا تھا	کہنا

۳۔ماضی قریب یا نقلی : وہ ماضی ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت کو قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں بیان کرے لیکن اس کے اثرات یا نتیجہ تا حال باقی ہو یا دوسرے الفاظ میں وہ ماضی ہے جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ جیسے :

احمد رفتہ است (احمد گیا ہے)۔

اگر کسی ایسے کام کے کرنے یا ہونے کی حالت کو نقل کرے جو کاملاً گزرے ہوئے زمانے میں واضح ہوا ہو تو اسے ماضی نقلی کہتے ہیں۔ جیسے :

من در سرگودھا متولد شدہ ام (میں سرگودھا میں پیدا ہوا ہوں)۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے بعد "ہ است" لگانے سے ماضی قریب یا نقلی بن جاتی ہے، جیسے: گفتن مصدر سے "گفت" ماضی مطلق و "گفتہ است" ماضی قریب ہے۔ گردان میں "گفتہ" کے بعد ام، ای، است، ایم، اید، اند کا اضافہ کیا جاتا ہے جو ہستم، ہستی، ہست، ہستیم، ہستید، ہستند کا مخفف ہے۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	گفتہ است	گفتہ اند	گفتہ ای	گفتہ اید	گفتہ ام	گفتہ ایم
کہنا	اس نے کہا ہے	انہوں نے کہا ہے	تو نے کہا ہے	تم نے کہا ہے	میں نے کہا ہے	ہم نے کہا ہے

۴۔ ماضی بعید: وہ ماضی ہے جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت زیادہ گزرے ہوئے زمانہ میں بیان کی جائے چونکہ اس میں کام کا ہونا یا کرنا ماضی قریب سے پہلے ظاہر ہوتا ہے لہٰذا اسے ماضی مقدم بھی کہتے ہیں، جیسے:

شوکت بازار رفتہ بود (شوکت بازار گیا تھا)

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے بعد "ہ بود" کا اضافہ کیا جائے تو ماضی بعید کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ جیسے:

گفتن سے "گفت" ماضی مطلق اور "گفتہ بود" ماضی بعید ہے۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	گفتہ بود	گفتہ بودند	گفتہ بودی	گفتہ بودید	گفتہ بودم	گفتہ بودیم
کہنا	اس نے کہا تھا	انہوں نے کہا تھا	تو نے کہا تھا	تم نے کہا تھا	میں نے کہا تھا	ہم نے کہا تھا

۵۔ ماضی التزامی یا ماضی شکیہ یا ماضی احتمالی

وہ ماضی ہے جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا ذکر گزرے ہوئے زمانے میں تردد اور شک یا احتمال کی صورت میں پایا جائے، جیسے :

اکبر گفتہ باشد (اکبر نے کہا ہوگا)

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے بعد "ہ باشد" کا اضافہ کر دیا جائے تو ماضی التزامی یا ماضی شکیہ یا ماضی احتمالی کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے :

گفتن سے "گفت" ماضی مطلق اور "گفتہ باشد" ماضی التزامی ہے۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	گفتہ باشد	گفتہ باشند	گفتہ باشی	گفتہ باشید	گفتہ باشم	گفتہ باشیم
کہنا	اس نے کہا ہوگا	انہوں نے کہا ہوگا	تو نے کہا ہوگا	تم نے کہا ہوگا	میں نے کہا ہوگا	ہم نے کہا ہوگا

۶۔ ماضی شرطی یا تمنائی : وہ ماضی جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت گزرے ہوئے زمانے میں [illegible]

کام کے کرنے یا ہونے کی شرط یا تمنا ور آرزو پائی جائے وہ ماضی شرطی یا تمنائی کہدتی ہے ۔ جیسے :

اگر من محنت کردی کامیاب شدی

(اگر میں محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا)

کاش کہ ما ہمہ کامیاب می شدیم

(کاش ہم سب کامیاب ہو جاتے)

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے بعد "ی" کا اضافہ کرنے سے ماضی شرطی یا تمنائی بن جاتی ہے ، جیسے :

گفتن سے "گفت" ماضی مطلق اور "گفتی" (صیغہ واحد غائب) ماضی شرطی یا تمنائی ہے ۔

اس کے صرف تین صیغے واحد غائب ، جمع غائب اور واحد متکلّم ہوتے ہیں اور باقی تین صیغوں واحد حاضر ، جمع حاضر اور جمع متکلّم کے لئے ماضی استمراری اور کبھی ماضی مطلق استعمال کی جاتی ہے ۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
گفتن	گفتی	گفتندی			گفتمی	
کہنا	وہ کہتا	وہ کہتے			میں کہتا	

باب دوازدہم

فعل مضارع

وہ فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں اور یہ فعل تین معنی دے۔ کبھی حال کے خاص، کبھی مستقبل کے خاص اور کبھی اپنے معنی دے اور جس سے دونوں زمانوں کا اظہار ہوتا ہو، جیسے:

رود، خورد، نویسد وغیرہ۔

<u>بنانے کا طریقہ</u>: اس کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے لیکن عام طور پر یہ ہے کہ مصدر کے آخر سے "تن" یا "دن" دور کر دیا جاتا ہے اور باقی لفظ میں تھوڑی بہت تبدیلی کر کے اس کے آخر میں "د" ساکن اور دال سے پہلے والے حرف پر زیر لگا دی جاتی ہے، جیسے:

کردن سے کرد
گفتن سے گوید

گردان

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب	مصدر
گوئیم	گویم	گوئید	گوئی	گویند	گوید	گفتن
ہم کہیں	میں کہوں	تم کہو	تو کہے	وہ کہیں	وہ کہے	کہنا

مضارع کی اقسام

مضارع کی دو معروف اقسام ہیں۔

۱۔ مضارع اخباری (خبری)

۲۔ مضارع التزامی

۱۔ مضارع اخباری (خبری): مضارع اخباری وہ ہے جو کام کو بطور قطع و یقین بیان کرتا ہے۔ جیسے: نویسم، نویسند۔ عام طور پر مضارع اخباری سے پہلے "می" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

"می نماید" اور "می گوید" وغیرہ

۲۔ مضارع التزامی: مضارع التزامی وہ ہے جو کام کو شک، تردد یا خواہش کی صورت میں پیش کرے اور اس کی علامت یہ ہے کہ فعل مضارع سے پہلے "ب" آتی ہے۔ جیسے: بیایم، بروم وغیرہ

منفی بنانے کا طریقہ: مضارع اخباری (خبری) کو نفی بناتے وقت "می" سے پہلے حرف نفی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

می روم سے نمی روم

می خورم سے نمی خورم

لیکن بعض شعراء نے اصل فعل سے پہلے حرف نفی لاکر منفی بنائی ہے جیسے:

ع می نگویم کہ طاعتم بپذیر

اس مصرع میں "می" کے بعد "گویم" کے ساتھ "حرف نفی" استعمال ہوا ہے

کبھی مضارع التزامی کی جگہ مضارع اخباری استعمال ہوتا ہے، جیسے: (شعر)

بہ بزغالہ گفتند بگریز گفتا

کہ قصاب در پی کجا "می گریزم"

فعل حال

تعریف: وہ فعل جس میں موجودہ زمانے کے معانی پائے جائیں۔ جیسے:

می رود (وہ جاتا ہے)

بنانے کا طریقہ: مضارع سے پہلے "می" یا "ہمی" لگانے سے فعل حال بنتا ہے۔ جیسے: رود سے می رود

گوید سے می گوید

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	می گوید	می گویند	می گویی	می گویید	می گویم	می گوییم
کہنا	وہ کہتا ہے	وہ کہتے ہیں	تو کہتا ہے	تم کہتے ہو	میں کہتا ہوں	ہم کہتے ہیں

فعل مستقبل (آیندہ)

تعریف: وہ فعل جس میں آنے والا زمانہ پایا جائے فعل مستقبل کہلاتا ہے۔

جیسے : خواہی رفت ، خواہی گفت وغیرہ

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق سے پہلے "خواہد" لگانے سے فعل مستقبل کا صیغہ مفرد (واحد غائب) بن جاتا ہے۔ جیسے : رفتن سے خواہد رفت۔ گردان کرتے وقت "خواہد" بدل جائے گا اور "رفت" ہر صیغے کے ساتھ اسی طرح استعمال ہوگا۔ جیسے :

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	خواہد گفت	خواہند گفت	خواہی گفت	خواہید گفت	خواہم گفت	خواہیم گفت
کہنا	وہ کہے گا	وہ کہیں گے	تو کہے گا	تم کہو گے	میں کہوں گا	ہم کہیں گے

فعل امر

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اور چونکہ حکم کا تعلق صرف مخاطب سے ہوتا ہے اس لئے اس کے صرف دو صیغے (واحد حاضر۔ جمع حاضر) ہی ہوتے ہیں اور غائب کے صیغوں کی جگہ فعل مضارع استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : وہ جائے ۔ او برود

بنانے کا طریقہ : صیغہ واحد حاضر فعل مضارع کا آخری حرف دور کرنے سے فعل امر بن جاتا ہے اور شروع میں "ب" زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے :

روی سے رو یا برو

کنی سے کن یا بکن

گردان

فعل مضارع کا صیغہ واحد حاضر	واحد حاضر	جمع حاضر
روی	برو	بروید
تو جائے	تو جا	تم جاؤ

فعل نہی

وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے روکا جائے جیسے :

مخور مت کھا، مرو مت جا

بنانے کا طریقہ : امر حاضر کے پہلے میم یا نون مفتوح لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے جیسے : کن سے مکن یا نکن

خور سے مخور یا نخور

فعل امر کی طرح اس کے بھی دو ہی صیغے ہوتے ہیں واحد حاضر جمع حاضر

گردان

فعل مضارع کا صیغہ واحد حاضر	واحد حاضر	جمع حاضر
گویی	مگو	مگوئید
تو کہے	تو مت کہہ	تم مت کہو

باب سیزدھم

فاعل یا مسندالیہ

جب کام کو اسم سے منسوب یا سبب کیا جائے تو وہ اسم فاعل کہلاتا ہے
فاعل عربی کلمہ ہے جس کے معنی ہیں "کام کرنے والا" جیسے :

خدیجہ گفت ۔ فاروق رفت

ان جملوں میں خدیجہ اور فاروق فاعل ہیں اور گفت، رفت ان کی بات
فعلی ہے۔ حالت فاعلی کو حالت مسندالیہی بھی کہتے ہیں۔

مسند اور مسندالیہ : جملے کے دو بڑے جزو ہوتے ہیں ایک مسندالیہ اور
دوسرا مسند۔ مسندالیہ وہ ہے جس کی بابت کچھ کہا جائے مثلاً

صدیق مریض است

اس فقرے میں صدیق کے بارے میں کچھ کہا گیا ہے لہذا صدیق مسندالیہ
ہے دوسرے الفاظ میں فاعل کو مسندالیہ کہتے ہیں اور مریض سے کچھ کہا گیا ہے
لہذا مریض مسند ہے۔ مسندالیہ پہلے آتا ہے اور مسند بعد میں۔ جیسے :

مسندالیہ	مسند	حرف ربط
صدیق	مریض	است

نکات

ا۔ ہر فاعل مسندالیہ ہوتا ہے لیکن ہر مسندالیہ فاعل نہیں ہوتا ہے مثلاً :

زہرہ زیبا است

اس فقرے میں زہرہ نے کوئی کام نہیں کیا بلکہ زیبائی کو اس سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس فقرے میں زہرہ فاعل اور زیبا مسند ہے۔

۲۔ ایک فعل کے ساتھ چند فاعل یا مسندالیہ آسکتے ہیں اور ان کو حرف عطف "و" یا عطف (،) سے ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے:

زہرہ، شاہدہ، مبشر، مدثر و عائشہ بازار رفتند

حالت مفعولی

جب کسی جملہ میں اسم کام کے انجام دینے والا ہو یا کوئی کام اس سے انجام دیا گیا ہو تو اسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ مفعول بے واسطہ

۲۔ مفعول با واسطہ

مفعول بے واسطہ : یعنی مفعول واضح (مفعول صریح یا مفعول مستقیم) اس مفعول کو کہتے ہیں جو کسی حرف کی مدد کے بغیر جملہ میں آیا ہو اور کسی کام کے پورا کرنے کے معنی دیتا ہو۔ مفعول بے واسطہ "کہ را" اور "چہ را" کے جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

چو او را بدیدند برخاست غو (فردوسی)

نکات :

۱۔ فارسی زبان میں مفعول بے واسطہ کے بعد اکثر حرف "را" (جسے علامت مفعول بے واسطہ کہتے ہیں) لکھا اور بولا جاتا ہے لیکن یہ حتمی طریقہ نہیں ہے، کیونکہ دانشوروں کی تحریروں میں دیکھا گیا ہے کہ مفعول بے واسطہ (مفعول

مستقیم) کے بعد "را" نہیں لایا گیا۔ جیسے :

الف : "چون درامضای کاری ہر دو باشی" "آن طرف" اختیار کن کہ بی آزار زر برآید"

ب : دشمن چو از ہمہ حیلتی فرو ماندہ، "سلسلۂ دوستی" بجنباند" (گلستان سعدی)
(دشمن جب ہر مکر سے عاجز آجاتا ہے تو دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے)

۲۔ "را" کبھی مفعول باواسطہ کے بعد آجاتی ہے اور "بہ" "برای" اور "از بہر" کے معنی دیتی ہے۔ جیسے :

نزیبد مرا با جوانان چمید (سعدی)
(مجھے جوانوں کے ساتھ چلنا زیب نہیں دیتا)

۳۔ قدیم زمانے میں دانشمند اور شاعر مفعول سے پہلے "مر" کا اضافہ کرتے تھے اور یہ زیادہ تاکید کے معنی دیتا ہے۔ جیسے :

الف : مر ترا گفتم (یقیناً میں نے آپ سے کہا ہے)

ب : بہ چہرہ شدن چون پری کی توانی

بہ افعال مانندہ شو "مر" پری را

(ناصر خسرو)

ب : مفعول باواسطہ : (یعنی غیر صریح یا غیر مستقیم مفعول)

اگر مفعول کسی حرف کی مدد سے جملہ میں آئے تو اسے مفعول باواسطہ کہتے ہیں اور یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

از کہ، از چہ، از کجا، بہ کجا، برای کہ، برای چہ، با کہ، با چہ، بہ کہ، بہ چہ وغیرہ جیسے :

ا۔ او با ماشیان بہ اداره آمد

۲۔ سیاوش چنین گفت با شهریار

که دل را بدین کار رنجه مدار

۳۔ ز گفتار [illegible] شاه شد بدگمان

[illegible] بدل [illegible] پدید از نهان

(فردوسی)

نکتہ: ممکن ہے کہ ایک جملے میں ایک فعل کے لیے چند مفعول استعمال ہوں خواہ مفعول باواسطہ یا بے واسطہ تو یا مفعولوں کی دونوں اقسام لائی جائیں لیکن ایسے جملوں میں مفعول بے واسطہ کو مفعول باواسطہ سے پہلے لاتے ہیں۔ جیسے: (شعر)

جوانا تا رسانم [illegible] به نور

[illegible] به خنجر [illegible] تن جدا

باب چہاردہم

فعل لازم

وہ فعل ہے جو فاعل کے ساتھ مل کر پورے معنی دے اور اس کے ساتھ مفعول کو لانے کی ضرورت نہ رہے یا وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے جیسے:

زبیر نشست (زبیر بیٹھا)

طلحہ آمد (طلحہ آیا)

فعل متعدی

ایسا فعل جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے فعل متعدی کہلاتا ہے۔

جیسے: عائشہ قرآن خواند (عائشہ نے قرآن پڑھا)

عاتکہ نامہ نوشت (عاتکہ نے خط لکھا)

فعل متعدی کی اقسام

۱۔ متعدی بنفسہٖ: وہ متعدی ہے جو اصل ہی میں متعدی ہو، جیسے:

خورد، کرد، نوشید

۲۔ متعدی بالواسطہ: وہ متعدی ہے جو لازم سے متعدی بنایا گیا ہو جیسے:

دوانید، رسانید۔ جن کی اصل دوید اور رسید ہے۔

۲۔ متعدی المتعدی: وہ متعدی ہے جو متعدی سے دوبارہ کسی لفظ کے زیادہ کرنے سے متعدی بنایا گیا ہو، جیسے:
خورانید جس کی اصل خورد ہے

بنانے کا قاعدہ

جس مصدر کو متعدی یا متعدی المتعدی بنانا ہوتا ہے اس کے امر حاضر کے آخر میں انیدن لگا دیا جائے تو وہ مصدر متعدی یا متعدی المتعدی بن جاتا ہے پھر قاعدہ کے مطابق جو نسا صیغہ مطلوب ہو بنا سکتے ہیں جیسے: دویدن سے دوانیدن (دوڑانا)، رسیدن سے رسانیدن (پہنچانا)، خوردن سے خورانیدن (کھلانا) وغیرہ۔ دادن سے دہانیدان (دلوانا)

فعل معروف (معلوم)

جس فعل کو فاعل سے منسوب کیا جائے اور اس کا فاعل ظاہر اور معلوم ہو اسے فعل معلوم یا فعل معروف کہتے ہیں جیسے:

عبداللہ کتاب خواند (عبداللہ نے کتاب پڑھی)
عبدالرحمن نامہ نگاشت (عبدالرحمن نے خط لکھا)

اس میں "خواند" کا فاعل "عبداللہ" اور "نگاشت" کا "عبدالرحمن" ہے جو فعل معروف کہلاتا ہے۔

فعل مجہول

جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو وہ فعل مجہول کہلاتا ہے جیسے:

اکبر زدہ شد (یعنی اکبر مارا گیا) اس میں معلوم نہیں کہ مارنے والا کون ہے لہذا "زدہ شد" فعل مجہول ہے۔

بنانے کا طریقہ

جس فعل معروف سے فعل مجہول بنانا ہو اس کی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد "ہ شدن" کا اضافہ کر دیں تو وہ مصدر مجہول بن جائے گا جیسے:

گرفت سے گرفتہ شدن (پکڑا جانا)

نوشید سے نوشیدہ شدہ (پیا جانا)

ماضی مطلق مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر شد زیادہ کرو۔ جیسے:

زد سے زدہ شد (وہ مارا گیا)

ماضی قریب مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر شدہ است زیادہ کرو۔ جیسے:

زد سے زدہ شدہ است (وہ مارا گیا ہے)

ماضی بعید مجہول

ماضی مطلق معروف کے بعد "ہ" لگا کر شدہ بود زیادہ کرو۔ جیسے:

زد سے زدہ شدہ بود

(وہ مارا جاتا تھا)

ماضی شکیہ مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر "شدی، شدندی، شدمی" زیادہ کرو، جیسے: زد سے زدہ شدہ باشد (وہ مارا گیا ہوگا)

ماضی استمراری مجہول

ماضی مطلق مجہول میں "شد" سے پہلے "می" لگا دو، جیسے: زدہ شد سے زدہ می شد (وہ مارا جاتا تھا)

ماضی تمنائی مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر شدی، شدندی، شدمی" زیادہ کرو۔ مثلاً زد سے زدہ شدی (وہ مارا جاتا)

فعل مستقبل مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر "خواہد شد" زیادہ کرو، جیسے: زد سے زدہ خواہد شد (مارا جائے گا)

فعل مضارع مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر میں "ہ" لگا کر "شود" زیادہ کرو، جیسے: زد سے زدہ شود (وہ مارا جائے)

فعل حال مجہول

مضارع مجہول میں "شود" سے پہلے "می" لگاؤ۔ جیسے زدہ شود سے زدہ می شود (وہ مارا جاتا ہے)

نوٹ: ۱۔ فعل مجہول

ہمیشہ فعل متعدی سے بنتا ہے لازم سے نہیں بنتا۔

۲۔ افعال مجہول کی گردانیں بھی افعال معروف کی طرح کی جائیں۔

باب پانزدھم

اسمِ فاعل

فعل کو کام کرنے والے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جسے اسم فاعل کہتے ہیں اسم فاعل جاندار اور کبھی بے جان ہوتا ہے۔ جیسے:

سعید میز را ساخت (سعید نے میز بنایا)

درخت شگوفہ کرد (درخت نے شگوفہ نکالا)

پہلے فقرے میں سعید جاندار اور دوسرے میں درخت بے جان اسم فاعل ہے۔

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

اسم فاعل ہر حالت میں مشتق ہوتا ہے اور فاعل مشتق نہیں ہوتا جیسے: "اسم نوشت" میں "اسم" فاعل ہے۔ اسم فاعل نہیں کیونکہ یہ مشتق نہیں۔

بنانے کے طریقے

۱۔ امر کے آخری حرف کو زبر دے کر آخر میں ندہ لگاؤ۔ جیسے:

کن سے کنندہ، رو سے روندہ

۲۔ اگر امر کے آخر الف یا واؤ ہو تو بغیر علامت اس کے مضارع میں ی بڑھا کر ندہ لگاتے ہیں یا ی زیادہ کرو جیسے گو سے گویندہ۔

۳۔ اگر اسم کا آخری حرف "ی" ہو تو اسے گرا دیتے ہیں، جیسے:

زنی سے زندہ

۴۔ کبھی اسم کے بعد "الف" زیادہ کرنے سے۔ مثلاً دان سے دانا، بین سے بینا، جو سے جویا۔

۵۔ کبھی ایک اسم اور اسم ملا کر، جیسے کارکن، آتش بیز، راہ گیر

۶۔ کبھی اسم کے بعد "ان" زیادہ کرنے سے۔ مثلاً تاب سے تابان، درخش سے درخشان۔

۷۔ کبھی اسم کے بعد مندرجہ ذیل علامتوں میں سے کوئی علامت لگا کر بناتے ہیں: گر، گار، گین، ناک، چی، ور، بان، مند، سار وغیرہ۔
غمناک، توپچی، جانور، شتربان، عقلمند، جوہری، شرمسار، ظفریاب، تاجدار ایسے ہی اسم فاعل ہیں۔

۸۔ فارسی میں عربی اسم فاعل بھی مستعمل ہوتے ہیں:

الف۔ وہ لفظ جو "فاعل" کے وزن پر ہوں، جیسے: حاکم، عادل، قاتل، ناصر وغیرہ

ب۔ وہ الفاظ جن کا پہلا حرف مضموم (پیش والا) اور آخر سے پہلا حرف مکسور (زیر والا)، جیسے: مُحسِن، مُقبِل

نوٹ: اسم فاعل جملے میں کسی فعل کا فاعل ہو سکتا ہے۔

نکات:

الف۔ اس زبان میں معمولاً فعل فاعل کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یعنی اگر فاعل مفرد ہو تو فعل بھی مفرد صورت میں آتا ہے۔ اور اگر فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ یک دانش آموز تشویق شد (ایک طالب علم کو شوق دلایا گیا)

۲۔ دانش آموزان تشویق شدند (طلبا کو شوق دلایا گیا)

ب۔ لیکن بے جان فاعل (مسندالیہ) کے ساتھ فعل ہمیشہ مفرد آتا ہے جیسے:

آجرہا قرمز است (اینٹیں سرخ ہیں) اشعار سعدی و حافظ پختہ است

(سعدی و حافظ کے اشعار پختہ ہیں)

ج۔ البتہ کوئی عیب نہیں اگر فعل فاعل (مسندالیہ) کے مطابق لائے جائیں۔

جیسے:

۱۔ آجرہا قرمزند

۲۔ نیکی و بدی کہ در نہاد بشر میباشند

د۔ اسم جمع کے لئے فعل کی دونوں صورتیں آسکتی ہیں۔ جیسے کہا جائے

۱۔ سپاہ پاکستان پیروز شد (افواج پاکستان فتح یاب ہوئی)

۲۔ سپاہ پاکستان پیروز شدند (افواج پاکستان فتح یاب ہوئیں)

باب شانزدهم

فعل کی حالتیں

فعل کی مختلف چھ صورتیں یا وجوہات ہیں:

۱۔ اخباری ۲۔ التزامی ۳۔ امری

۴۔ شرطی ۵۔ وضعی ۶۔ مصدری

حالتِ اخباری

وہ ہے جو کام کے ماضی، حال، مستقبل کے قطعی اور یقینی طور پر ہونے کی اطلاع دے۔ جیسے: می روم، می خوانم وغیرہ

حالتِ التزامی

وہ ہے جو کسی کام کے ماضی، حال اور مستقبل میں تردد یا خواہش کی صورت میں رونما ہونے کی خبر دے، جیسے: رفتہ باشم، بروم وغیرہ

حالتِ امری

وہ ہے جس میں زمانہ ماضی، حال اور مستقبل میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے: برو، بخوان وغیرہ

حالت امر مدامی

جس میں حکم کے معنی ہمیشہ کے لئے پائے جائیں، جیسے : می رو (جا تا رہ)

بنانے کا طریقہ

امر حاضر کے شروع میں می لگانے سے امر مدامی بن جاتا ہے اور کبھی امر مدامی کی جگہ ماضی شکیہ بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً رو سے می رو وغیرہ

حالتِ شرطی

وہ ہے جو فعل کو شرط کے طور پر بیان کرے اور اس صورت میں شرط کی علامات میں سے کوئی ایک اس کے آگے بیان ہونی چاہیئے، جیسے :

۱۔ "اگر بخواہی می آیم"۔ اس فقرے میں "بخواہی" "حالتِ شرطی" ہے۔

۲۔ دلا ز نورِ ہدایت گر آگہی "یابی"

جو شمع خندہ زنان ترک سر توانی کرد

۳۔ گر این نصیحت شاہانہ "بشنوی" حافظ

بشاہراہ حقیقت گذر توانی کرد

حالتِ وصفی

وہ ہے جو ظاہر میں صفت لیکن اصل میں فعل کے معنی دے، جیسے :

دبیر ایستادہ درس را گفت

یعنی دبیر کھڑا ہوا اور اس نے سبق پڑھایا لیکن یاد رہے کہ حالت وصفی

کے بعد "و" لگانا درست نہیں ہے یعنی ہم مذکورہ فقرے کو یوں نہیں لکھ سکتے کہ :

دبیر ایستادہ و درس گفت (یہ فقرہ غلط ہے)

حالتِ مصدری

وہ ہے جو ظاہری صورت میں مصدر کی طرح لکھی جائے لیکن فعل کے معنی بیان کرے۔ یہ اکثر شایستن، بایستن اور توانستن جیسے کلمات کے بعد آتی ہے۔ جیسے : (شعر)

۱۔ بہ عذر و توبہ توان "رستن" از عذاب خدای

ولیک می نتوان از عذاب مردم رست

۲۔ می توان "گفتند" کہ شما دانشمند ہستید

"رستن" اور "گفتند" "حالت مصدری" یا "وجہ مصدری" ہے۔

فعل دعا

وہ فعل ہے جو کسی آدمی یا چیز کو دعا سے یاد کرے اور اس کا ایک سے زیادہ صیغہ نہیں ہوتا، جیسے :

مباد، مکناد، باد و کناد

کبھی فعل دعا کے آخر میں "الف" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے :

مبادا، بادا، باشدا وغیرہ

فعل تمنّا

وہ فعل ہے جو کسی آدمی یا چیز کی آرزو کرے۔ فارسی میں اس کی علامت

کاش اور کاشکہ ہے، جیسے :

کاش کہ جوانی برمی گشت

کاش احمد می آمد

افعال معین

ایسے افعال جن کی مدد میں دوسرے افعال استعمال کئے جائیں افعال معین کہلاتے ہیں۔ زیادہ معروف افعال معین (فارسی) یہ ہیں : استن، بودن، شدن، خواستن، شائستن، توانستن، یارستن، بائستن۔

باب ہفدھم

مرکبِ توصیفی (صفت موصوف)

تعریف

جس سے کسی شے کی اچھائی یا برائی معلوم ہو اسے "صفت" اور جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اسے "موصوف" کہتے ہیں جو صفت اور موصوف سے مرکب ہو اسے "مرکب توصیفی" کہتے ہیں، جیسے: چایِ گرم (گرم چائے) اس میں "چائے" "موصوف" اور "گرم" "صفت" ہے یا، جیسے:

فیلِ بزرگ (بڑا ہاتھی)، مردِ دانا (دانا آدمی)، حکیمِ حاذق (حاذق حکیم)

ان میں فیل، مرد، حکیم "موصوف" اور بزرگ، دانا، حاذق "صفت" ہیں

صفت کی اقسام

۱۔ صفت جامد ۲۔ صفت مشتق ۳۔ صفت مطلق ۴۔ صفت فاعل

۵۔ صفت مفعول ۶۔ صفت نسبی ۷۔ صفت عالی

۸۔ صفت تفضیلی ۹۔ صفت سادہ ۱۰۔ صفت مرکب

صفتِ جامد

وہ صفت ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے نہ لی گئی ہو، جیسے:

بد ، خوب ، تاخ

صفت مشتق

وہ صفت ہے جو دوسرے کلمہ سے لی گئی ہو، جیسے : روندہ (جانے والا) خندان (مسکراتا) بینا (دیکھنے والا)۔ یہ "رو، خند اور بین" سے مشتق ہے۔

صفتِ فاعلی

وہ صفت ہے جو کام کرنے یا رکھنے والے کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے : بینندہ (دیکھنے والا) سوزندہ (جلانے والا) صفت فاعل کو اسم فاعل بھی کہا جاتا ہے۔

صفتِ مفعولی

وہ صفت جس پر کام ہونے کی حالت پائی جائے، جیسے :
نان خوردہ (کھائی ہوئی روٹی)، دامن آلودہ (آلودہ دامن)
اس کی مندرجہ ذیل نشانیاں ہیں :

۱۔ ندہ : جو فعل امر کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جیسے :
گویندہ (کہنے والا)، شنوندہ (سننے والا)، درندہ (پھاڑنے والا)

۲۔ ان : اس کا بھی فعل امر کے آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے بعض دانشور اسے صفت حالیہ بھی کہتے ہیں، جیسے : گریان، چندان، رسان۔ یعنی رونے کی حالت میں ہنسنے کی حالت میں، پوچھنے کی حالت میں۔

۳۔ الف : بھی فعل امر کے آخر میں بڑھایا جاتا ہے اور یہ صفت یا حالت کو کسی آدمی کی طرف سے بطور مستقل بیان کرتا ہے اور اصطلاحاً اسے صفت مشبہ

بھی کہتے ہیں، جیسے: بینا ، دانا ، شنوا ، گویا

اسمِ فاعل اور صفتِ مشبہ کا فرق

اسم فاعل اور صفتِ مشبہ میں یہ فرق ہے کہ صفتِ مشبہ، صفت کے ہمیشہ ہونے کا بیان کرتی ہے لیکن اسم فاعل (صفتِ فاعل) میں معنی کے دوام یا ہمیشگی کا ثبوت نہیں ہوتا۔

۴۔ ار: فعل ماضی کے آخر میں اضافہ کرنے سے، جیسے:

خواستار ، خریدار ، گرفتار

۵۔ گار: فعل امر اور فعل ماضی کے آخر میں بڑھانے سے، جیسے:

آموزگار ، آفریدگار ، کردگار

۶۔ کار: یہ اکثر اسم کے آخر میں لگایا جاتا ہے، جیسے:

ستمکار ، فراموشکار

۷۔ گر: یہ بھی اسم کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے:

ستم گر ، بیداد گر ، دادگر

جن صفات کے آخر میں "گار" و "گر" کی علامت آئے وہ موصوف کی کثرت و فراوانی کا پتہ دیتی ہیں۔ عربی میں اسے صیغہ مبالغہ کہا جاتا ہے۔

صفتِ معنوی

وہ صفت جو کسی شخص یا چیز جس پر کام واقع ہو رہا ہو، کی دلالت کرے اسے اسم مفعول بھی کہتے ہیں۔ اس کی علامت "ہ" اور کبھی "شدہ" ہے، جیسے:

زدہ ، گفتہ ، رفتہ جو ممکن ہے کہ "زدہ شدہ" اور "گفتہ شدہ" بھی کہا جائے کبھی تم

مفعول کے آخر سے "ہ" کو حذف بھی کر دیتے ہیں، جیسے :

دست پختہ سے دست پخت

ناز پروردہ سے ناز پرورد

خواب آلودہ سے خواب آلود

صفت نسبی

وہ صفت جو کسی شخص یا چیز کو کسی مقام، شخص یا چیز سے منسوب کرے، جیسے:

لاہوری، سیالکوٹی، خانگی، شیرازی، بلوریں، زریں

اس کی مندرجہ ذیل علامات ہیں :

۱۔ ی : یہ اسم کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے :

سمرقندی، شیرازی، خانگی

۲۔ ین : یہ بھی اسم کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے :

گردین، بلوریں، چہرۂ نمکین، اندام سیمین

۳۔ گان : اسم کے آخر میں لگا کر، جیسے :

گروگان، دھگان

۴۔ ہ : اسم اور عدد کے آخر میں بڑھاتے ہیں، جیسے :

دو روزہ، دھہ، ہزارہ

۵۔ ینہ : اسم کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جیسے :

پشمینہ، زرینہ، سیمینہ

۶۔ انہ : اسم و صفت کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے :

زنانہ، مردانہ، عاشقانہ، شجاعانہ

کبھی قید اور کبھی صفت کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

نکات

۱۔ "ری" اور "مرو" جیسے اسموں سے یوں صفت نسبی بناتے ہیں، جیسے :

ری سے رازی (فخر الدین رازی)

مرو سے مروزی (کسائی مروزی)

۲۔ جن اسموں کے آخر میں "ہ" آتی ہے۔ ان کی "ہ" کو دور کر کے "گ" کا اضافہ کرنے سے صفت نسبی بن جاتی ہے، جیسے :

خانہ سے خانگی

خیمہ سے خیمگی

پردہ سے پردگی

بردہ سے بردگی

بادہ سے بادگی

۳۔ ساری، گنجہ اور دہلی جیسے شہروں سے صفت نسبی یوں بنائی گئی ہے، جیسے :

ساری سے ساروی

گنجی سے گنجوی

دہلی سے دہلوی

صفتِ مطلق

وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی حالت کو پوری طرح سمجھا دے اسے صفت سادہ بھی کہتے ہیں، جیسے :

گلِ سرخ

صفت تفضیلی

صفت تفضیلی اس صفت کو کہتے ہیں جس میں موصوف کا اپنے ہم جنس اشخاص یا چیزوں سے مقابلہ کیا جائے۔ صفت تفضیلی کا نشان "تر" ہے جو صفت سادہ کے آخر میں بڑھاتے ہیں۔ جیسے :

خوب سے خوب تر

قشنگ سے قشنگ تر

نکات :

۱۔ صفت تفضیلی کے بعد کلمہ "از" ہوتا ہے، جیسے :

زمین گشت روشن تر" از "آسمان (زمین آسمان سے زیادہ روشن ہوگئی)

۲۔ کبھی "از" کی بجائے "کہ" یا "تا" بھی آتا ہے، جیسے :

الف : بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ

ب : بمیرم بہتر تا در امتحان موفق نشوم

۳۔ صفات بہ، مہ، کہ، بیش و کم علامت "تر" کے بغیر صفت تفضیلی کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، جیسے :

غم حبیب نہان "بہ" کہ گفتگوی رقیب

ہر کہ بہ طاعت از دیگران کم است و بہ نعمت بیش بہ صورت توانگر است و بہ معنی درویش چارہ این است و ندارم "بہ" ازین رای دگر

۴۔ بتر "بدتر" کا مخفف ہے :

"بتر" ز آنم کہ خواہی گفت آنی۔

صفتِ عالی

وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کے دوسرے ہم جنسوں سے برتری کا
...ظاہر کرے۔ صفتِ عالی کی علامت "ترین" ہے جو صفت سادہ کے آخر میں
...بڑھاتے ہیں، جیسے :

زیب سے زیب ترین

باہوش سے باہوش ترین

نکتہ :

کبھی صفت عالی کی جگہ صفتِ تفضیلی استعمال ہوتی ہے لیکن اس سے صفت
...تفضیلی کے بھی معنی لیے جاتے ہیں۔ جیسے :

ہنر بہ چشمِ عداوت بزرگتر عیب است

یہاں "بزرگتر" سے مراد "بزرگترین" ہے

صفت سادہ و مرکب

صفت کبھی سادہ اور غیر جزو کے ہوتی ہے۔ جیسے :
خوب، بد، راست، دروغ، اسے صفت سادہ کہتے ہیں۔ لیکن کبھی ...
...کے چند جزو ہوتے ہیں اور اس صورت میں یہ صفت مرکب کہلاتی ہے۔ جیسے :
خوب رو (خوبصورت)، راستگو (سچا)

طریقہ

صفت مرکب یوں بناتے ہیں۔
... دو اسموں کی ترکیب سے جیسے : سنگدل، ...

۲۔ فعل امر اور اسم سے، جیسے:

مردم آزار، سخن شنو

۳۔ اسم، صفت سے، جیسے:

سربلند، دلتنگ، دلخوش، پُرمسرت

۴۔ قید اور اسم سے، جیسے:

دور دست، زبردست، پرگل

۵۔ اسم اور مختلف لاحقوں (لپساوندھا) سے، جیسے:

دانشمند، سخنور، اندوھگین، سہمناک

۶۔ اسم و عدد سے، جیسے:

یکدل، دورو، صدزبان

۷۔ اسم اور سابقے (لپساوند) سے، جیسے:

ہمکلاس، ہمسفر، نااہل

باب ہیجدھم

اسمِ عدد

"عدد" اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اشخاص یا چیزوں کے گننے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور جس چیز کو گنا جاتا ہے وہ "معدود" کہلاتی ہے۔ جیسے :

چہار اسب

پنج میز

دو بز

ان میں چہار، پنج اور دو عدد ہیں

اور اسب، میز اور بز معدود ہیں

اور جن اعداد میں ترتیب پائی جائے انہیں اعدادِ ترتیبی کہتے ہیں۔ جیسے :

اوّل، دوم، سوم اور چہارم

عربی، انگریزی اور بعض دوسری زبانوں میں عدد، معدود کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یعنی اگر عدد ایک سے زیادہ ہو تو معدود بھی جمع استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

پانچ بکریاں

لیکن فارسی میں عدد کے ساتھ معدود ہمیشہ مفرد (واحد) آتا ہے۔ جیسے :

یک کتاب از کتابخانہ گرفتم

پنج جلد کتاب از کتابخانہ گرفتم

نکتہ:
عدد پہلے آتا ہے اور معدود بعد میں۔ جیسے: چہار اسب

اعداد ذاتی

۱	یک	۱۱	یازدہ	۲۱	بست و یک
۲	دو	۱۲	دوازدہ	۲۲	بست و دو
۳	سہ	۱۳	سیزدہ	۲۳	بست و سہ
۴	چہار	۱۴	چہاردہ	۲۴	بست و چہار
۵	پنج	۱۵	پانزدہ	۲۵	بست و پنج
۶	شش	۱۶	شانزدہ	۲۶	بست و شش
۷	ہفت	۱۷	ہفدہ	۲۷	بست و ہفت
۸	ہشت	۱۸	ہجدہ	۲۸	بست و ہشت
۹	نہ	۱۹	نوزدہ	۲۹	بست و نہ
۱۰	دہ	۲۰	بست	۳۰	سی

اسی طرح اگلی دہائیوں کے ساتھ "و" لگا کر بڑھاتے جاؤ۔ باقی دہائیاں یہ ہیں:

سی	چہل	پنجاہ	شصت	ہفتاد	ہشتاد	نود	صد
۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰

ہزار کے لئے "ہزار"۔ لاکھ کے لئے "لک" (100000) دس لاکھ کے لئے "میلیون" (1000000)
اور کروڑ کے لئے "کرور" (10000000) شمار کرتے وقت پہلے بڑے درجے پھر چھوٹے پھر سب سے چھوٹے لاؤ اور "و" کے ذریعے ملاتے جاؤ۔ مثلاً

۵۲۶ = پانصد و بست و پنج ۸۷۲ = ہشت صد و ہفتاد و سہ

۵۶۳۲ = پنج ہزار و شش صد و سی و دو

اقسام عدد

عدد کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ عدد اصلی ۲۔ عدد ترتیبی

۳۔ عدد کسری ۴۔ عدد توزیعی

۱۔ عدد اصلی

اصلی اعداد بیس کلمات ہیں۔

یک، دو، سہ، چہار، پنج، شش، ہفت، ہشت، نہ، دہ، بیست سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، نود، صد، ہزار باقی اعداد اصلی اعداد کی ترکیب سے بنتے ہیں۔

۲۔ عدد ترتیبی (وصفی)

عدد ترتیبی یا وصفی وہ عدد ہے جو معدود کی ترتیب کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

نخست (نخستین)... چہارمین، ہفتمین یا چہارم و ہفتم وغیرہ

یاد رہے کہ اعداد ترتیبی وہی اعداد اصلی ہیں جن کا اوپر بیان ہوا ان کے آخری حرف کو مضموم کر کے ایک "م" کا اضافہ کر دینے سے وہ عدد ترتیبی یا وصفی بن جاتے ہیں، جیسے نخست سے نخستین

نکتہ

گرامر کی بعض کتب میں درج ہے کہ دوم اور سوم تو تشدید کے بغیر پڑھا

جائے لیکن آج کل فارسی میں ایسا ہرگز نہیں کیا جاتا بلکہ دوم اور سوم کو تشدید کے ساتھ ہی پڑھا جاتا ہے۔

اعداد ترتیبی "معدود" کے پہلے اور آخر دونوں حالتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

درس نخستین یا نخستین درس

۳۔ عدد کسری

عدد کسری وہ عدد ہیں جو یوں عدد کے کسی ایک حصے کو بیان کرے جیسے: یک پنجم، یک دہم (۱/۵، ۱/۱۰) ان کو آج کل عدد ترتیبی بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

یک پنجم، یک دہم، یک ہزارم وغیرہ

اُردو	فارسی	اُردو	فارسی
۲/۳	دوسہ یک یا دوسوم	۱/۲	نیم (دویک)
۳/۴	سہ چہار یک یا سہ چہارم	۱/۳	سہ یک
۴/۵	چہار پنج یک یا چہار پنجم	۱/۴	چہار یک
۴/۶	چہار شش یک یا چہار ششم	۱/۵	پنج یک
۲/۱۰	دوده یک یا دودہم	۱/۶	شش یک
۶/۸	شش ہشت یک یا شش ہشتم	۱/۷	ہفت یک
۲ ۳/۴	دو وسہ چہار یک یا دو وسہ چہارم	۱/۸	ہشت یک
۳ ۳/۴	سہ وسہ چہار یک یا سہ وسہ چہارم	۱/۹	نہ یک
۴ ۶/۱۰	چہار وشش دہ یک یا چہار وشش دہم	۱/۱۰	دہ یک

۴۔ عدد توزیعی

عدد توزیعی وہ ہے جو اپنے معدود کو مساوی طور پر تقسیم کرے، جیسے:

یک یک۔ دو تا دو ہزار تا ہزار وغیرہ

کبھی "ب" کا اضافہ کرکے کہتے ہیں سہ بہ سہ، چہار بہ چہار

بعض مرتبہ اصلی عدد کے ساتھ لاحقے کا اضافہ کرکے اسے عدد توزیعی میں تبدیل کرتے ہیں، جیسے:

یگان، دہگان، صدگان وغیرہ

نکتہ:

جب بھی چند کا کلمہ کہا جائے تو وہ نامعلوم عدد کو بیان کرتا ہے نیز ایسے ہی چندی و چندین، چندان بھی بولتے ہیں جو عدد مبہم کے طور پر استعمال ہوتا ہے

جیسے: چند سال، چند ماہ وغیرہ

متقدمین کی تحریروں میں کلمہ "اند" استعمال ہوتا ہے جو سہ سے نہ تک استعمال ہوتا ہے، جیسے:

او سی واند سال بادشاہی کرد

(اس نے تیس سے کچھ اوپر سال بادشاہی کی)

باب نوزدہم

قید

قید وہ کلمہ ہے جو صفت یا فعل یا دوسری قید کے ساتھ لگایا جائے تو وہ اسے زمان و مکان، حالت، مقدار سے وابستہ کر دے، جیسے:

احمد زیاد زیرک است (احمد بڑا ذہین ہے)

کبھی اتفاق ہوتا ہے کہ صفت یا دوسری قید کے لئے پھر قید استعمال کرتے ہیں۔ جیسے:

مادر خیلی مہربان است (ماں بہت مہربان ہے)

اسلم خیلی زیاد کاری کند (اسلم بہت زیادہ کام کرتا ہے)

اقسامِ قید

قید کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ قید مختص

۲۔ قیدِ مشترک

۱۔ قید مختص

قید مختص جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے وہ کلمات ہیں جو ہمیشہ قید کے عنوان سے جملہ میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

ہنوز ، ہرگز ، ہمیشہ ، ناگاہ ، جز ، خوشبختانہ

۲۔ قید مشترک

ایسا کلمہ جو حسن میں قید نہ ہو بلکہ اسم ، صفت اور عدد ہو لیکن جملے میں قید کے کلمہ کی صورت میں استعمال ہو ، قید مشترک کہلاتا ہے ۔ جیسے :

خوب ، خوش ، چہار ، یہ کلمات صفت ، اسم ، عدد ہیں لیکن بصورت قید استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے :

من اکرم را خوب می دانم (میں اکرم کو اچھی طرح جانتا ہوں ۔

قید کی مشہور صورتیں یہ ہیں ۔

۱۔ قید زمان

جو کام کے ہونے کے زمانے کو بیان کرے ، جیسے : امروز ، امشب ، سحرگاہ ، صبحگاہان ، زود ، دیر ، ہمیشہ ، پیش ازاین ، پیش ازان ، در دہم ، ناگہان ، اکنون ، دیشب ، پریشب ، شامگاہان وغیرہ

۲۔ قید مکان

جو کام کے ہونے کی جگہ کو بیان کرے ، جیسے : چپ ، راست ، پیش ، نزد ، نزدیک ، بالا ، پائین ، پیرامون وغیرہ ۔

۳۔ قید مقدار

جو کام کے اندازے یا مقدار کو بتلائے ، جیسے : چند ، چندان ، بس ، بسی ، بیش ، بیشتر ، کم ، کمتر ، ذرہ ذرہ ، قطرہ قطرہ ، فراوان ، بسیار ، زیاد وغیرہ

۴۔ قید تصدیق وتاکید

جو کام کی تصدیق وتاکید کے معنی بیان کرے ، جیسے : آری ، ہرآینہ ، ہمانا ، البتہ ، بی شک ، بہ حق ، حتما ، بی تردید ، چرا ، ناچار وغیرہ

۵۔ قید ترتیب و عدد

جو فعل کی ترتیب اور عدد کا پتہ دے۔ جیسے: دوم، سوم، یکدفعہ، سرانجام، دستہ دستہ، فوج در فوج وغیرہ

۶۔ قیدِ شک و گمان

جو کام کے ہونے کے بارے میں شک اور گمان پیدا کرے۔ جیسے: شاید، گویی، گویا وغیرہ

۷۔ قیدِ استفہام

جو سوال کے معنوں میں استعمال ہو۔ جیسے: تا چند، چرا، کی، تاکی، برای چہ، آیا، کدام، چطور۔

۸۔ قیدِ استثنا

جو استثنا کی قید لگائے۔ جیسے: جز، مگر، جزکہ، مگرکہ

۹۔ قیدِ نفی

جو نفی و انکار کے طور پر استعمال ہو۔ جیسے: نہ، ہیچ، نیہ، ہیچوجہ، ہیچگاہ، ہرگز۔

۱۰۔ قیدِ تمنا

جو آرزو اور تمنا کے لئے استعمال ہو۔ جیسے: آیا بود، کاش، کاشکی، ای کاش

۱۱۔ قیدِ حالت

جو کام کے ہونے کی کیفیت و حالت کو فاعل کے ساتھ بیان کرے۔ جیسے: آہستہ، آسان، دشوار، دشخوار، آشکار، پنہان، گران، ارزان، خندان، گریان، سوارہ، پیادہ، ایستادہ، نشستہ وغیرہ۔

۱۲۔ قیدِ سوگند

جس میں قسم کا اظہار کیا جائے، جیسے: بخدا، بجان، خدا را، برای خدا۔

نکتہ:

اگر اسم یا صفت کے آخر میں لفظ "انہ" بڑھا دیا جائے تو وہ قیدِ حالت و چگونگی بن جاتی ہے۔ جیسے دلیر سے دلیرانہ، عاقل سے عاقلانہ، فقیر سے فقیرانہ جسور سے جسورانہ، مرد سے مردانہ، زن سے زنانہ، برادر سے برادرانہ وغیرہ

باب بستم

اصوات

اصوات ایسے الفاظ ہیں جو تحسین ۔ خوشی ۔ تعجب ۔ غم ۔ تنبیہہ اور امید کے موقع پر بولے جاتے ہیں اور یہ بولنے والے کی روحانی حالت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

آج کل ان الفاظ کے لکھنے کے بعد یہ علامت (!) لکھی جاتی ہے۔

۱۔ تحسین کے لئے

بہ بہ ۔ خوشا ۔ آفریں ۔ زہی ۔ بارک اللہ ۔ خوش اللہ ۔ ماشاءاللہ ۔ احسنت ۔ زہ ۔ جبذا ۔ مرحبا ۔ احسن وغیرہ

۲۔ تعجب کے لئے

وہ ۔ بہ ۔ شگفتا ۔ عجب ۔ عجبا ۔ سبحان اللہ ۔ چہ خوب وغیرہ

۳۔ ندا کے لئے

ای ۔ ایا

۴۔ تنبیہہ اور آگاہی کے لئے

ہلا ۔ ہین ۔ زنہار ۔ مبادا ۔ ہشدار ۔ الا ۔ ہان ۔ ہیہات وغیرہ

۵۔ افسوس کے لئے

وای ۔ آہ ۔ آخ ۔ اوخ ۔ دریغا ۔ تفو ۔ دردا ۔ فریاد ۔ افسوس وغیرہ

حروفِ ربط

حروف ربط یا پیوند وہ کلمے ہیں جو دو کلمات یا جملات کو آپس میں ملاتے ہیں۔

حروف ربط کی دو اقسام ہیں:

۱۔ حرف ربط سادہ (بسیط) یا حرف ربط مفرد

۲۔ حروف ربط مرکب

۱۔ حروف ربط سادہ یہ ہیں:

و، یا، کہ، پس، اگر، چون، چہ، تا، اما، نہ، لیکن، (ریک)

۲۔ حروف ربط مرکب یہ ہیں:

چونکہ، چنانکہ، تا اینکہ، زیرا کہ، اگرچہ، ہمینکہ، وقتیکہ، چندانکہ، ہمانکہ،

چنانچہ، تا اینکہ وغیرہ

حروفِ اضافہ

حروفِ جار

وہ حروف جو کسی اسم کے پہلے آئیں اور اس اسم کے معانی کو فعل سے ملا دیں۔ ان کو حروف جار کہا جاتا ہے اور جو اسم ان کے بعد آتا ہے وہ مجرور کہلاتا ہے، جیسے:

گربہ روی صندلی نشستہ است (بلی کرسی پر بیٹھی ہے)

اس میں "روی" حرف جار اور "صندلی" حرف مجرور ہے۔ حرف جار مندرجہ ذیل ہیں:

از (سے)، تا (تک)، بر (پر)، در (میں)، درون (اندر)، بدون (بغیر)، با (ساتھ، سے)، زیر (نیچے)، بالا (اوپر)، پس (پیچھے)، پیش (آگے)، سر (پر)، توی (اندر میں)، پائیں (نیچے)، روی (اوپر)۔

اردو میں حرف جار اسم کے بعد آتا ہے لیکن فارسی میں حرف جار پہلے آتا ہے۔ جیسے:

کتاب من بر میز است (میری کتاب میز پر ہے)

نوٹ: مرکب اضافی کے بعد حروف اضافت کے تحت بھی حروف جار بیان ہوئے ہیں۔

حروف استفہام

وہ کلمات جو سوال کرنے اور پوچھنے کے لئے استعمال ہوں حروف استفہام (یا فارسی زبان میں ادوات پرسش) کہلاتے ہیں۔ اردو کی طرح ہر استفہامیہ یا سوالیہ جملے کے آخر میں استفہامیہ یا سوالیہ نشان لگایا جاتا ہے۔ سوالیہ جملوں میں مندرجہ ذیل کلمات استعمال ہوتے ہیں۔

کہ: (انسان کے لئے) کہ از در آمد؟ (دروازے سے کون آیا؟)

چہ: (غیر انسان کے لئے) چہ می خواہی؟ (تو کیا چاہتا ہے؟)

کو: کو گفتہ کہ مبشر آمد؟ (کون کہتا ہے کہ مبشر آیا؟)

کجا: مدثر کجا رفت؟ (مدثر کہاں ہے؟)

کدام اور کدامین (دو یا دو سے زیادہ میں سے ایک کے لئے) جیسے

۱۔ کدام در بزم کرام آدم بر آید؟

(بزرگوں اور عقلمندوں کی محفل میں کون سا آدمی آتا ہے؟)

۲۔ کدامین عشق ہست کہ عاشقان ندارند ؟

(کونسا عشق ہے جو عاشق نہیں رکھتے ؟)

چند (مقدار کے لئے) : چند کیلو شکر آوردی ؟

(تو کتنے کلو چینی لایا ؟)

چون : چون پیش رفتی ؟ (تو کیسے آگے گیا ؟)

چرا : چرا نیامدی ؟ (تو کیوں نہیں آیا ؟)

کی : تا کی می آیید ؟ (تم کب تک آؤ گے ؟)

مگر اور ہیچ انکار کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور وہ اصلی حروف استفہام میں شمار نہیں ہوتے۔ جملے میں ان کے بعد تاکید یا انکار کا اظہار ہوتا ہے، جیسے :

۱۔ مگر گفتہ نبودی کہ من می آیم ؟

(مگر تو نے کہا نہ تھا کہ میں آؤں گا ؟)

۲۔ ہیچ میدانی چقدر برایت نگران شدم ؟

(کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے لئے کتنا پریشان ہوا ؟)

مختلف حروف وکلمات

حروف شرط

اگر، اگرچہ، ہرچند اور چون حروف شرط کہلاتے ہیں۔

حروف علّت

چرا کہ، زیرا کہ، ازین جہت، بنابرین، حروف علّت کہلاتے ہیں۔

حروف ایجاب

بلی، آری، چشم حروف ایجاب کہلاتے ہیں۔

کلمات تأسف

حیف ، وائی ، دریغا ، کلمات تأسف کہلاتے ہیں۔

مبہمات

وہ کلمات جو کسی شخص یا چیز کو مبہم (غیر واضح) صورت میں بیان کریں اور ضمیر کو اس کا جانشین بنائیں مبہمات کہلاتے ہیں اور یہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

ہرکہ ، فلان ، بہمان ، کسی ، کس ، کسانی ، دیگری ، بس ، بسی ، چند ، ہیچ ، ہر ، ہمان ، بعضی ۔

باب بیست ویکم

علاماتِ وقف

انسان کا خاصہ ہے کہ کلام کرتے وقت یا تقریر کے دوران میں کبھی آواز کو پست کرتا ہے کبھی بلند، کہیں رک رک کر بات کرتا ہے تو کہیں بالکل ٹھہر جاتا ہے۔ ان تمام حرکات کو ظاہر کرنے کے لئے مختلف علامات ہیں جو عبارت میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان علامات کو وقف کہتے ہیں۔ علامات وقف مندرجہ ذیل ہیں۔

وقفِ کامل

اس کی علامت (۔) ہے۔ اس علامت پر زیادہ ٹھہرنا چاہیئے۔ یہ علامت پیراگراف کے آخر میں استعمال ہوتی ہے۔

وقفِ خفیف یا سکتہ

اس کی نشانی الٹی واؤ (،) ہوتی ہے۔ یہ علامت ایک جملے کے الفاظ یا چھوٹے چھوٹے مرکبات کے درمیان استعمال ہوتی ہے۔ یہاں تھوڑا ٹھہرنا چاہیئے۔ جیسے:

دوات، قلم اور چیزدان لے کر آؤ۔

شدائی قمریوں نے، طوطیوں نے، عندلیبوں نے

وقفہ

اس کی علامت (۔) ہے، یہاں بہ نسبت سکتہ کے زیادہ ٹھہرنا چاہیئے۔

ع دیر نہیں ۔ حرم نہیں ۔ دَر نہیں ۔ آستاں نہیں

علامتِ تعجب یا ندا

اس کی نشانی (!) ہے۔ یہ مندرجہ ذیل مقامات پر استعمال ہوتی ہے۔

۱۔ ندا و منادی کے بعد۔ مثلاً یاالٰہی ! یہ ماجرا کیا ہے ؟

۲۔ اظہارِ حکم کے وقت۔ مثلاً خاموش ! مجھے آرام کرنے دو

۳۔ اظہار خواہش کے وقت۔ مثلاً کاش ! اکبر امتحان میں کامیاب ہو جاتا

۴۔ تعجب کے لئے۔ مثلاً واہ رے واہ ! تیری چالاکی کا کیا کہنا۔

۵۔ انبساط کے موقع پر۔ مثلاً اہاہا ! کیا پھول کھل رہے ہیں ؟

۶۔ ندبہ اور افسوس کے موقع پر۔ مثلاً ہائے رے بدبختی ! تُو نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا

۷۔ تنبیہہ کے موقع پر۔ مثلاً

مت رکھیو ! گردِ تارکِ عُشّاق پر قدم
پامال ہو نہ جائے سر افراز دیکھنا

۸۔ تحسین و شاباش کے موقع پر۔ مثلاً مرحبا !

علامتِ استفہام

اس کی نشانی (؟) ہے مثل ؎

کیا تجسّس ہے تجھے کس کی تمنّائی ہے

آہ! کیا تُو بھی اسی چیز کی سودائی ہے

یہ علامت اظہارِ شک کے موقع پر بھی استعمال ہوتی ہے، جیسے:

اس نے بینک سے ستّر ہزار روپیہ ؟ چُرایا۔

علامتِ تفصیلیہ

(:-) یہ علامت تفصیلِ بیان یا تشریح کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے:

جو آدمی مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتا ہے کبھی بیمار نہیں ہوتا :-

۱۔ رات کو بہت جلد سو جاؤ۔

۲۔ صبح کو بہت سویرے اُٹھو۔

۳۔ وقت پر کھانا کھاؤ۔

۴۔ تھوڑی دیر کے لئے سیر کو جاؤ۔

علامتِ حذف

(.....) یہ علامت محذوف عبارت یا چھوڑے ہوئے کلمات کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے:

دل کو ...... سے راہ ہے۔

علامتِ خطِ مستقیم

(_____) یہ علامت بھی محذوف کلمات کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے: زید اور _____ آپ کے پاس آئیں گے

قوسین

( ) یہ علامت جملہ معترضہ یا کسی چیز کی تشریح کے موقع پر استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

زید (خدا بہشت نصیب کرے) نیک آدمی تھا

واوین

" " اس علامت سے کسی دوسرے کی بات کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے: بو علی سینا کا قول ہے "خالص گھی سونے کے کشتہ سے بہتر ہے۔" اسے علامت اقتباس بھی کہتے ہیں۔

علامتِ تعریف

(ؔ) یہ علامت اسماءِ معرفہ کے اوپر ڈالی جاتی ہے۔ مثلاً:

غالبؔ ۔ اقبالؔ ، حالیؔ ، دامنؔ ، داغؔ ۔ تبسمؔ

علامتِ شعر

یہ علامت (؎) عبارت میں کوئی شعر لکھنے سے پہلے بنائی جاتی ہے، جیسے: ؎

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

علامتِ مصرع

یہ علامت (ع) عبارت میں کوئی مصرع درج کرنے سے پہلے بناتے ہیں: جیسے: ع

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اصطلاحاتِ نظم

شعر

اُس کلام کو کہتے ہیں جو مقررہ وزن اور بحر میں لکھا جائے۔ نثر کسی وزن اور بحر میں نہیں ہوتی۔ اس لئے دونوں کا فرق فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔

قافیہ

اُن چند حروف اور حرکات کے مجموعے کو کہتے ہیں جو اشعار کے آخر میں بار بار لائے جائیں۔

ردیف

وہ ایک یا ایک سے زیادہ الفاظ جو کسی شعر کے آخر میں قافیہ کے بعد جوں کے توں دہرائے جاتے ہیں۔ مثلاً: ؎

کوئی امید بر نہیں آتی   کوئی صورت نظر نہیں آتی
موت کا ایک دن معیّن ہے   نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

ان اشعار میں نظر۔ بھر۔ مگر قافیے ہیں اور" نہیں آتی" ردیف ہے۔

مطلع

غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ اُوپر کے تین شعروں میں سے پہلا شعر مطلع ہے۔

مقطع

غزل کے آخری شعر کو، جس میں بالعموم شاعر اپنا تخلّص لاتا ہے، مقطع کہتے ہیں۔ اوپر کے اشعار میں آخری شعر مقطع ہے۔

غزل

یہ نظم کی سب سے زیادہ مشہور قسم ہے۔ غزل میں کوئی مسلسل مضمون ادا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جُدا جُدا خیالات مختلف اشعار کے ذریعے بیان ہوتے ہیں۔ زیادہ تر عشق و محبت اور تصوّف و اخلاق کے مضامین غزل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

قصیدہ

اس نظم کو کہتے ہیں جو کسی کی تعریف میں کہی جائے۔

مرثیہ

وہ نظم ہے جس میں کسی کے مرنے پر غم و رنج کا اظہار کیا جائے۔ نیز مرنے والے کی خوبیاں اور فضائل بیان کئے جائیں۔

مثنوی

اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر شعر کا قافیہ الگ الگ ہو۔ لیکن ہر شعر کے دونوں مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوں۔ مثنوی میں عام طور پر کوئی قصہ۔ تاریخی واقعہ یا جنگ وغیرہ کی طرح کے طویل مضامین بیان کیے جاتے ہیں۔

رباعی

وہ نظم ہے جس کے صرف چار مصرعے ہوتے ہیں۔ اس کے پہلے۔ دوسرے اور چوتھے مصرعے ہم قافیہ ہونے ضروری ہیں۔

مُخمّس

اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں۔ ان مصرعوں میں سے پہلے چار وں مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہونگے اور پانچواں مصرعہ دوسرے قافیہ میں ہوگا مگر جتنے بھی بند ہوں گے سب کے پانچویں مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوں گے۔

مُسدّس

اس نظم کو کہتے ہیں جس کے بند میں چھ مصرعے ہوں۔ ابتدائی چار مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوں اور پانچویں چھٹے مصرعے ان سے علیحدہ قافیوں میں ہوں مگر آپس میں ہم قافیہ ہوں۔

قطعہ

وہ نظم جس میں دو یا زیادہ اشعار اس قید کے ساتھ لکھے جائیں کہ سب کا مطلب آپس میں ایک دوسرے سے متعلق یا مسلسل ہو، اس کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہیں ہوتے، البتہ سب اشعار کے دوسرے مصرعے آپس میں ضرور ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

حمد

وہ نظم جو اللہ تعالٰے کی تعریف میں کہی جائے۔ اس میں خُدا کی قدرتوں کا ذکر اور اس کی نعمتوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

مناجات

جس حمدیہ نظم میں خدا سے کوئی دعا یا التجا کی گئی ہو اُسے مناجات کہتے ہیں۔

نعت

وہ نظم ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

بیان کی جائے۔

منقبت

اصحابِ رسولؐ، اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کی تعریف میں لکھی جانے والی نظم منقبت کہلاتی ہے۔

فارسی میں ایّام و اوقات

ہفتہ	شنبہ	کل رات گذشتہ	دی شب
اتوار	یک شنبہ	پرسوں رات گذشتہ	پری شب
پیر	دوشنبہ	اترسوں رات گذشتہ	پری پری شب
منگل	سہ شنبہ	کل آئندہ	فردا
بدھ	چہار شنبہ	پرسوں آئندہ	پس فردا
جمعرات	پنج شنبہ	اترسوں آئندہ	پس پس فردا
جمعہ	جمعہ، آدینہ	کل رات آئندہ	شبِ فردا
آج	امروز	پرسوں رات آئندہ	شب پس فردا
کل (گذشتہ)	دیروز	اترسوں رات آئندہ	شب پس پس فردا
پرسوں (گذشتہ)	پری روز	دوپہر	نیم روز
اترسوں (گذشتہ)	پری پری روز	آدھی رات	نیم شب
آج رات	امشب	سیکنڈ، منٹ، گھنٹہ	ثانیہ، دقیقہ، ساعت

فارسی گنتی

ہفت	شش	پنج	چہار	سہ	دو	یک
چہاردہ	سیزدہ	دوازدہ	یازدہ	دہ	نہ	ہشت
بست ویک	بست	نوزدہ	ہژدہ	ہفدہ	شانزدہ	پانزدہ
بست وہشت	بست وہفت	بست وشش	بست وپنج	بست وچہار	بست وسہ	بست ودو
سی وپنج	سی وچہار	سی وسہ	سی ودو	سی ویک	سی	بست ونہ
چہل ودو	چہل ویک	چہل	سی ونہ	سی وہشت	سی وہفت	سی وشش
چہل ونہ	چہل وہشت	چہل وہفت	چہل وشش	چہل وپنج	چہل وچہار	چہل وسہ
پنجاہ وشش	پنجاہ وپنج	پنجاہ وچہار	پنجاہ وسہ	پنجاہ ودو	پنجاہ ویک	پنجاہ
شصت وسہ	شصت ودو	شصت ویک	شصت	پنجاہ ونہ	پنجاہ وہشت	پنجاہ وہفت
ہفتاد	شصت ونہ	شصت وہشت	شصت وہفت	شصت وشش	شصت وپنج	شصت وچہار
ہفتاد وہفت	ہفتاد وشش	ہفتاد وپنج	ہفتاد وچہار	ہفتاد وسہ	ہفتاد ودو	ہفتاد ویک
ہشتاد وچہار	ہشتاد وسہ	ہشتاد ودو	ہشتاد ویک	ہشتاد	ہفتاد ونہ	ہفتاد وہشت
نود ویک	نود	ہشتاد ونہ	ہشتاد وہشت	ہشتاد وہفت	ہشتاد وشش	ہشتاد وپنج
نود وہشت	نود وہفت	نود وشش	نود وپنج	نود وچہار	نود وسہ	نود ودو
		صد		نود ونہ		

باب بیست و دوم

اُردو سے فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے بعض اُصول

فعل معاون (امکانی)

فعل معاون (سکنا) کا استعمال

جو فعل کسی دوسرے فعل کے ساتھ مل کر مدد دیں۔ ان کو فعل معاون (امکانی) کہا جاتا ہے، جیسے:

نان می تواند خورد (روٹی کھائی جا سکتی ہے)

مذکورہ فقرے میں تواند فعل معاون (امکانی) ہے۔

طریقۂ استعمال

۱۔ توانستن مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر پہلے لکھا جائے۔ اس کے بعد اصل فعل کا صیغہ مفرد (واحد) غائب ماضی مطلق لایا جائے اور صیغے کی تبدیلی فعل امکانی میں ہوگی۔ جیسے:

نان می تواند خورد

۲۔ توانستن مصدر سے مطلوبہ فعل کے بعد "کہ" لگایا جائے اور فقرہ کے

شروع میں اسے لگا دیا جائے اور اس کے بعد اصل فعل بجائے ماضی کے مضارع استعمال کیا جائے۔ جیسے :

می تواند که نان خورد (روٹی کھائی جا سکتی ہے)

فعل تاکیدی

مصدر کے ساتھ "چاہیئے" کا استعمال

ایسا فعل جو کسی دوسرے فعل کی تاکید کے لئے استعمال ہو وہ فعل تاکیدی کہلاتا ہے۔ جیسے :

لاہور نباید رفت (لاہور نہیں جانا چاہیئے)

او را باید نوشید (اسے پینا چاہیئے)

طریقہ

اگر کسی اردو مرکب فعل کا فارسی میں ترجمہ کرنا ہو جو مصدر کے بعد "چاہیئے" سے بنا ہو تو :

الف : فارسی میں ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب سے پہلے "باید" لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے :

این آب باید نوشید (یہ پانی پینا چاہیئے)

ب : جملے کے آغاز میں "باید کہ" لاکر آخر میں فعل مضارع لگایا جاتا ہے۔ یعنی مصدر کا ترجمہ فعل مضارع سے کیا جاتا ہے، جیسے :

باید کہ او این آب بنوشد (اسے یہ پانی پینا چاہیئے)

نکات : (الف) اردو کے ایسے جملے جن کے آخر میں پڑا، پڑتا تھا، پڑے گا،

استعمال ہو، ان کا ترجمہ بھی باید اور بایست سے کرتے ہیں۔ جیسے :

مرا این آب باید نوشید (مجھے یہ پانی پینا پڑا)

ب۔ بعض مرتبہ "باید" کی جگہ شاید کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

او را دروغ گفتن نشاید (اسے جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے)

ایسے فقروں کا ترجمہ جن کے شروع میں "جتنا" "جس قدر" "جُوں جُوں" اور مقابلے میں "اُتنا" "اُس قدر" "دوں دوں" آتا

طریقہ

"جتنا" "جس قدر" "جُوں جوں" کا ترجمہ چندانکہ "اُتنا" "اُس قدر" کا ترجمہ ہمان قدر اور "دوں دوں" کا ترجمہ فارسی میں کچھ نہیں آتا۔ کبھی چندانکہ کی جگہ "ہرچند" بھی لاتے ہیں۔ جیسے جتنا چاہو لے لو۔ ہرچند بخواہید بگیرید۔

مثلاً

چندانکہ بسیار طلبید ہمان قدر کمتر یابید۔	(جس قدر زیادہ مانگو گے اتنا ہی کم پاؤ گے)
چندانکہ محنت کنید ہمان قدر ثمر یابید۔	(جتنی محنت کرو گے اتنا ہی پھل پاؤ گے)
چندانکہ من نزدیک شدم او تیز تر دوید۔	(جوں جوں میں قریب گیا دوں دوں وہ تیز دوڑا)

ایسے جملوں کا ترجمہ جن سے یہ ظاہر ہو کہ ایک فعل کے واقع ہوتے ہی دوسرا فعل صادر ہوا

۱۔ شروع میں لفظ "ہمین کہ" لگا کر دونوں فعلوں کو ان کے صیغوں کے ساتھ درج کرو۔ جیسے میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ ہمین کہ من آمدم او مُرد۔

۲۔ دونوں فعلوں کی بجائے مصدر لاؤ۔ اور لفظ "ہمان" کو دونوں جملوں کے آخر میں لگاؤ۔ جیسے میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ آمدن من ہمان بود و مُردن او ہمان۔

۳۔ شروع میں لفظ "بمجرد" لاؤ اور پہلے فعل کی بجائے مصدر لاؤ اور مصدر کے "نون" کو زیر دے کر فقرہ مکمل کرو۔ پھر دوسرا فقرہ بدستور لاؤ۔ جیسے میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ بمجرد آمدنِ من اُو بمرد۔

ہمین کہ گلولہ خورد شیر غرّید	گولی کے لگتے ہی شیر گر جا۔
گلولہ خوردن شیر ہمان بود وغرّیدن شیر ہمان	گولی کے لگتے ہی شیر گر جا۔
بمجرد خوردن گلولہ شیر غرّید	گولی کے لگتے ہی شیر گر جا۔
ہمین کہ من رسیدم اُو بمرد	میرے پہنچتے ہی وہ مر گیا۔

فعل رخصتی

(مصدر کے ساتھ "دینا" کا استعمال)

اُردو میں اسے فعل مصدر کے "الف" کو "ے" سے بدل کر "دینا" مصدر کے مشتقات لگا کر بنایا جاتا ہے۔ جیسے: بگذارید یعنی جانے دو۔

طریقہ

"دینا" مصدر کے مشتقات کی بجائے "گذاشتن" مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر بعد میں "کہ" لگا دیا جاتا ہے اور آخر میں فعل مضارع کا خیال رکھتے ہوئے جملے کو اُلٹ دیا جاتا ہے۔ جیسے: اورا بگذارید کہ برود۔ (یعنی اسے جانے دو)

دعائیہ افعال

جن افعال کے معنوں میں دعا پائی جائے۔ اُنہیں دُعائیہ افعال کہتے ہیں جیسے

خانہ ات آباد باد (تمہارا گھر آباد ہو)

طریقہ

مضارع کے آخری حرف سے پہلے الف زیادہ کرو۔ جیسے دہد سے دہاد.

بود سے باد.

مثلاً:

خدایا نام ونشان دشمن نماناد ۞ (الٰہی دشمن کا اتا پتا نہ رہے)

خدا ترا روزی فراوان دہاد ۞ (خدا تجھے زیادہ روزی دے)

خدا اورا ضرری نہ رساناد ۞ (خدا اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچائے)

مصدر "لگنا" کا استعمال

(یعنی ایسا فعل جو کسی کام کے آغاز پر دلالت کرے) بعض اُردو افعال مصدر کے الف کو یائے مجہول (ے) سے بدل کر اس کے بعد "لگنا" کے مشتقات لگا کر بنائے جاتے ہیں۔ جیسے:

خوابیدن آغاز کرد (یعنی سونے لگا)

طریقہ

لگنا مصدر کے مشتقات کی بجائے "گرفتن" یا "آغاز کردن" مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر لگا دینے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنے گا۔ جیسے:

خوابیدن آغاز کرد (یعنی سونے لگا ہے)

مصدر یا ماضی مطلق کے ساتھ "چاہنا" کے مشتقات کا استعمال

طریقہ

خواستن مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر پہلے لکھو اور بعد میں "کہ" لگا کر آخر میں مصدر یا ماضی مطلق کی بجائے پہلے فعل کے مطابق مضارع کا صیغہ لاؤ۔ جیسے:

صفدر می خواہد کہ برود	(صفدر جانا چاہتا ہے)
عابد می خواہد کہ بخواند	(عابد پڑھنا چاہتا ہے)
شاہد می خواہد کہ آید	(شاہد آنا چاہتا ہے)
ما می خواہیم کہ نان خوریم	(ہم روٹی کھانا چاہتے ہیں)

ایسے افعال جن سے یہ ظاہر ہو کہ ایک امر عنقریب وقوع میں آنے والا ہے

طریقہ

جملے کے شروع میں "قریب است، قریب بود" یا "نزدیک است، نزدیک بود" لکھو اور بعد میں "کہ" لگا کر جملے کے آخر میں مطلوبہ فعل مضارع استعمال کرو۔ جیسے:

قریب بود کہ من بمیرم	(میں مرا چاہتا تھا)
نزدیک بود کہ این کتاب بخرم	(میں یہ کتاب خریدا چاہتا تھا)
قریب بود کہ مدثر مکتب برود	(مدثر مدرسے جایا چاہتا تھا)

باب بیست وسوم

ضرب الامثال

الف

اردو	فارسی
آ بیل مجھے مار۔	کام افعی خاریدن۔
اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔	چو کار از دست رفت پشیمانی چہ سود۔
ابھی دلی دور ہے۔	ہنوز دہلی دور است۔
آپ کاج مہا کاج۔	ناخن انگشت من۔
آپ موئے جگ مرے۔	خود مرد جہان مرد۔
آپ دھاپ اپنا ہی منہ اپنا ہی ہاتھ۔	دست خود دہان خود
اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں۔	ثنای خود بخود گفتن نہ زیبد مرد عاقل را۔
اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مارنا۔	(۱) تیشہ بپای خود زدن۔ (۲) از ماست کہ بر ماست۔

اپنا اپنا، غیر غیر۔	جگر جگر است، دگر دگر است
اپنا کیا اپنے آگے	کردنی خویش آمدنی پیش
اپنا مُنہ اپنا ہی ہاتھ	دستِ خود دہانِ خود
اپنی کرتوت کا کیا علاج۔	خود کردہ را درمانی نیست
اپنی گلی میں کُتا بھی شیر ہوتا ہے	گدا بہ محلِ خویش سلطان است
اپنا ٹھینگر پرایا ڈھینگر۔	پسر اگرچہ عیبناک است، در چشمِ پدر از عیب پاک است۔
اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔	کس نگوید کہ دوغِ من تُرش است۔
اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔	عیسیٰ بدینِ خود موسیٰ بدینِ خود۔
اپنے کام میں دیوانہ ہشیار۔	دیوانہ بکارِ خویش ہشیار۔
آج کا کام کل پر نہ چھوڑ۔	کارِ امروز بفردا مگزار۔
آج نقد، کل اُدھار۔	امروز نقد، فردا نسیہ۔
آدمی کو اپنی بات کا پاس ہوتا ہے	قولِ مردان جان دارد
آدمی چہرے مُہرے سے پہچانا جاتا ہے۔	سیمای مردم آئینہ حالِ باطن است
آدھی چھوڑ ساری کو جائے، آدھی ملے نہ ساری پائے۔	طمع را سہ حرف است۔ ہر سہ تہی۔
ادلے کا بدلہ۔	زدی ضربتی، ضربتی نوش کن۔
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔	(۱) از دام چو آزاد شد، در قفس رفت. (۲) از چالہ بہ چالہ۔
آسا جئے نراسا مرے	جہان را بہ امید خوردہ اند۔

آسمان کا تھوکا سر پر ۔ — از ماست کہ بر ماست ۔

استاد سے محبت سبق تک ۔ — آشنائی مُلّا تا سبق ۔

آزمائے کو آزمانا جہل ہے ۔ — آزمودہ را آزمودن جہل است

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ۔ — دُزد درہا شحنہ اسیرِ بلا ۔

آم کے آم، گٹھلیوں کے دام — (۱) ہم زیارت وہم تجارت ۔
(۲) ہم خُرما وہم ثواب ۔

آنا اپنے بس جانا پرائے بس ۔ — آمدن بہ ارادت رفتن بہ اجازت ۔

آنکھوں سُکھ، کلیجے ٹھنڈک ۔ — چشم ما روشن دلِ ما شاد ۔

آنکھوں سے اندھا نام نین سُکھ ۔ — نامِ زنگی بود بسی کافور ۔

اندھا کیا مانگے دو آنکھیں ۔ — چہ خواہد کور جُز دو چشم بینا ۔

اندھوں میں کانا راجہ ۔ — خرس در کوہ بوعلی سینا ۔

اندھے کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا ۔ — آئینہ داری در مجلس کوران ۔

اندھا کیا جانے بسنت کی بہار ۔ — خر چہ داند لذّت قند و نبات ۔

انت بھلا، سو بھلا ۔ — عاقبت بخیر بہ از حالت خیر ۔

انسان کو اپنی ہستی نہیں بھولنی چاہیئے ۔ — ایاز قدرِ خود بشناس ۔

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ۔ — اشتر گفتند شاشت از پس است ۔
گفت چیزم مثل ہمہ کس است ۔

ایک چپ سو سُکھ ۔ — یک خاموشی و صد راحت ۔

اونچی دکان پھیکا پکوان ۔ — نامش بلند و دہش ویران ۔

اوکھلی میں دیا سر تو دھمکوں کا کیا — ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب

ڈر ۔	اندا ختیم ۔
ایسی کرنی مت کریو جو کرکے پچھتائے ۔	چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔
ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے	چو از قومی یکی بیدانشی کرد ۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ۔
ایک چپ سو کو ہرائے ۔	ہزار جواب یک خاموشی ۔
ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا ۔	یکی بود مجنون دیگر سگ گزید ۔
ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی ۔	یک دست ہرگز صدا ندارد ۔
ایک جان اور ہزار ارمان ۔	یک سر و ہزار سودا ۔
ایک پنتھ دو کاج ۔	یک تیر و دو نشانہ ۔
ایک نہ ، سو آرام ۔	یکی گفتنی فتادی در بلیہ
ایک دن مہمان ، دو دن مہمان ۔ تیسرے دن بلائے جان ۔	مہمان عزیز است مگر تا سہ روز ۔
ایک نقصان دوسرے جگ ہنسائی ۔	یکی نقصان مایہ دوم شماتت ہمسایہ ۔

ب

بات رہ جاتی ہے ۔ وقت نکل جاتا ہے ۔	حرف می ماند و وقت نمی ماند ۔
بات سے بات نکلتی ہے ۔	سخن سخن را می آرد ۔
بد بدی سے نہیں چوکتا ۔	اصل بد از خطا خطا نہ کند ۔
برا بیٹا اور کھوٹا پیسہ وقت پر کام آتا ہے ۔	داشتہ آید بہ کار ، گرچہ باشد زہر مار ۔

بغل میں چھری منہ میں رام رام ۔	بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی ۔	این سبو گر نشکند امروز ، فردا بشکند ۔
بلی کے خواب میں چھیچھڑے ۔	(۱) آدم گرسنہ نان در خواب می بیند ۔ (۲) شتر در خواب پنبہ دانہ می بیند ۔
بندہ جوڑے پلی پلی رام منڈھلوے گیا ۔	تدبیر کند بندہ ، تقدیر زند خندہ ۔
بوڑھی گھوڑی لال لگام ۔	خرِ پیر و فسارِ رنگین ۔
بوئے پیج ببول کے پھول کہاں سے ہوں ۔	دیا نتوان یافت ازان پشم کہ کشتیم ۔
بھاگتے چور کی لنگوٹی سہی ۔	از خرس موئی بس است ۔
بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان ۔	از پسر ناخلف دختر بہتر ۔
بھلے گھوڑے کو ایک چابک ، بھلے آدمی کو ایک بات ۔	عاقل را اشارہ کافی است ۔
بہتی گنگا میں ہاتھ دھو لو ۔	(۱) ایکہ دستت میرسد کاری بکن ۔ (۲) چو میدان فراخ است گوی بزن ۔

پ

پانچوں انگلیاں یکساں نہیں ہوتیں ۔	ہر پنج انگشت یکساں نکرد
پاپی کا مال پراپت جائے ، ڈنڈ	مال حرام بود بجای حرام رفت

پڑے یا چوڑے جاتے۔

پوچھتے پوچھتے انسان دلی پہنچ جاتا ہے — جوینده یابنده۔

پہلے بات کو تولو، پھر منہ سے نکالو۔ — (۱) اوّل بیندیش وانگہی گفتار۔
(۲) اگر دیر گفتی گل گفتی۔

پہلے طعام پھر کلام۔ — اوّل طعام بعد کلام۔

پیٹ کیے دُکھ ہو۔ — عاشقی کار سری نیست کہ بر بالین است۔

ت

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ — یک دست بی صدا است۔

تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ — کارِ خود کن، کارِ بیگانہ مکن۔

تدبیر کے پر جلتے ہیں تقدیر کے آگے۔ — تدبیر کند بنده تقدیر زند خنده۔

تم جانو تمہارا کام۔ — تو دانی و کارت۔

توبہ بھلی۔ — پناه بخدا۔

تھوتھا چنا باجے گھنا۔ — صدای دُہل از خالی بودن شکم است۔

تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ — مترس از بلای کہ شب درمیان است۔

ج

جان ہے تو جہان ہے۔ — خود مُرد جہان مُرد۔

جائے لاکھ رہے ساکھ۔ — مال نثارِ جان، جان نثارِ آبرو۔

جب تک سانس تب تک آس۔ — دنیا بہ اُمید قائم است۔

جتنا گڑ ڈالوگے اتنا میٹھا ہوگا۔ — ہر چہ پول بدہی آش بخوری۔

جتنے مُنہ اُتنی باتیں۔	ہرزبان راگفتگوی دیگر است ۔
جتنی چادر دیکھیے اُتنے پاؤں پسارئیے	(۱) پابمقدار ردا باید کشید ۔ (۲) آب بقدرِ ظرف باید گرفت ۔
جس کی لاٹھی اُس کی بھینس ۔	کباب آنراست کُوراست زور ۔
جس کو چاہے پیا وہی سہاگن ۔	ہرعیب کہ سلطان بہ پسند دہنراست ۔
جس کا کام اُسی کو ساجھے ۔	(۱) ہرمردی وہرکاری ۔ (۲) ہرکسی وکارِ خویش ۔
جس تن ڈھونڈا اُس تن پایا ۔	جوینده یابنده ۔
جس کی تیغ اس کی دیگ ۔	ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند ۔
جس ہانڈی میں کھانا اُسی میں چھید کرنا ۔	نمک خوردن و نمک دان شکستن ۔
جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے ۔	چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان ۔
جلے گھر کے کوئلے ۔	از خانہ سوختہ ہرچہ بدست آید رواست ۔
جماعت میں کرامت ہے ۔	دو دل یک شود بشکند کوہ را ۔
جو گرجتے ہیں، برستے نہیں ۔	طبل بلند آواز، میان تہی ۔
جو بوؤ گے سو کاٹو گے	بار بد باشد چو بد باشد نہال ۔
جو بڑوں کے سنگ بیٹھا بڑا بنا ۔	ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد ۔
جو پڑھے گا سو لڑے گا ۔	تکبر عزازیل را خوار کرد [illegible]
جھوٹ کے پیر کہاں ۔	

جھوٹ پروان نہیں چڑھتا۔	(۱) دروغ فروغ نمی گیرد۔ (۲) چراغ دروغ فروغ ندارد۔
جہاں پھول وہاں کانٹا۔	(۱) ہر گلی را خار باشد ہمنشیں (۲) خار با خُرما۔
جہاں کچھ نہیں وہاں ارنڈ پردھان۔	خرس در کوہ بوعلی سینا۔
جیسی کرنی ویسی بھرنی۔	(۱) کردنی خویش آمدنی پیش۔ (۲) ہر کس مہمان عمل خویش است۔
جیسا دیس ویسا بھیس	ہر ملکی و ہر رسمی۔

چ

چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات۔	ہر کمالی را زوالی۔
چپڑی اور دو دو۔	ہم خُرما و ہم ثواب۔
چراغ تلے اندھیرا۔	ز رنگِ خویش نباشد نصیب حنا را۔
چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے۔	جان طلبی حاضر است، زر طلبی سخن درین است۔
چھپر والا سوئے کوٹھے والا روئے۔	کم اندوہ آنرا کہ دنیا کم است۔
چوروں کے کپڑے لاٹھیوں کے گز۔	مالِ مفت دل بی رحم۔
چور چوری سے جائے، ہیرا پھیری سے نہ جائے۔	مار پوست می گزارد، خُو نمی گزارد۔
چور کا بھائی گرہ کٹ۔	سگ زرد برادر شغال۔
چور کی داڑھی میں تنکا۔	ہر کہ خیانت ورزد، دستش در حساب بلرزد

ح

چور کو چور پہچانتا ہے۔	ولی را ولی می شناسد۔
چوٹی بلّی جلیبیوں کی رکھوالی۔	کہ نیاید ز گرگ چوپانی۔
چھوڑو بی بلّی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔	مرا بخیرِ تو امید نیست بدمرسان۔
حرام کھایا وہ بھی شلغم۔	حرام خوردی آن ہم شلغم۔
حلوائی کی دکان دادا جی کا فاتحہ۔	آہوی ناگرفتہ می بخشد۔

خ

خالی گھر میں چوہیا چودھرائن۔	کس نباشد در سرا موش باشد کتخدا۔
خدا کا دیا سر پر۔	مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔
خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔	خر را خدا شاخ ندہد۔
خدا مہربان تو کیا غم۔	(۱) خدا داری چہ غم داری۔ (۲) دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔
خدا جب دیتا ہے تو چھپّر پھاڑ کر دیتا ہے۔	باہر کہ راست آید از چیپ و راست آید۔
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔	بلی میوہ ز میوہ گیرد رنگ۔
خلقت کی زبان کو خدا کا نقارہ سمجھو۔	زبانِ خلق نقارۂ خدا۔
خوشامد خدا کو بھی پسند ہے۔	خوشامد ہر کرا گفتی خوش آید۔

خواجہ کا گواہ مینڈک۔ | (۱) گواہِ دُزد، کیسہ بُر۔
(۲) گواہ مست، میفروش۔

د

دال میں کچھ کالا ہے۔ | این کاسہ نیم کاسہ در زیر دارد۔

دام کرلے کام۔ | زر برسر پولادِ نہی نرم شود۔

دانا دشمن بیوقوف دوست سے اچھا ہے۔ | دشمن دانا بہ از دوست نادان۔

درویش کا غصہ اپنی جان پر۔ | قہر درویش بہ جان درویش۔

دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر۔ | در دریا ماندن و جنگ با نہنگ کردن۔

دل کو دل سے راہ ہے۔ | دل بدل راہ دارد۔

دور کے ڈھول سہانے۔ | آوازِ دُہل از دور خوش است۔

دور کی صاحب سلامت بھلی | ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را۔

دو ملاؤں میں مرغی حرام۔ | دیگ شراکت بجوش نمی آید۔

دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ | (۱) مار گزیدہ از ریسمان می ترسد۔
(۲) کسیکہ از شیر سوخت دوغ پف کردہ خورد۔

دوست وہ جو آڑے وقت کام آئے۔ | دوست آن باشد کہ گیرد دستِ دوست۔
در پریشان حالی و درماندگی۔

دھن والوں کی ہے یہ دنیا۔ | کرا خواستہ است، کارش آراستہ است۔

دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔	ازین جا ماندہ از آنجا راندہ۔
دُکھ بھرے بی فاختہ کوّا میوے کھائے۔	کو را فرہاد کند و لعل را پرویز یافت۔
دیکھنے اور سُننے میں بڑا فرق ہے۔	شنیدن کی بود مانند دیدن۔
دیکھئے اُونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے	تا بہ بینم کہ از غیب چہ آید بردن
دیگ میں سے ایک چاول دیکھتے ہیں۔	مُشتی نمونہ از خرواری۔
دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔	دیوار ہم گوش دارد۔

ڈ

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔	غریقی دست اندازد بکاہی۔
ڈھاک کے تین پات۔	مرغ یک پا دارد۔

ر

رام نام جپنا، پرایا مال اپنا۔	مال خودم، مال خودم، مال مردم ہم مال خودم۔
راول کیا جانے چاول کا بھاؤ۔	چہ داند بوزنہ لذّات ادرک
رسّی جل گئی پہ بل نہ گیا۔	ریسمان سوخت ولی کجی نہ رفت۔
رنج بن گنج نہیں۔	نابردہ رنج گنج میسر نمی شود۔
	[illegible]
رکھ پت رکھا پت۔	[illegible]

روپے کے سب لاگو۔	زر دار را دوست بسیار۔
روپے کو روپیہ کھینچتا ہے۔	کہ زر زر کشد در جہان گنج گنج۔
روپے کا بول بالا۔	گرا خواستہ است، کارش آراستہ است۔
روپے کی ڈھال ٹال دے وبال۔	واکن کیسہ، بخور ہر لیسہ۔

س

سات پانچ کی لاٹھی۔ ایک جنے کا بوجھ۔	دو دل یک شود بشکند کوہ را۔
سارا دھن جاتا دیکھئے آدھا دیجے بانٹ۔	از خانۂ سوختہ ہر چہ بر آید سود است۔
سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔	مار گزیدہ از ریسمان می ترسد۔
سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔	کاری بکن کہ نہ سیخ سوزد نہ کباب۔
سانپ کا بچہ سپولیا۔	عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔
سانچ کو آنچ نہیں۔	اگر راستی، کارت آراستی۔
سادھو کا کہاں بسرام۔ جہاں رات آئی وہیں آرام۔	درویش ہر کجا کہ شب آید، سرای اوست۔
ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔	بد ہمہ را بد می داند۔
ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں۔	دیگ شراکت بجوش نمی آید۔
سب کے ساتھ دکھ بھی سکھ۔	مرگ انبوہ جشنی دارد۔
سب بات کھوٹی پہلے دال روٹی۔	اوّل طعام بعد کلام۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے ۔	اوّل پیالہ و دُرد ۔
سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار ۔	(۱) ارزان یافتہ خوار باشد ۔ (۲) گران بعلّت، ارزان بحکمت ۔
سوال گندم جواب چینا ۔	سوال از آسمان، جواب از ریسمان ۔
سیکھ دیجئے واکو جا کو سیکھ سہا ۔	بگوش خر لیسین خواندن ۔
سیوہ بن میوہ کہاں ۔	ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ۔
سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے ۔	بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ می گردد ۔
سہج پکے سو میٹھا ہو ۔	(۱) دیر آید درست آید ۔ (۲) درنگ آور راستی ہا پدید ۔ (۳) دیر گفتی ۔ گُل سفتی ۔

ش

شکل موماں کرتوت کافراں ۔	شیخ صورت ، دیو سیرت ۔

ص

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے	(۱) صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ۔ (۲) صبر بر شیرین دارد ۔
صحت کی قدر مریض سے پوچھو ۔	قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید ۔

ض

ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ کہتے ہیں۔

اندرونِ علاجی بہ گربہ می گویند خالہ باجی۔

ط

طویلے کی بلا بندر کے سر۔

بخر دستش نمی رسید، پالانش رامی زند۔

ع

عقل کا اندھا، گانٹھ کا پورا۔

دیوانہ بکارِ خویش ہشیار۔

عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔

دانا بچشم ابرو کار میکند۔

علم بڑی دولت ہے۔

توانا بود ہر کہ دانا بود۔

عید کے پیچھے ٹرو۔

مُشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہِ خود باید زد

غ

غرور کا سر نیچا۔

ہر کہ بیالد آخر بنالد۔

غرض والا باولا ہوتا ہے۔

صاحب الغرض مجنوُن۔

ک

کاغذ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔

گلِ کاغذی را بہ شبنم چہ کار۔

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی۔	این سبو گر نشکند امروز فردا بشکند
کام پیارا ہے چام پیارا نہیں۔	بندگی باید پیغمبر زادگی در کار نیست
کتے بھونکتے ہیں قافلے جاتے ہیں	مہ نور می افشاند و سگ بانگ می زند۔
کتنا طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔	خر عیسیٰ اگر بمکہ رود۔ باز آید ہنوز خر باشد۔
کرے کوئی بھرے کوئی۔	بجرم عیسیٰ موسیٰ را گرفتن۔
کرنی بھرنی۔	کردنی خویش آمدنی پیش۔
کنوئیں کی مٹی کنوئیں پہ صرف	گل چاہ صرف چاہ۔
کنواں کھودنے والے کے لئے کھاتہ تیار۔	چاہ کن را چاہ درپیش۔
کمہار پر بس نہ چلے گدھی کے کان اینٹھے۔	زورش بخر نمی رسد پالانش را می زند۔
کتوں کے کوسے ڈھور نہیں مرتے۔	آواز سگاں کم نہ کند رزق گدا را۔
کوس نہ چلی بابا پیاسی۔	اول سفر و تشنگی۔
کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا تیلی۔	۱، چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ ۲، کوہ موقر کجا و کاہ مختصر کجا۔
کہیں کھیت کی سنی کہیں کھلیان کی۔	سوال از آسمان جواب از ریسمان۔
کھلانے کا نام نہیں رلانے کا الزام۔	نیکی برباد گناہ لازم۔
کھری مزدوری چوکھا کام۔	کہ مزدور خوشدل کند کار بیش۔
کھونٹے کے بل بندریا ناچتی ہے۔	گوسالہ بزور میخ می جہد۔
کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔	کوہ کندن و کاہ بر آوردن

گ

گاؤں بسا نہیں اُچکے پہلے موجود۔	حوض نہ ساختہ قورباغہ پیدا شد۔
گزرگئی گزران کیا جھونپڑی کیا میدان۔	گذشت آن چہ گذشت۔
گدھا کیا جانے بسنت کی بہار۔	خرچہ داند لذتِ قند و نبات۔
گڑ دیئے مریں تو زہر کیوں دیں۔	کاریکہ بنرمی برآید سختی را چہ کار۔
گونگے کی بیڑیں گونگے کی ماں ہی جانے۔	آشنا داند زبانِ آشنا۔
گھر میں نہ سوت نہ کپاس جلاہے سے ٹھم ٹھا۔	بچہ در شکم و اِسمش مظفرّ۔
گھر کی مرغی دال برابر۔	دوغ در خانہ ترش است۔
گھر میں دانے نہیں اماں چلی پسانے۔	درخانہ آرد نی درکوچہ دو تنور۔
گھر کے بھاگ ڈیوڑھی سے نظر آتے ہیں۔	سالی کہ نکوست از بہارش پیدا۔
گھی بنا دے سالنا بڑی بہو کا نام۔	زر کار کند مرد لاف زند۔
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔	(۱) گذشت برگشت ندارد۔ (۲) وقت رفتہ باز نیاید۔
گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر۔	چو کار از دست رفت، پشیمانی چہ سود۔

ل

لاڈ پیار بچے کا بگاڑ۔	چوب از بہشت آمدہ است۔

لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی۔ — در جنگ حلوائی نبخشد۔

لڑائی کا موں ہانسی، روگ کا گھر کھانسی۔ — ظرافت آتش افروز، جدائی است۔

لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔ — یار در خانہ و من گرد جہان میگردم۔

لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ — سنگ را سنگ می شکند۔

لوہا بھی لکڑی کے سنگ تر جاتا ہے — بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم۔

لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہیئے۔ — لیلیٰ را بہ چشم مجنون باید دید۔

م

مایا کو مایا ملے کر کر لمبے ہاتھ۔ — زر را زر میکشد۔

مایا ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ — نباشد آب دائم در یکی جوی۔

مرے کو مارے شاہ مدار۔ — نزل بر عضو ضعیف می ریزد۔

مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہے۔ — در خانۂ مور شبنم طوفان است۔

مفلسی میں آٹا گیلا۔ — قوز بالای قوز۔

مدعی سست گواہ چست۔ — کاسہ از آتش گرم تر۔

منہ سے نکلی ہوئی پرائی بات۔ — تیر از کمان جستہ باز نیاید۔

موت سے پہلے دہائی۔ — قبل از مرگ واویلا۔

میاں بیوی راضی تو کیا کریگا قاضی۔ — زن راضی، شوہر راضی، گور برلیش قاضی۔

موئے باپ کے بڑے بڑے دیدے — قدر نعمت بعد از زوال۔

مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔ — قورباغہ آوازہ خوان شد۔

میٹھا میٹھا ہپ، کڑوا کڑوا تھو۔	جنگ از سرِ شخم، آشتی از سرِ خرمن۔

ن

ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔	(۱) خوی بد را بہانہ بسیار۔ (۲) خطائی خویشتن را کور دائم بر عصا بندد۔
نادان کی دوستی جی کا جنجال۔	دشمنِ دانا بہ از دوستِ نادان۔
ناداری سو عیبوں کا ایک عیب۔	یک مفلسی صد عیب۔
ناشکرے انسان سے وفادار کتا بہتر۔	سگِ حق شناش بہ از مردم ناسپاس۔
نانک دُکھیا سب سنسار۔	درین دنیا کسی بی غم نباشد۔
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔	سلیقہ ہا مختلف است۔
نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گُل بیکار ہوتا ہے۔	گرامی ہمیشہ بہ بُو است مشک۔
نو نقد نہ تیرہ اُدھار۔	سرکۂ نقد بہ از حلوای نسیہ۔
نہ کرنے کے سو بہانے۔	دل ناخواستہ عذر بسیار۔
نیا نو دن پرانا سو دن۔	اوّل بہا مُشک بہا۔
نیکی کر دریا میں ڈال۔	نکوئی کن و بچاہ انداز۔
نیکی اور پوچھ پوچھ۔	در کارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔
نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی۔	حاجت مشاطہ نیست روی دلآرام

و

وقت وقت کی راگنی بھلی معلوم ہوتی ہے۔	ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد۔
وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے۔	حرف می ماند و وقت نمی ماند۔
ولی کو ولی پہچانتا ہے۔	ولی را ولی می شناسد۔
وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے۔	آن قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند۔

ہ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔	عیان را چہ بیان۔
ہاتھ میں لیا کاسہ تو پیٹ کا کیا سانسہ۔	ملک خدا تنگ نیست، پای مرا لنگ نیست۔
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔	جو فروختن و گندم نمودن۔
ہر بڑے کو سیدھا کرنے والا۔	ہر فرعونی را موسی۔
ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔	ہر درخشندہ ای طلا نبود۔
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔	ہمت کند سہل دشوار ہا۔
ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔	سالی کہ نکوست از بہارش پیدا۔
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے۔	ا کہ نہ برد و نہ نہ یافت (۲) نہ گو ، نہ شنو

ی

یار کی یاری سے غرض، اس کے عیبوں سے کیا غرض۔	دیدۂ دوست عیب بین نہ بود۔
یہ کسے خبر کہ کل کیا ہوگا۔	نامۂ چرخ کس خواندہ نیست۔
یہ کرتوت اور نام اتنا بڑا۔	نامش کلان و دہش ویران۔
یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔	این زمین را آسمانی دیگر است۔
یونہی بھوئیوں بھوئیوں بھرے جھیل تال۔	قطرہ قطرہ سیلی گردد۔

باب بیست وچہارم

آمدنامہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
آمدن	آنا	آمد	آید	بیا	آیندہ		آمدہ
آوردن	لانا	آورد	آورد، آرد	بیار	آرندہ		آوردہ
آختن	تلوار کھینچنا	آخت	آخند، آخذ				آختہ
آراستن	سنوارنا	آراست	آراید	بیارائے	آرایندہ	جہان آرا	آراستہ
آرامیدن	آرام دینا	آرامید	آرامد	بیارام	آرامندہ	دل آرام	آرامیدہ
آرامیدن	آرام کرنا	آرمید	آرمد				آرمیدہ
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغید	آروغد	بیاروغ	آروغیدہ		
آزریدن	ستانا	آزارید	آزارد	بیازار	آزارندہ	دل آزار	آزاریدہ
آزردن	رنجیدہ ہونا	آزرد	آزرد				آزردہ
آسودن	آرام کرنا	آسود	آساید	بیاسائے	آسایندہ		آسودہ
آزمودن	آزمانا	آزمود	آزماید	بیازما	آزمایندہ	کار آزما	آزمودہ
آشامیدن	پینا	آشامید	آشامد	بیاشام	آشامندہ	درد آشام	آشامیدہ
آشفتن	پریشان کرنا پریشان ہونا	آشفت	آشوبد	بیاشوب	آشوبندہ	شہر آشوب	آشفتہ
آغازیدن	شروع کرنا	آغازید	آغازد	بیاغاز	آغازندہ		آغازیدہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
آغشتن	آلودہ ہونا	آغشت					آغشتہ
آفریدن	پیدا کرنا	آفرید	آفرید	بیافرین	آفرینندہ	جہاں آفرین	آفریدہ
آگاہیدن	خبردار ہونا	آگاہید	آگاہد	بیاگاہ	آگاہندہ	خدا آگاہ	آگاہیدہ
آگندن	بھرنا	آگند	آگند	آگن			آگندہ
آلائیدن	آلودہ کرنا	آلائید	آلاید	بیالای	آلایندہ		آلائیدہ
آلودن	آلودہ ہونا	آلود					آلودہ
آماسیدن	سوجنا	آماسید	آماسد		آماسندہ		آماسیدہ
آمرزیدن	بخشنا	آمرزید	آمرزد	بیامرز	آمرزندہ	آمرزگار	آمرزیدہ
آموختن	سیکھنا سکھانا	آموخت	آموزد	بیاموز	آموزندہ	ادب آموز آموزگار	آموختہ دست آموز
آمودن	بھرنا سنوارنا	آمود					آمودہ
آمیختن	ملنا۔ ملانا	آمیخت	آمیزد	بیامیز	آمیزندہ	مردم آمیز	آمیختہ مصلحت آمیز
آویختن	لٹکنا۔ لٹکانا	آویخت	آویزد	بیاویز	آویزندہ	دل آویز	آویختہ
آہیختن	تلوار کھینچنا لٹکانا	آہیخت					آہیختہ
ارزیدن	قیمت پانا	ارزید	ارزد	بیرز	ارزندہ	کم ارز	ارزیدہ
استادن	کھڑا ہونا	استاد					استادہ
اُستردن	مونڈنا	استرد			استرندہ	اُسترہ	استردہ
افتادن اوفتادن	گر پڑنا	افتاد	افتد	بیفت		افتاں	افتادہ
افراختن	بلند کرنا	افراخت	افرازد	بیفراز	افرازندہ	سرافراز	افراختہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
افراشتن	بلند کرنا	افراشت					افراشتہ
افزودن	بڑھنا۔ بڑھانا	افزود	افزاید	بیفزاے	افزایندہ	نورافزا روزافزون	افزودہ
افروختن	روشن کرنا	افروخت	افروزد	بیفروز	افروزندہ	افروزان عالم افروز	افروختہ
افسردن	ٹھٹھرنا	افسرد	افسرد				افسردہ
افشاندن	چھڑکنا پچھوڑنا	افشاند	افشاند	بیفشان	افشانندہ	ظلافشان	افشاندہ
افشردن	نچوڑنا	افشرد	افشارد	بیفشار	افشارندہ		افشردہ دست افشار
افگندن	ڈالنا	افگند	افگند	بیفگن	افگنندہ	شیرافگن	افگندہ
انباردن	پاٹنا ڈھیر کرنا	انبارد	انبارد	بینبار	انبارندہ		انباردہ
انباشتن	پاٹنا ڈھیر کرنا	انباشت					انباشتہ
انبودن	ایک دوسرے پر چننا	انبود					انبودہ
انجامیدن	تمام ہونا	انجامید	انجامد		انجامندہ		انجامیدہ
انداختن	ڈالنا پھینکنا	انداخت	اندازد	بینداز	اندازندہ	تیرانداز	انداختہ
اندوختن	جمع کرنا	اندوخت	اندوزد	بیندوز	اندوزندہ	غم اندوز	اندوختہ
اندودن	لیپنا جمع کرنا	اندود	انداید	بینداے	اندایندہ	گل اندائے	اندودہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
اندیشیدن	سوچنا	اندیشید	اندیشد	بیندیش	اندیشنده	دوراندیش	اندیشیده
انگاردن	معلوم کرنا	انگارد	انگارد	بینگار	انگارنده		انگارده
انگیختن	اٹھانا، ابھارنا	انگیخت	انگیزد	بینگیز	انگیزنده	فتنہ انگیز	انگیختہ
انگاشتن	معلوم کرنا	انگاشت					انگاشتہ

ب

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
باختن	ہارنا۔ کھیلنا	باخت	بازد	بباز	بازنده	قمارباز	باختہ
باریدن	برسنا۔ برسانا	بارید	بارد	ببار	بارنده	اشکبار	باریده
بافتن	بننا	بافت	بافد	بباف	بافنده	پارچہ باف	بافتہ
بالیدن	زیادہ ہونا جسم کا بڑھنا	بالید	بالد	ببال	بالنده		بالیده
بایستن	ضروری ہونا لائق ہونا	بایست	باید				بایستہ
بخشیدن	بخشنا	بخشید	بخشد	ببخش	بخشنده	خطابخش	بخشیده
برآمدن	باہر نکلنا حاصل ہونا بلند ہونا	برآمد	برآید	برآ	برآینده		برآمده
برآوردن	باہر لانا	برآورد	برآورد	برآور	برآورنده		برآورده
برداشتن	اٹھانا	برداشت	بردارد	بردار	بردارنده	عَلم بردار	برداشتہ
بُردن	لے جانا	بُرد	بَرد	بُبر	برنده	نامہ بر	بُرده
برشتن	بھوننا	برشت					برشتہ نیم برشت بریان
برگشتن	پھرنا	برگشت	برگردد				برگشتہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
بُریدن	کاٹنا	بُرید	بُرد	بُبُر	بُرندہ	بُرّان کیسہ بُر	بریدہ
بستن	باندھنا	بست	بندد	بہ بند		شکستہ بند	بستہ
بودن	ہونا	بود	باشد	بباش	باشندہ	خوش باش	بودہ
بوسیدن	چومنا بوسیدہ ہونا	بوسید	بوسد	ببوس	بوسندہ	زمین بوس	بوسیدہ
بیختن	چھاننا	بیخت	بیزد	بہ بیز	بیزندہ		بیختہ
بوئیدن	بُو دینا سونگھنا	بوئید	بوید	ببوے	بوئندہ	بویا	بوئیدہ

پ

پاریدن	پھاڑنا ٹکڑے کرنا	پارید					پاریدہ
پاشیدن	بکھیرنا چھڑکنا	پاشید	پاشد	بپاش	پاشندہ	پاشان گہرپاش	پاشیدہ
پالودن	صاف کرنا	پالود	پالاید	بپالای	پالایندہ		پالودہ
پائیدن	ٹھہرنا	پائید	پاید	بپای	پایندہ	دیرپائے	پائیدہ
پختن	پکانا	پخت	پزد	بپز	پزندہ	نان پز	پختہ
پذیرفتن	قبول کرنا خالی کرنا	پذیرفت	پذیرد	بپذیر	پذیرندہ	پذیرا پوزش پذیر	پذیرفتہ
پرداختن	مشغول کرنا سنوارنا	پرداخت	پردازد	بپرداز	پردازندہ	چہرہ پرداز	پرداختہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
پرستیدن	پوجنا	پرستید	پرستد	بپرست	پرستنده	پرستار خداپرست	پرستیده
پرسیدن	پوچھنا	پرسید	پرسد	بپرس	پرسنده	پرسان	پرسیده
پروردن	پالنا	پرورد	پرورد	بپرور	پرورنده	پروردگار عزت پرور	پرورده
پرہیزیدن	پرہیز کرنا	پرہیزید	پرہیزد	بپرہیز	پرہیزنده		پرہیزیده
پریدن	اُڑنا	پرید	پرد	بپر	پرنده	پرّان	پریده
پُریدن	بھرنا	پُرید	پُرد	بپُر	پُرنده		پُریده
پژمردن	کملانا	پژمرد					پژمرده
پژوہیدن	فکر کرنا	پژوہید	پژوہد	بپژوه	پژوہنده	حق پژوه	پژوہیده
پسندیدن	پسند کرنا	پسندید	پسندد	بہ پسند	پسندنده	حق پسند	پسندیده
پنداشتن	معلوم کرنا	پنداشت	پندارد	بہ پندار	پندارنده		پنداشته
پوشیدن	چھپانا پہننا	پوشید	پوشد	بپوش	پوشنده	خطاپوش	پوشیده
پوئیدن	دوڑنا	پوئید	پوید	بپوے	پوینده	پویان	پوئیده
پیچیدن	لپٹنا لپیٹنا	پیچید	پیچد	بپیچ	پیچنده	سرپیچ پیچان	پیچیده
پیراستن	سنوارنا چھانٹنا	پیراست	پیراید	بہ پیراے	پیراینده	باغ پیراے	پیراسته
پیمودن	ناپنا	پیمود	پیماید	بہ پیماے	پیماینده	بادیہ پیما	پیموده
پیوستن	ملنا ملانا	پیوست	پیوندد	بہ پیوند			پیوسته

ت

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
تاختن	دوڑنا دوڑانا	تاخت	تازد	بتاز	تازنده	یکتاز	تاخته
تافتن	چمکنا	تافت	تابد	بتاب	تابنده	تابان عالمتاب	تافته
تپیدن	تپنا	تپید	تپد	بہ تپ	تپنده	تپان	تپیده
تراشیدن	چھیلنا کاٹنا	تراشید	تراشد	بتراش	تراشنده	موتراش	تراشیده
ترادیدن	ٹپکنا	ترادید	ترادد				ترادیده
ترسیدن	ڈرنا	ترسید	ترسد	بترس	ترسنده	ترسان خداترس	ترسیده
ترکیدن	شق ہونا	ترکید	ترکد		ترکنده		ترکیده
تفتن	گرم ہونا	تفت					تفته
تفسیدن	گرم ہونا	تفسید	تفسد			تفسان	تفسیده
تنیدن	تننا	تنید	تند	بتن	تننده		تنیده
توانستن	سکنا	توانست	تواند			توانا	توانسته

ج

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
جستن	کودنا	جست	جہد	بجہ	جہنده	جہان	جسته
جستن	ڈھونڈنا	جست	جوید	بجو	جوینده	جویان	جسته
جنبیدن	ہلنا	جنبید	جنبد	بجنب	جنبنده	جنبان	جنبیده
جوشیدن	اُبلنا	جوشید	جوشد	بجوش	جوشنده	جوشان	جوشیده

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول

چ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
چربیدن	غالب ہونا	چربید	چربد	بچرب	چربندہ		چربیدہ
چریدن	چرنا	چرید	چرد	بچر	چرندہ		چریدہ
چسپیدن	لپٹنا	چسپید	چسپد	بچسپ	چسپندہ	چسپاں دلچسپ	چسپیدہ
چشیدن	چکھنا	چشید	چشد	بچش	چشندہ	نمک چش	چشیدہ
چکیدن	ٹپکنا	چکید	چکد	بچک	چکندہ	خون چکاں	چکیدہ
چمیدن	ٹہلنا	چمید	چمد	بچم	چمندہ	چماں	چمیدہ
چیدن	چننا	چید	چیند	بچیں	چیندہ	خوشہ چیں	چیدہ

خ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
خاریدن	کھجانا	خارید	خارد	بخار	خارندہ	پشت خار	خاریدہ
خاستن	اُٹھنا	خاست	خیزد	بخیز	خیزندہ	سحر خیز	خاستہ
خائیدن	چبانا	خائید	خاید	بخائے	خایندہ	ژاژ خا	خائیدہ
خراشیدن	چھیلنا	خراشید	خراشد	بخراش	خراشندہ	دلخراش	خراشیدہ
خرامیدن	مٹکنا	خرامید	خرامد	بخرام	خرامندہ	خوش خرام	خرامیدہ
خروشیدن	شور کرنا	خروشید	خروشد	بخروش	خروشندہ	خروشاں	خروشیدہ
خریدن	مول لینا	خرید	خرد	بخر	خرندہ	ارزاں خر خریدار	خریدہ
خزیدن	گھسنا	خزید	خزد	بخز	خزندہ	خزاں	خزیدہ
خستن	زخمی	خست					خستہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
خفتن	سونا	خفت	خسپد	بخفت بخسپ			خفته
خلیدن	چبھونا	خلید	خلد		خلنده		خلیده
خموشیدن	چپ رہنا	خموشید	خموشد	بخموش	خموشنده	خاموش	خموشیده
خمیدن	ٹیڑھا ہونا	خمید	خمد	بخم			خمیده
خنبیدن	تالی بجانا	خنبید	خنبد	بخنب	خنبنده		خنبیده
خندیدن	ہنسنا	خندید	خندد	بخند	خندنده	خندان	خندیده
خوابیدن	سونا	خوابید	خوابد	بخواب	خوابنده		خوابیده
خواستن	چاہنا	خواست	خواہد	بخواه	خواہنده	خواہان خیرخواه	خواسته
خواندن	پڑھنا	خواند	خواند	بخوان	خواننده	خوانان قرآن خوان	خوانده
خوردن	کھانا	خورد	خورد	بخور	خورنده	خونخوار غمخوار	خورده
خوشیدن	سوکھنا	خوشید	خوشد	بخوش	خوشنده		خوشیده
خیسیدن	تر ہونا	خیسید	بخس				خیسیده

د

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
دادن	دینا	داد	دہد	بده	دہنده	نان ده	داده
داشتن	رکھنا	داشت	دارد	بدار	دارنده	مال دار	داشته
درخشیدن	چمکنا	درخشید	درخشد	بدرخش	درخشنده	درخشان	درخشیده
درفشیدن	کانپنا چمکنا	درفشید	درفشد	بدرفش	درفشنده		درفشیده
دانستن	جاننا	دانست	داند	بدان	داننده	جانان	[illegible]

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
دریدن	پھاڑنا	درید	درد	بدر	درنده	مردم در	دریده
دزدیدن	چرانا	دزدید	دزدد	بدزد	دزدنده	آب دزد	دزدیده
دمیدن	اگنا، پھونکنا، طلوع کرنا	دمید	دمد	بدم	دمنده	دمان	دمیده
دوختن	سینا	دوخت	دوزد	بدوز	دوزنده	خیمه دوز	دوخته
درودن	کاٹنا	درود	درود	بدرو			درووده
دوشیدن	دوہنا	دوشید	دوشد	بدوش	دوشنده		دوشیده
دویدن	دوڑنا	دوید	دود	بدو	دونده	تیزرو، دوان	دویده



مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
راندن	ہانکنا، چلانا	راند	راند	بران	راننده	حکمران	رانده
ربودن	لیجانا، اچکنا	ربود	رباید	بربا	ربانده	دل ربا	ربوده
رخشیدن	چمکنا	رخشید	رخشد	برخش	رخشنده	رخشان	رخشیده
رزیدن	رنگنا	رزید	رزد	برز	رزنده	رنگریز	رزیده
رستن	چھوٹنا	رست					رسته
رُستن	اگنا	رُست					رُسته
رفتن	جانا، چلنا	رفت	رود	برو	رونده	روان، راه رو	رفته
رُفتن	جھاڑو دینا	رُفت	روبد	بروب	روبنده	روبان، خاکروب	رُفته
رقصیدن	ناچنا	رقصید	رقصد	برقص	رقصنده	رقصان	رقصیده

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
رنجیدن	آزردہ ہونا رنج ہونا	رنجید	رنجد	برنج	رنجندہ	رنجان زودرنج	رنجیدہ
روئیدن	اُگنا	روئید	روید		روئندہ	خودرو	روئیدہ
رمیدن	بھاگنا	رمید	رمد	برم	رمندہ	رمان	رمیدہ
رہیدن	چھوٹنا	رہید	رہد	برہ	رہندہ	رہا	رہیدہ
ریختن	گرنا۔ بہنا چھڑکنا	ریخت	ریزد	بریز	ریزندہ	عرق ریز	ریختہ
ریدن	ہگنا	رید	رید	بری			ریدہ
ریسیدن	کاتنا	ریسید	ریسد	بریس	ریسندہ		ریسیدہ
رسیدن	پہنچنا	رسید	رسد	برس	رسندہ	فریادرس	رسیدہ
رشتن	کاتنا	رشت					رشتہ

ز

زادن	جننا	زاد					زادہ آدم زادہ
زائیدن	جننا	زائید	زاید	زاے	زایندہ	حادثہ زائے	زائیدہ
زاریدن	رونا	زارید	زارد			زار	زاریدہ
زدن	مارنا	زد	زند	بزن	زنندہ	شمشیرزن	زدہ
زدودن	صیقل کرنا	زدود	زداید	بزدای	زدایندہ	غم زدائے	زدودہ
زیستن	جینا	زیست	زید	بزی	زندہ		زیستہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
			ژ				
ژولیدن	اُلجھنا	ژولید					ژولیده
			س				
ساختن	بنانا موافقت کرنا	ساخت	سازد	بساز	سازنده	کارساز	ساخته
سائیدن	پیسنا	سائید	ساید	بسای	سائنده	سرمه سا	سائیده
سپردن	سونپنا	سپرد	سپارد	بسپار	سپارنده	جانسپار	سپرده
سپوختن	چبھونا نکالنا	سپوخت					سپوخته
سپوزیدن	چبھونا نکالنا	سپوزید	سپوزد	بسپوز	سپوزنده		سپوزیده
ستاندن	لینا	ستاند	ستاند	بستان	ستاننده	کشورستان	ستانده
ستائیدن	تعریف کرنا	ستائید	ستاید	بستای	ستائنده	خودستا	ستائیده
ستدن	لینا	ستد					
ستردن	مونڈنا صاف کرنا	سترد			سترنده	اُستره	سترده
ستودن	تعریف کرنا	ستود					ستوده
ستیزیدن	لڑنا	ستیزید	ستیزد	بستیز	ستیزنده	ستیزان	ستیزیده
سرائیدن	گانا	سرائید	سراید	بسرائے	سرائنده	نغمه سرا	سرائیده
سرشتن	گوندھنا	سرشت					سرشته

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
سزیدن	لائق ہونا	سزید	سزد		سزندہ	سزاوار	
سُفتن	پرونا	سُفت					سفتہ
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالید	سگالد	بسگال	سگالندہ	خیرسگال	سگالیدہ
سنجیدن	تولنا	سنجید	سنجد	بسنج	سنجندہ	گہرسنج	سنجیدہ
سوختن	جلنا	سوخت	سوزد	بسوز	سوزندہ	سوزاں	سوختہ
	جلانا					دلسوز	
سُودن	گھسنا	سُود					سُودہ

ش

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشید	شاشد		شاشندہ		شاشیدہ
شایستن	لائق ہونا	شایست				شایاں	شایستہ
شپیدن	سیٹی بجانا	شپید	شپلد				شپیدہ
شتافتن	دوڑنا	شتافت	شتابد	بشتاب	شتابندہ	شتابان	شتافتہ
شدن	ہوجانا	شد	شود	بشو	شوندہ		شدہ
شستن	دھونا	شست	شوید	بشو	شویندہ	پارچہ شو	شستہ
شکستن	توڑنا	شکست	شکند	بشکن	شکنندہ	بت شکن	شکستہ
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبید	شکیبد	بشکیب	شکیبندہ		شکیبیدہ
شکوخیدن	ٹھوکر کھانا	شکوخید	شکوخد	بشکوخ	شکوخندہ		شکوخیدہ
شگافتن	پھاڑنا چیرنا	شگافت	شگافد	بشگاف	شگافندہ	نافہ شگاف	شگافتہ
شمردن	گننا	شمرد	شمارد	بشمار	شمارندہ	اختر شمار	شمردہ
شکفتن	کھلنا	شگفت	شگفد				شگفتہ
شناختن	پہچاننا	شناخت	شناسد	بشناس	شناسندہ	حق شناس	شناختہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
شنفتن	سُننا	شنفت					شنفته
شنودن	سُننا	شنود					شنوده
شنیدن	سُننا سُونگھنا	شنید	شنود	بشنو	شنونده	شنوا حق شنو	شنیده
شوریدن	شور کرنا برہم ہونا	شورید	شورد			سلح شور	شوریده

ط

طپیدن	مبقرار ہونا	طپید	طپد	بطپ	طپنده	طپان	طپیده
طرازیدن	نقش کرنا	طرازید	طرازد	بطراز	طرازنده	صورت طراز	طرازیده
طلبیدن	بلانا. چاہنا طلب کرنا	طلبید	طلبد	[illegible]	طلبنده	طلبگار حق طلب	طلبیده

غ

غارتیدن	لُوٹنا	غارتید	غارتد				غارتیده
غلطیدن	لوٹنا لیٹنا	غلطید	غلطد	بغلط	غلطنده	غلطان	غلطیده
غنودن	اونگھنا	غنود					غنوده

ف

فتادن	گرنا. پڑنا	فتاد	فتد				فتاده
فرستادن	بھیجنا	فرستاد	فرستد				فرستاده

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
فرسودن	گھسنا	فرسود	فرساید	بفرسا	فرساینده	جان فرسا	فرسوده
فرمودن	فرمانا	فرمود	فرماید	بفرما	فرماینده	کارفرما	فرموده
فروختن	بیچنا	فروخت	فروشد	بفروش	فروشنده	حلوافروش	فروخته
فریفتن	فریب کھانا فریب دینا	فریفت	فریبد	بفریب	فریبنده	ابله فریب	فریفته
فزودن	زیادہ کرنا زیادہ ہونا	فزود	فزاید	بفزاے	فزاینده	راحت فزا	فزوده
فسردن	ٹھٹھرنا	فسرد					فسرده
فشاندن	جھاڑنا	فشاند	فشاند	بفشان	فشاننده	درفشان	فشانده
فشردن	نچوڑنا	فشرد	فشارد	بفشار	فشارنده		فشرده
فگندن	ڈالنا	فگند	فگند	بفگن	فگننده	سایہ فگن	فگنده
فهمیدن	سمجھنا	فهمید	فهمد	بفهم	فهمنده	سخن فهم	فهمیده

ک

کاستن	گھٹنا گھٹانا	کاست					کاسته
کاشتن	بونا	کاشت	کارد	بکار	کارنده	تخم کار	کاشته
کافتن	کھودنا	کافت	کاود	بکاو			کافته
کاویدن	کھودنا	کاوید	کاود	بکاو	کاونده		کاویده
کاہیدن	گھٹنا گھٹانا	کاہید	کاہد	بکاہ	کاہنده	جان کاہ	کاہیده
کردن	کرنا	کرد	کند	بکن	کننده	نصیحت کن گریہ کنان	کرده

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
کشادن	کھولنا	کشاد	کشاید	بکشا	کشاینده	مشکل کشا	کشاده
کشتن	مار ڈالنا	کشت	کشد	بکش	کشنده	دشمن کش	کشته
کشتن	بونا	کشت					کشته
کشودن	کھولنا کھلنا	کشود					کشوده
کشیدن	کھینچنا	کشید	کشد	بکش	کشنده	گردن کش دامن کشان	کشیده
کفیدن	پھٹنا	کفید					کفیده
کندن	کھودنا	کند	کند	بکن	کننده	چاه کن	کنده
کندیدن	کھودنا	کندید	کندد	بکند			کندیده
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشید	کوشد	بکوش	کوشنده	سخت کوش	کوشیده
کوفتن	کوٹنا	کوفت	کوبد	بکوب	کوبنده	کوبان زدکوب	کوفته

گ

گداختن	پگھلنا گھلنا پگھلنا	گداخت	گدازد	بگداز	گدازنده	جانگداز	گداخته
گذاشتن	چھوڑنا	گذاشت	گذارد	بگذار	گذارنده		گذاشته
گذشتن	گذرنا	گذشت	گذرد	بگذر	گذرنده		گذشته
گرائیدن	خواہش کرنا	گرائید	گراید	بگرائے	گرائنده		گرائیده
گردیدن	پھرنا۔ ہونا	گردید	گردد	بگرد	گردنده	کوچه گرد	گردیده
گرفتن	لینا۔ پکڑنا فرض کرنا	گرفت	گیرد	بگیر	گیرنده	دامن گیر	گرفته

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
گرویدن	رغبت کرنا	گروید	گرود	بگرو	گرونده		گرویده
گریختن	بھاگنا	گریخت	گریزد	بگریز	گریزنده	گریزان	گریخته
گریستن	رونا	گریست	گرید	بگری	گرینده	گریان	گریسته
گزاردن	ادا کرنا	گزارد	گزارد	بگزار	گزارنده	نمازگزار	گزارده
گزیدن	کاٹ کھانا	گزید	گزد	بگز، بگزا	گزنده	لب گزا مردم گزا	گزیده
گزیدن	چن لینا	گزید	گزیند	بگزین	گزینده	خلوت گزین	گزیده
گساردن	چھونا. کھانا	گسارد	گسارد	بگسار	گسارنده	غم گسار	گسارده
گستردن	بچھانا	گسترد	گسترد	بگستر	گسترنده	کرم گستر	گسترده
گسستن	توڑنا. ٹوٹنا	گسست					گسسته
گسیختن	توڑنا. ٹوٹنا	گسیخت	گسلد	بگسل	گسلنده	جاں گسل	گسیخته
گشتن	پھرنا. ہونا	گشت					گشته
گفتن	کہنا	گفت	گوید	بگو	گوینده	گویا	گفته
گماشتن	مقرر کرنا	گماشت	گمارد	بگمار	گمارنده		گماشته
گنجیدن	سمانا	گنجید	گنجد	بگنج	گنجنده		گنجیده
گواریدن	ہضم کرنا	گوارید	گوارد	بگوار	گوارنده		گواریده

ل

لائیدن	شور کرنا بیہودہ بکنا	لائید	لاید	بلائے	لاینده		لائیده
لافیدن	فضول بکنا	لافید	لافد	بلاف	لافنده	لاف زن	لافیده
لرزیدن	کانپنا	لرزید	لرزد	بلرز	لرزنده	لرزان	لرزیده

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
لغزیدن	پھسلنا	لغزید	لغزد	بلغز	لغزنده	لغزان	لغزیده
لیسیدن	چاٹنا	لیسید	لیسد	بلیس	لیسنده	کاسہ لیس	لیسیده

م

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
مالیدن	ملنا	مالید	مالد	بمال	مالنده	مالان، پامال	مالیده
ماندن	رہنا	ماند	ماند	بمان	مانده	شادمان	مانده
مانستن	مشابہ ہونا	مانست	ماند	بمان	مانده	مانا	مانسته
مُردن	مرنا	مُرد	میرد	بمیر	میرنده		مُرده
مکیدن	چوسنا	مکید	مکد	بمک	مکنده		مکیده

ن

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
نازیدن	ناز کرنا	نازید	نازد	بناز	نازنده	نازان	نازیده
نالیدن	شور کرنا	نالید	نالد	بنال	نالنده	نالان	نالیده
نامیدن	نام رکھنا	نامید	نامد	نامنده	نامنده		نامیده
نبشتن	لکھنا	نبشت					نبشته
نشستن	بیٹھنا	نشست	نشیند	بنشین	نشیننده	خاک نشین	نشسته
نکوہیدن	ملامت کرنا بدی کرنا	نکوہید			نکوہنده		نکوہیده
نگاشتن	دیکھنا	نگاشت	نگارد	بگار	نگارنده	صورت نگار	نگاشته
نگریستن	دیکھنا	نگریست	نگرد	بنگر	نگرنده	نگران	نگریسته

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
نمودن	دکھانا۔کرنا	نمود	نماید	بنما	نماینده	نمودار۔رہنما نمایان	نموده
نواختن	نوازنا۔بجانا	نواخت	نوازد	بنواز	نوازنده	بنده نواز	نواخته
نَوَردیدن	لپیٹنا	نوردید	نُوردد	بنورد	نوردنده	ره نورد	نوردیده
نوشتن	لپیٹنا	نُوشت					نوشته
نوشتن	لکھنا	نوشت	نویسد	بنویس	نویسنده	نویسان خوشنویس	نوشته
نوشیدن	پینا	نوشید	نوشد	بنوش	نوشنده	مے نوش	نوشیده
نہادن	رکھنا	نہاد	نہد	بنہد			نہاده
نہفتن	چھپنا چھپانا	نہفت					نہفته
نیوشیدن	سننا	نیوشید	نیوشد	نیوش	نیوشنده	سخن نیوش	نیوشیده

و

واخیدن	دُھنکنا	واخید	واخد		واخنده		واخیده
ورزیدن	اختیار کرنا ورزش کرنا	ورزید	ورزد	بورز	ورزنده	ورزش	ورزیده
ورغلانیدن	بہکانا	ورغلانید	ورغلاند				ورغلانیده
وزیدن	ہوا چلنا	وزید	وزد				

ہ

ہراسیدن	ڈرنا	ہراسید	ہراسد	بہراس	ہراسنده	ہراسان	ہراسیده

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
بشتن	چھوڑنا	بشت					بشتہ
بلیدن	چھوڑنا	بلید	بلد	بہل	بلندہ		بلیدہ

ی

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
یارستن	سکنا	یارست	یارد				یارستہ
یافتن	پانا	یافت	یابد	بیاب	یابندہ	کامیاب	یافتہ

کتابیات

۱۔ آمدن سی لفظی (فارسی - ترجمہ اُردو)

لاہور: شیخ محسن علی تاجر کتب، ۳۰ ص، ۱۳۲۲ھ

۲۔ آمدن سی لفظی (فارسی - اُردو)

بمبئی: مطبع علوی، ۳۲ ص، ۱۳۰۷ھ

۳۔ آمدن نامہ (فارسی - اُردو)

بمبئی: چاپخانہ محمدی، ۲۵ ص، ۱۲۹۷ھ

۴۔ دستور جامع زبان فارسی (فارسی)

تالیف: عبدالرحیم ہمایوں فرخ

ایران، تہران، چاپخانہ علی اکبر علمی، ۱۲۷۱ ص، ۱۳۳۹ خ

۵۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف: عبدالعظیم خان قریب

ایران، تہران، انتشارات علمیہ اسلامیہ، ۲۲۳ ص، ۱۳۳۹ خ

۶۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف: ڈاکٹر محمد دبیر سیاقی

ایران، تہران، چاپخانہ حیدری،

۲۷۶ ص، ۱۳۵۲ خ

۷۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر پرویز ناتل خانلری

ایران، تہران، انتشارات، بنیاد فرہنگ،

۳۷۸ ص، ۱۳۵۱ھ

۸۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر محمد خزائلی - سید ضیاالدین میر میران

ایران، تہران، انتشارات جاویدان،

۱۶۴ ص، ۱۳۵۱ خ

۹۔ دستور زبان فارسی نوین (فارسی)

تالیف : علی شہبازی

ایران، تہران، مؤسسہ افشار،

۱۵۶ ص، ۱۳۵۳ خ

۱۰۔ دستور مختصر زبان فارسی (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر طلعت بصاری

ایران، تہران، کتابخانۂ ظہوری،

۲۲۸ ص، ۱۳۴۶ خ

۱۱۔ دستور نامہ (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر محمد جواد مشکور

ایران، تہران، مؤسسہ مطبوعاتی شرق، ۴۳۸ ص، ۱۹۷۲ء

۱۲۔ دستور نامۂ فارسی (فارسی)

تالیف : مولوی حکیم حسین شریف حکمی بنگلور

دہلی۔ چاپخانہ مجتبائی ۔ ۳۱۲ ص ۔ ۱۹۰۴ء

۱۳۔ قواعد فارسی (فارسی۔ اُردو)

تالیف: روشن علی جونپوری

کلکتہ: مسیح الزمان ۔ ۲۰ ص ۔ ۴ ۔۳۰

۱۴۔ کلید ترجمۂ فارسی (فارسی۔ اُردو)

از مولوی محمد عبداللہ

لاہور: حاجی فرمان علی اینڈ سنز ۔ ۷۰ ص

۱۵۔ مصدر فیوض (فارسی۔ اُردو)

تالیف: نذیر الدین حسن

کراچی: محمد سعید اینڈ سنز ۔ ۸۰ ص ۔ ۹۳۳ء

۱۶۔ مصدر ہائے فارسی (فارسی۔ اُردو)

لاہور: جے۔ ایس۔ سنت سنگھ ۔ ۲۰ ص


عتیق پبلشنگ ہاؤس لاہور
رب زدنی علما
Atiq Publishing House, Lahore


عتیق پبلشنگ ہاؤس لاہور
رب زدنی علما
Atiq Publishing House, Lahore



جدید

فارسی گرامر

دستور فارسی نوین

محمد نذیر رانجھا